کتاب الصیام

رکنِ دین

حصّہ سوم

مؤلّف

علّامہ مفتی محمد محمود صاحب

ناشر

سیّد صفدر علی مکتبہ رکن الاسلام حیدرآباد

مرصّع رقم

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۴۹	عاشورہ کے دن عیال پر وسعت	
	فراخی رزق کا مجرب عمل ہے	۲۶۹
۱۵۰	تمام محرم کے روزے اور انکی فضیلت	۲۷۲
۱۵۱	عمل برائے تقویت قلب و دفع اختلاج ہول	۲۷۳
۱۵۲	عدد ی	۲۷۵
۱۵۳	طیرہ	۲۷۶
۱۵۴	ہامہ	۲۷۷
۱۵۵	صفر	۲۷۷
۱۵۶	آخری چہار شنبہ کا ذکر	۲۷۸
۱۵۷	مکانوں سے اثر جنات دور کرنیکا عمل	۲۷۹
۱۵۸	ربیع الاول	۲۸۰
۱۵۹	بکثرت پھل آنے اور کھیت سے آفات دور کرنے کے لئے مجرب عمل	۲۸۲
۱۶۰	ربیع الآخر	۲۸۲
۱۶۱	حفاظت اطفال کے لئے مجرب عمل	۲۸۳
۱۶۲	جمادی الاول	۲۸۳
۱۶۴	بچہ کی تربیت و نشوونما کیلئے مجرب عمل	۲۸۴
۱۶۵	حفاظت حمل کے لئے مجرب عمل	۲۸۵
۱۶۶	طالب اولاد نرینہ کیلئے مجرب عمل	۲۸۵
۱۶۷	جمادی الآخر	۲۸۶
۱۶۸	چیچک، طاعون اور جانوروں کی بیماری قحط اور وبا سے حفاظت کیلئے مجرب عمل	۲۸۷
۱۶۹	رجب	۲۸۷
۱۷۰	رجب کے روزہ کا حکم	۲۸۸
۱۷۱	ماہ رجب کے روزہ کا ثواب	۲۹۰
۱۷۲	ستائیسویں رجب کے روزہ کا ثواب	۲۹۱
۱۷۳	حکام اور سلاطین کے غضب اور ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے مجرب عمل	۲۹۱
۱۷۴	ماہ شعبان	۲۹۳
۱۷۵	شعبان کے روزوں کی فضیلت کا بیان	۲۹۴
۱۷۶	پندرھویں شعبان کے روزہ اور رات کے قیام کی ترغیب	۲۹۶
۱۷۷	شب برات کی وجہ تسمیہ	۲۹۸
۱۷۸	پندرھویں شعبان کو شب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان میں تشریف لیگئے	۲۹۹
۱۷۹	شب برات اور بخشش کی کثرت	۳۰۰
۱۸۰	رشتہ کے قطع کرنیوالے کی بخشش نہیں	۳۰۱
۱۸۱	حد سے زیادہ کپڑے لٹکانے والے کی بخشش نہیں	۳۰۲
۱۸۲	عاق کی بخشش نہیں	۳۰۴
۱۸۳	جو شراب پینے کا عادی ہے اسکی بخشش نہیں	۳۰۵
۱۸۴	جادوگر کی بخشش نہیں	۳۰۵
۱۸۵	کاہن کی بخشش نہیں	۳۰۶
۱۸۶	جابی کی بخشش نہیں	۳۰۶
۱۸۷	ظالموں کے مددگار کی بخشش نہیں	۳۰۶
۱۸۸	اہل کینہ و بغض کی بخشش نہیں	۳۰۷
۱۸۹	شعبان کی پندرھویں شب کو کیا کیا اعمال مسنون ہیں	۳۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۹۰	پھر دوسرے سجدے میں یہ پڑھے	۳۱۳
۱۹۱	سخت دل کو نرم اور بغض دور کرکے محبت پیدا کرنے کیلئے مجرب عمل	۳۱۶
۱۹۲	مخفی امور پر اطلاع	۳۱۷
۱۹۳	فضائل پیدا کرنے اور رذائل دور کرنے کیلئے مجرب عمل	۳۱۷
۱۹۴	رمضان	۳۱۸
۱۹۵	کشف مشکلات کیلئے عمل	۳۱۹
۱۹۶	وسعت رزق کیلئے مجرب عمل	۳۲۰
۱۹۷	تسخیر حکام کے لئے مجرب عمل	۳۲۰
۱۹۸	جماعت فساق کی تفریق کا مجرب عمل	۳۲۱
۱۹۹	شوال	۳۲۱
۲۰۰	مفرور اور چور کیلئے مجرب عمل	۳۲۵
۲۰۱	مال مسروقہ برآمد کرنے کیلئے مجرب عمل	۳۲۵
۲۰۲	ذوالقعدہ	۳۲۶
۲۰۳	قیدی کی خلاصی کیلئے مجرب عمل	۳۲۸
۲۰۴	ذوالحجہ	۳۲۸
۲۰۵	عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل	۳۲۹
۲۰۶	عرفہ کا روزہ مستحب ہے	۳۳۱
۲۰۷	عرفہ کے روزہ کا ثواب	۳۳۱
۲۰۸	عرفات میں عرفہ کے روزہ کا حکم	۳۳۱
۲۰۹	آخر ماہ ذی الحجہ کے روزہ کا ثواب	۳۳۲
۲۱۰	غلہ میں برکت و سلامتی کیلئے مجرب عمل	۳۳۳
۲۱۱	پریشان حوالوں کے لئے مجرب عمل	۳۳۳
۲۱۲	خواب احوال و مقاصد کی طرف	۳۳۵
۲۱۳	تعبیر خواب کے وقت کی دعا	۳۳۷

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۲۱۴	دنوں کے روزہ کے بیان میں	۳۳۸
۲۱۵	زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مجرب اعمال	۳۴۰
۲۱۶	بواسیر کا مجرب عمل	۳۴۱
۲۱۷	جو اولاد سے بالکل محروم ہیں ان کیلئے مجرب عمل	۳۴۱
۲۱۸	کسی کام سے روگردانی اور انکار کرنیوالوں کیلئے مجرب عمل	۳۴۳
۲۱۹	تباہی دشمن کیلئے عمل	۳۴۵
۲۲۰	میدان مقابلہ میں غلبہ کیلئے مجرب عمل	۳۴۶
۲۲۱	قضائے حاجت	۳۴۷
۲۲۲	رام کردن محبوب	۳۴۷
۲۲۳	حل مشکل	۳۴۷
۲۲۴	مخفی امور اور خزائن کا انکشاف	۳۴۹
۲۲۵	حاکم کی مہربانی کے لئے	۳۴۹
۲۲۶	قبولیت دعا و حاجت	۳۵۰
۲۲۷	جذب قلوب کے لئے	۳۵۰
۲۲۸	چوروں اور ڈاکوؤں سے حفاظت کا مجرب عمل	۳۵۰
۲۲۹	ناجائز تعلق کے ازالہ کیلئے عمل	۳۵۱
۲۳۰	قضائے حاجت	۳۵۳
۲۳۱	زبان بندی	۳۵۳
۲۳۲	جمعرات	۳۵۴
۲۳۳	پھلوں کی کثرت کے لئے عمل	۳۵۵
۲۳۴	معزول معطل کے لئے عمل	۳۵۵
۲۳۵	جلد شادی ہو	۳۵۶
۲۳۶	حاکم وغیرہ سے حاجت روائی کیلئے عمل	۳۵۶
۲۳۷	حکمی و تنزیلی روزوں کے بیان میں	۳۵۷

Marfat.com

کتاب الصیام

رکن دین

حصّہ سوم

جس میں روزہ کی خوبیاں ۔ رمضان المبارک اور دوسرے
مہینے اور دنوں کے روزوں کے فضائل اور مسائل نیز روزہ
کے ساتھ مشروط تیرہ بہدون عملیات مع دیگر مجرّبات درج ہیں۔

تالیف

الحاج حضرت مولانا مفتی محمد محمود صاحب

خلف رشید

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین الحاج حضرت
مولٰنا رکن الدین صاحب الوری نقشبندی
قادری، چشتی، مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف رسالہ
رکن دین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ الذی ھدانا الی الصیام وجعلہ منورا للقلوب ودافعا عنھا الظلام والصلوٰۃ والسلام علی محمد الذی ھو سید الانام وعلی الہ الکرام واصحابہ العظام

احقر محمد محمود عرض پرداز ہے کہ رسالہ رکن دین اپنی مقبولیت اور ہمہ گیر شہرت میں محتاج تعارف نہیں اس کو مرشدی مولائی زبدۃ الواصلین قدوۃ السالکین عارف باللہ حضرت مولنا رکن الدین صاحب الورمی نور اللہ مرقدہٗ نے تالیف فرمایا جو احقر کے والد ماجد بھی ہیں اور مرشد طریقت بھی۔ رکن نماز اور اس کے متعلقات وضو غسل طہارت کے مسائل اور کچھ مجرب اوراد و وظائف میں یہہ اردو زبان کا وہ سب سے پہلا واحد رسالہ ہے جو سوال وجواب کے عام فہم طرز میں شائع ہو کر قبولیت تامہ کے ساتھ منظر عام پر آیا۔ حضرت کے زمانہ حیات ہی میں بار بار بکرات مرات اس کی طباعت ہوئی پھر بھی اس کی مانگ اور طلب ختم نہ ہوئی تو حضرت نے محسوس فرمایا کہ عوام میں مسائل کی طلب اور تشنگی کس شدت کے ساتھ پائی جاتی ہے ضرورت ہے کہ زکوٰۃ، روزہ، حج کے مسائل بھی سوال جواب ہی کے عام فہم طریق پر لکھ کر شائع کئے جائیں تاکہ صحیح مسائل سے واقفیت کی بنا پر دیگر ارکان اسلام کی ادائیگی میں بھی لوگوں کو کوئی غلطی واقع نہ ہو احقر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس ضرورت کو تم پورا کرو فقیر اب ضعیف ہو چکا ہے ضعف پیری کے سبب نہ اب کتابوں کے دیکھنے

Marfat.com

کی ہمت ہے نہ لکھنے کی قوت۔ حضرت کا شمار نہ صرف علماء کرام ہی میں تھا بلکہ آپ عارفین واصلین اور اولیاء کاملین میں سے تھے اولیاء کرام کی توجہ آخری عمر میں بالکل دُنیا سے اُٹھ جاتی ہے۔ یادِ الٰہی میں استغراق بڑھ جاتا ہے یوں تو تمام عمر حضرت کی ذکر مراقبہ رشد وہدایت اشاعت اسلام میں صرف ہوئی مگر عمر کے پچھلے اور آخری حصّہ میں شدت کے ساتھ شوق لِقاءِ رب کا غلبہ رہنے لگا حتٰی کہ ۱۳۵۵ھ ہجری ماہ شوال المکرم کی بیسویں تاریخ گذرنے کے بعد اکیسویں شب کو بوقت تہجد محبوب حقیقی کے اشتیاق میں اللھم الرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے حضرت نے وصال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت کے وصال کے بعد سے ایسے عوائق اور مواقع پیش آگئے کہ تالیف وتصنیف کا کام شروع نہ کر سکا انقلاب حکومت نے ترک وطن پر مجبور کر دیا پاکستان میں پہونچکر حیدر آباد سندھ میں قیام کیا یہاں ... اگر وطن کی طرح تفسیر قرآن کے بیان کا سلسلہ جاری کر دیا تو اب خیال آیا کہ جو مضامین کہ شب کو سامعین کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں اگر ان فوائد کو قید تحریر میں لے آیا جائے تو ایک مستقل کتاب تفسیر قرآن کی شکل میں تیار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تفسیر لکھنے کا کام شروع کر دیا تھا مگر بعض احباب نے فرمایا کہ یہ کام ایک طویل مدت چاہتا ہے اول حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت کے مطابق رسالہ رکن دین کے باقی حصص مکمل کر دیے جائیں لہذا تفسیر کے کام کو دوسرے وقت پر ملتوی کیا گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی درجہ تمامیت تک پہونچائے اب ماہ رمضان شریف آچکا تھا تو توکلاً علی اللہ سب سے پہلے روزہ کے مسائل پر قلم اٹھایا اول روزہ کے فضائل اور فوائد لکھے گئے پھر ایک مستقل باب تمام فرض روزوں کے بیان کے لئے معین کیا گیا۔ دوسرا واجب روزوں کے لئے اور تیسرا

Marfat.com

تمام نفل روزوں کے لئے مقرر کیا جس میں تمام مہینوں اور دنوں کے روزے بھی درج ہیں۔ احقر نے اپنی دانست میں اقسام روزہ میں سے کوئی روزہ بھی باقی نہیں چھوڑا جس کے بیان اور ذکر سے اس کتاب کو زینت نہ دی ہو حتیٰ کہ اوراد و اعمال جو روزوں کے ساتھ مقید ہیں اُن روزوں کو بھی مجرب اعمال کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے آخر میں وہ تمام نیک کام بھی تلاش تجسس بسیار کے بعد جمع کر دئے گئے ہیں کہ جن کے کرنے میں روزوں کا اجر و ثواب مرتب ہوتا ہے ان حکمی روزوں کو بھی اسی کتاب میں انشاء اللہ آپ ایک جگہ پائیں گے اس کے ضمن میں اور بہت سے فوائد اور تحقیقات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ بہرحال اس کتاب کے لکھنے میں جو محنت اور سعی احقر نے کی ہے حق تعالیٰ اس کو مقبول اور مشکور فرما کر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے نفع پہونچائے جو صاحب بھی اس کتاب پر عمل کریں وہ احقر کو بھی دُعاءِ خیر سے فراموش نہ فرمائیں اور حضرت والا قبلہ کو بھی دُعا میں یاد فرمائیں کہ جن کی کتاب رکن دین کے سلسلہ میں یہ کتاب لکھی جا رہی ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے وقت احقر کے پیش نظر حسب ذیل کتابیں رہیں تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر عزیزی صحیح بخاری صحیح مسلم ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ مرقات۔ لمعات اشعۃ اللمعات۔ ہدایہ فتح القدیر۔ کفایہ عنایہ۔ تنویر الابصار درمختار۔ ردالمحتار۔ فتاوی عالمگیری فتاوی قاضی خاں۔ بحر الرائق۔ نور الایضاح مراقی الفلاح۔ طحطاوی۔ شرح شرعۃ الاسلام شرح عین العلم وزین الحلم لطائف المعارف۔ اذکار نووی۔ حصن حصین۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی الدر النظیم مجربات دیربی۔ حیات الصائمین قلمی۔ حرز الامان قلمی۔ ملا واغظ حسین کاشفی۔ ماثبت بالسنہ یہ ہیں وہ کتابیں جن سے احقر نے خوشہ چینی کی ہے۔ ان کے نام لکھدے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو صحت یا زیادہ تحقیق مطلوب

Marfat.com

ہو تو اصل کتابوں کو ملاحظہ فرمالیں احقر بشر ہے خطا اور غلطی کا امکان ہے اسلئے صحت و تحقیق کے لئے اصل کتابوں کے نام بھی لکھدے گئے ہیں۔ بہرحال رسالہ رکن دین کے طریق پر بطرز سوال وجواب اوراد و وظائف کے ساتھ یہ کتاب پیش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مقبول فرمائے۔

ھٰذا اشرع مستعینا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

Marfat.com

سوال۔ کیا روزہ بھی دین اسلام کے ارکان میں سے کوئی رکن ہے

جواب۔ جی ہاں دین اسلام کے ارکان میں سے ایک بہت بڑا رکن دین ہے اِس سے نفس امارہ جو بدی کا حکم دینے والا ہے مقہور اور زیر ہوتا ہے یہ ابرار اور مقربین کی عبادت اور ریاضت ہے اس کے ذریعہ نیکی اور حسنات کی ملکی قوت پیدا ہوتی ہے خدا کا قرب اور وصل حاصل ہوتا ہے نہ کھانا نہ پینا یہ اللہ کی صفت ہے پس روزہ دار اللہ تعالیٰ کی صفت سے قرب حاصل کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت سے متخلق ہونے والا قرب حاصل کرتا ہے۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے ابراہیم میں علیم ہوں اور ہر علیم کو دوست رکھتا ہوں یعنی علم میری صفت ہے اور جو میری صفت پر ہے میرا محبوب ہے روزہ باطن منور کرتا ہے اور حضور مع اللہ کے لئے قلب کو فارغ کرتا ہے عفت بخشتا ہے اور عبادت میں حلاوت اور لذت پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ روزہ میں اور بہت سے فوائد ہیں۔

سوال۔ آپ تو یہ فرماتے ہیں کہ روزہ میں بہت سے فوائد ہیں اور بعض لوگ معاذ اللہ یہ کہتے ہیں کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو گویا اُن کے نزدیک سوائے فاقہ کے کوئی فائدہ نہیں۔

جواب۔ یہ کہنا کہ (روزہ وہ رکھے کہ جس کے یہاں کھانے کو نہ ہو) یہ کلمہ کفر یہ ہے۔ ایسے کہنے والے پر لازم ہے کہ توبہ کرکے تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے یہ احکام الٰہی سے استہزا اور مذاق ہے ایسا کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں جب تک کہ توبہ نہ کرے خوب غور سے سنو کہ روزہ میں

Marfat.com

جسمانی اور روحانی اور بے شمار اخلاقی اور ایمانی فوائد ہیں۔ خدائے تعالےٰ کا کرم اور احسان ہے کہ اُس نے روزہ مقرر کر کے ہم کو ان فوائد سے متمع ہونے کا موقع دیا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چوپایوں کی طرح نہیں چھوڑا کہ وہ چرنے اور کھانے میں مشغول رہیں ان کے کھانے پینے کو تحت حکم رکھا جو اس کے خلاف کرتے ہیں (بل ھوا ضل سبیلا) بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ بدتر ہیں کہ وہ اپنی استعدادوں کو بھی ضائع کر رہے ہیں جو بہائم صفت ہیں وہ اپنا مقصد زندگی جانوروں کی طرح کھانے پینے کو سمجھتے ہیں (یاکلون کما تاکل الانعام) مگر جانوروں سے مواخذہ نہیں ہوگا اور انسان پر حرام میں عذاب ہے اور مکروہ میں عتاب فضول اور حلال میں طول حساب یہ کافر کا نشان ہے جو حلال اور حرام کی تمیز اٹھا کر پورے حرص کے ساتھ جانوروں کی طرح کھاتا ہے (والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام) البتہ مسلمان کھانے پینے میں بھی خدا کا محکوم ہے اسی عبدیت کا اظہار روزہ کے ذریعہ ہوتا ہے وہی لوگ شرہ حرص سے پاک ہیں جو لوگ مثل بہایم ہیں اُن پر روزہ کا حکم شاق ہے نہ ایمان والوں پر۔ روزہ وہ عبادت ہے جس کو انبیاء کرام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیحد محبوب رکھا۔

روزہ اور جسمانی صحت اور دیگر فوائد

سوال۔ کیا روزہ میں علاوہ دیگر فوائد کے جسمانی صحت اور عافیت بھی ہے

جواب۔ روزہ جسمانی صحت و عافیت کی حفاظت کے لئے عجیب و غریب تاثیر رکھتا ہے اکثر بیماریاں کھانے پینے کی کثرت سے پیدا ہوتی ہیں جب سے کہ کھانا پینا زیادہ ہو گیا ہے اور کھانے کی اتنی حرص بڑھ گئی کہ لوگ رمضان شریف کے روزہ تک بھی کھا جاتے ہیں تو بیماریاں بھی زیادہ بڑھ گئیں۔ کھانے پینے سے

Marfat.com

جو فضلاتِ ردیہ بدن میں پیدا ہوتے ہیں جن سے طرح طرح کی بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں۔ روزہ اِن اخلاط فاسدہ اور مواد ردیہ کو تحلیل کرتا ہے اور تزکیہ کر کے بدن انسانی کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے (لکل شی زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم) اس حدیث میں اسی بدنی صحت وعافیت کی طرف اشارہ ہے نیز زکوۃ مالی کی طرح یہ زکوۃ بدنی بھی موجب اجر ہے۔ محمد بن یمانی نے چھ باتوں کا سوال چھ مقام پر کیا ہر جگہ سے ایک ہی جواب ملا۔ (۱) اطبار سے سوال کیا کہ ایسی چیز بتلاؤ کہ جس میں بدن کی شفار اور صحت کی حفاظت کے لئے بہترین ضمانت ہو انہوں نے کہا وہ کم کھانا اور بھوک ہے (۲) علمار سے پوچھا حافظہ کی قوت اور یادداشت کے لئے سب سے بہتر چیز بتلاؤ جس سے علوم وفنون محفوظ رہ سکیں فرمایا وہ کم کھانا اور بھوک ہے (۳) زاہدوں سے سوال کیا کہ دنیا کی لذت سے بے رغبتی پر مدد کس چیز سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا وہ کم کھانا اور بھوک ہے (۴) حکمار اور عقلا سے پوچھا کہ جو چیز عقل وفہم کو زیادہ کرے وہ شے کونسی ہے فرمایا کم کھانا اور بھوک ہے (۵) عابدوں سے پوچھا کہ عبادت کی طرف انسان کو مائل کرنے والی چیز کیا ہے۔ فرمایا کم کھانا اور بھوک ہے۔ (۶) سلاطین اور بادشاہوں سے پوچھا کہ وہ عمدہ اور بہتر شے کیا ہے جو کھانے کو لذیذ سے لذیذ تر بنادے کہا وہ کم کھانا اور بھوک ہے۔ یہ جملہ فوائد سنکر ابن یمانی نے فیصلہ کیا کہ اس بھوک وپیاس کو روزہ جیسی محبوب عبادت کی شکل میں کیوں نہ اختیار کیا جائے تاکہ مذکورہ بالا فوائد کے ساتھ ثواب عبادت بھی حاصل ہو چنانچہ اسی دن سے محمد بن یمانی ہمیشہ روزہ رکھنے لگے اور صایم الدہر ہو گئے۔ اکثر آنحضرت نے بھوک میں رہنا پسند کیا حتیٰ کہ شکم مبارک پر پتھر تک باندھی بھوک بڑی دولت ہے روزہ کی روح ہی بھوک ہے تفسیر روح البیان میں ہے

Marfat.com

کہ بھوک سے رویت الٰہی کی سعادت بھی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب ہوا (جوع ثرانی) بھوکے رہو ہم کو دیکھو گے۔

روزہ اور روحانی قوت و دیگر فوائد

سوال۔ کیا روزہ میں روحانی قوت زیادہ ہوتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں اس سے روحانی قوت زیادہ ہوتی ہے کھانا بھی عجیب چیز ہے جس کے اخذ میں بھی غذا تو ترک میں بھی غذا۔ کھاؤ تو جسم کی غذا ترک کرو۔ تو روح کی غذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھ کر کئی کئی دن تک مسلسل غذا ترک فرماتے اور ظاہر فرماتے کہ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اس میں اشارہ اسی روحانی قوت اور غذا کی طرف ہے جو ترک غذا میں خدا کی طرف سے حاصل ہوتی تھی اس سے وہ اصل روحانی قوت حاصل ہوتی ہے جو مصدر کرامات اور سرچشمۂ خوارق عادات ہے مادی غذا سے پُر ہونے والوں کی روح بوجھل ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے عالم لاہوت میں پرواز کی قوت نہیں رہتی اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے طائر لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اوّل مجاہدہ میں ترک غذا سے مجھکو ضعف لاحق ہوا پھر بے حد قوت حاصل ہوئی۔ لہٰذا روزہ انسان میں غیر معمولی روحانی طاقت اور قوت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ روزہ علائق بدنی کی کثافتوں سے روح کو پاک کر کے روح کو لطیف کرتا ہے۔ لطافت جتنی زیادہ ہوگی قوت بھی زیادہ ہوگی پس روزہ میں لطافت بھی ہے روحانی غذا بھی ہے کشف و

Marfat.com

کرامات عروج لامکاں بھی ہے۔

روزہ اور اخلاقی فوائد

سوال۔ روزہ کے اخلاقی فوائد پر بھی روشنی ڈالیں؟

جواب شیطنت بہیمیت اور سبعیت کے غلبہ سے انسان سے ایسے ایسے انسانیت سوز افعال و حرکات سرزد ہوتے ہیں کہ انسانیت بھی چیخ اٹھتی ہے ان سب بداعمالیوں کا علاج بھی روزہ میں ہے بدی کے غلبہ اور زور کو بھی روزہ ہی توڑتا ہے کیونکہ روزہ کا مقصد شیطنت بہیمیت اور سبعیت کی شدت اور ہیجان کو فرو کر کے ملکیت کو غلبہ دینا ہے۔

یہ مقصد بھی بھوک سے ہی حاصل ہوتا ہے جس طرح کسی سرکش ہاتھی یا حیوان کو بھوکا رکھ کر رام اور منقاد کیا جاتا ہے اسی طرح انسان کی سرکش قوتوں کو بھی ترک طعام و شراب سے کمزور کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کا منقاد اور مطیع بنایا جاتا ہے حقیقت میں روزہ انسانیت پیدا کر کے انسان کو انسان بناتا ہے کس قدر قساوت قلبی ہے کہ غربا اور ان کے بچے بھوک میں تڑپ رہے ہوں مگر پیٹ بھرے لوگ اپنا پیسہ لہو و لعب اور سیر و تماشے پر تو خرچ کر دیتے ہیں مگر غربا پر نہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ کبھی بھوکے رہے ہوتے تو بھوک سے تڑپنے والوں کا درد ہوتا۔ اسلام نے روزہ کا حکم دیا کہ امرا بھی بھوک کا مزا چکھیں۔ قوم کی بھوک کی تکلیف کا احساس کر کے ان کی بے روزگاری دور کرنے کے لئے کارخانے مل وغیرہ قایم کریں اور عملی قدم اٹھائیں پس روزہ انسان کو عملاً ہمدرد انسان بنا کر انسانیت کا سبق سکھلاتا ہے اور خدا کی اطاعت کا بے پناہ جذبہ پیدا کر کے حیوانی حرص کا قلع قمع کرتا ہے۔ روزہ دار

Marfat.com

نے عارضی حرام کو دن میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے چھوڑ دیا تو مستقل حرام کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیوں نہ چھوڑے گا یہی وجہ ہے کہ روزہ کے احکام کے بعد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ فرما کر تمام باطل طریقے سے کھانا پینا چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ انشاء اللہ روزہ دار کو رشوت سود دغا اور فریب سے حاصل کردہ مال کو چھوڑنا بھی سہل ہوگا۔ ان طریقوں سے وہی مال حاصل کرے گا جس میں انسانیت مفقود ہوگی حیوانی حرص کا غلبہ ہوگا۔ اور روزہ دار حیوانیت کے غلبہ کو پہلے ہی توڑ چکا ہے۔ پس روزہ تمام عمدہ اخلاق کی اصل ہے۔ اطاعت خداوندی ہمدردی رقت قلبی ایثار و غمگساری تکلیف اور دکھ میں دوسروں کے شریک زندگی رہنے کی تعلیم دیتا ہے اور انسان کو انسانیت کے اعلےٰ اخلاقی فضائل مرحمت کرتا ہے۔ درندگی کی شدت اور غلبہ کو بھی ملاحظہ فرمائے ادنیٰ ادنیٰ مزاج کے خلاف باتوں پر شیطانی پھونک سے انسان غصے اور طیش میں آکر تفریق قتل و قتال جنگ و جدال پر آمادہ ہو جاتا ہے جدھر دیکھئے ہر طرف لڑائی جھگڑا ہے۔ حسد اور رشک میں ایک دوسرے کو کھائے جاتا ہے۔ مگر روزہ انسان کو یہ سبق سکھلاتا ہے کہ جب اللہ کے حکم سے تو نے حلال کھانا روزے میں چھوڑ دیا تو مردم خور کیسے بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فحش بات منہ سے نکالنے اور گالم گلوچ پر اتر آنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے روزہ دار کو روکا ہے فرمایا تم سے کوئی جھگڑا کرے تو یہ کہہ کر ختم کر دیا کرو اِنِّیْ اِمْرُؤٌ صَائِمٌ، بے شک میں ایک روزہ دار انسان ہوں۔ لڑائی جھگڑے بلکہ ہر قسم کے حیوانی اور سبعی اور شیطانی صفت سے دور ہوں۔

لاقانونیت کے ذریعہ بھی بہیمیت اور حیوانیت کا اظہار ہوتا ہے اس

Marfat.com

بہیمیت سے بھی روزہ ہی نجات دلاتا ہے اسلئے کہ جہاں کہیں بھی روزہ دار ہوگا قانون اسلام کی پابندی کرتا ہوا کھانے پینے کی کسی چیز کی طرف بھی ہاتھ نہیں بڑھائے گا۔ پس انسان کو مہذب اور قانون کا پابند بھی روزہ ہی بناتا ہے۔ صنفی خواہشات کے غلبہ سے بھی کیسا کچھ انسان شیطان بن جاتا ہے آئے دن اغوا کے واقعات اخبار میں چھپتے رہتے ہیں۔ فحش مضامین لوگ لکھتے پڑھتے ہیں عریاں تصاویر شائع کرتے ہیں نامحرم عورتوں کو چھیڑتے ہیں شیطانی اور شہوانی خواہشات کا زور بھی روزہ ہی سے گھٹتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو شادی کی قدرت نہ ہو وہ روزہ رکھے کہ اس سے نظر نیچی ہوتی ہے اور خواہشات پست ہوتی ہیں۔ پس روزہ اخلاق کو پاکیزہ اور چال چلن کو عمدہ بناتا ہے۔

روزہ اور ایمانی فوائد

سوال۔ روزہ کے ایمانی فوائد اور ثمرات بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ مندرجہ ذیل فوائد اور ثمرات ہیں۔

صبر۔ شکر۔ رضاء۔ تسلیم۔ تقویٰ۔ اخلاص۔ زہد۔ احسان۔ توجہ الی اللہ۔

یہ ایمانی ثمرات و فوائد روزہ سے علے وجہ الکمال حاصل ہوتے ہیں۔

روزہ اور صبر

صبر۔ صبر وہ چیز ہے کہ دنیا میں جو بھی کامل چیز نظر آتی ہے اس کو یہ کمال۔ صبر کی بدولت حاصل ہوا۔ شاخوں پر پھل صبر نہ کرتے تو کامل اور شیریں نہ ہوتے۔ کاملین اگر شائخ اور اساتذہ کی صحبت میں محنت اور ریاضت پر صبر نہ کرتے تو کامل نہ ہوتے۔ نیز انسان کو اپنی زندگی کی ہر راہ میں صبر آزما مصائب سے سابقہ پڑتا ہے کامیابی سے وہی شخص ہمکنار

Marfat.com

ہوتا ہے جو صبر اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کرنے کا عادی ہو۔ پس یہ گراں بہا وصف انسان کو روزہ سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر صبر بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) تکالیف پر۔ (۲) عبادت پر۔ (۳) گناہوں کے ترک پر۔ اور یہ تینوں روزہ میں موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلصَّبْرُ ضِیَاءٌ۔ لہٰذا روزہ تینوں اقسام صبر کی مجموعی طاقت کے ساتھ باطن کے لئے قوی روشنی اور ضیاء ہے پھر صبر کرنے والوں کے لئے بے حساب اجر ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ان کے لئے معیت کا وعدہ ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ صلوٰۃ اور رحمت اور ہدایت کا بھی مژدہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔ غرضکہ یہ سب وعدے اور مژدے بفضلہ روزہ دار کو حاصل ہیں کیونکہ وہ صابر ہے۔ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ کی تفسیر میں بعض مفسرین نے لکھا کہ صبر سے مراد روزہ ہے حدیث میں ہے وھو شھر الصبر۔

روزہ اور شکر شکر وہ وصف ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وصف سے متصف ہونے والوں کے لئے نعمتوں کی زیادتی کا وعدہ فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنکم یعنی تم شکر گذار ہو گے تو ہم تم کو بہت زیادہ دینگے۔ یہ وصف بھی علی وجہ الکمال روزہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ روزہ میں کھانا پینا چھوٹتا ہے قدر نعمت زوال نعمت کے بعد خوب حاصل ہوتی ہے یہ ہی وجہ ہے کہ افطار کے وقت جب کھانے پینے کی نعمت ملتی ہے تو تمام خوشیوں سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے کہ جس پر بے اختیار صمیم قلب کے ساتھ شکر ادا ہوتا ہے۔ پس روزہ شکر کی حقیقی لذت سے آشنا کرتا ہے اور زیادتی انعام کا سبب ہے۔

Marfat.com

روزہ اور تقویٰ

تقویٰ۔ تقویٰ کی صفت سے متصف ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ یہ وصف بھی روزہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ روزہ دار ہر وقت روزہ شکن چیزوں کو معصیت سمجھ کر اُن کے استعمال سے پرہیز کرتا رہتا ہے۔ لہذا روزہ گناہوں سے بچنے کا عادی بنا دیتا ہے۔ یہی وہ ایمانی فائدہ ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ روزہ اسلئے ہے تاکہ تم متقی بنو۔

روزہ اور احسان

احسان۔ احسان اُسے کہتے ہیں کہ اس طرح عبادت کرے کہ عبادت میں ہر وقت معبود پیشِ نظر رہے اللہ تعالےٰ اِس وصف سے متصف ہونے والوں کو دوست رکھتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے اِن اللہ یحب المحسنین۔ پس یہ وصف بھی روزہ سے علےٰ وجہ الکمال حاصل ہوتا ہے روزہ دار اللہ تعالیٰ کے خوف سے مخفی مقام پر بھی روزہ نہیں توڑتا کیونکہ ہر وقت ہر جگہ اللہ تعالیٰ اس کے پیش نظر ہوتا ہے شہود حق میں خطوظ نفس حاجب ہوتے ہیں اس حجاب کو روزہ ہٹاتا ہے۔ اور مشاہدہ حق عطا کرتا ہے۔

روزہ اور ذکر

ذکر وہ چیز ہے کہ اس سے فلاح اور کامیابی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون یہ وصف بھی روزہ سے علیٰ وجہ الکمال حاصل ہوتا ہے کیونکہ جب کھانے پینے کی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا منع فرمانا یاد آتا ہے پیاس کے وقت شربت یا پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کا حکم یاد آتا ہے غرضکہ ہر وقت اللہ کے حکم کی یاد سے نفس کو روکتا رہتا ہے

Marfat.com

تو روزہ ایک ذکر خفی ہوا۔ حدیث قدسی میں ہے کہ انا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہٖ ذکرتہ فی نفسی یعنی میں اس کے ساتھ ہوں جو مجھکو یاد کرے اگر وہ مجھکو یاد کرے گا اپنے دل میں تو میں یاد کروں گا اس کو اپنے نفس میں اس ذکر فی النفس سے فیضان باطنی مراد ہے جس طرح اولیاء کرام کے باطن سے مرید کو فیض پہونچتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ کے بطون سے روزہ دار کو فیض پہونچتا ہے نسبت بطون روزہ میں قوی ہوتی ہے۔

روزہ اور اخلاص اخلاص۔ حق تعالیٰ ہم کو ہر عبادت میں اخلاص کا حکم دیتا ہے جیساکہ ارشاد فرمایا وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ۔ یہ وصف بھی علے وجہ الکمال روزہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو چشم غیر سے مخفی ہے روزہ دار اس کو صرف اللہ ہی کے لئے بجالاتا ہے گویا روزہ نے روزے دار کو عادی بنا دیا کہ آئندہ بھی کوئی عمل اس کا چشم غیر کے لئے نہ ہو ایسا عمل انسان کو بلند درجہ پر پہونچا دیتا ہے۔

زہد۔ اس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ کہ اول درجہ کی اصلاح اس امت کی یقین اور زہد میں ہے۔ زہد کہتے ہیں لذات دنیا کی طرف التفات نہ کرنا اور حکم خدا کی رعایت کرتے ہوئے منافع اُخروی پر یقین کامل کے ساتھ راغب ہونا۔ یہ سبق بھی روزہ ہی سکھلاتا ہے۔

روزہ اور یاد موت یاد موت۔ موت کی یاد بھی شرعاً مطلوب ہے یہ یاد بھی روزے سے خوب حاصل ہوتی ہے کیونکہ روزہ میں لذات چھوٹتے ہیں تو مرنے کا دن یاد آتا ہے جو تمام لذات کے

Marfat.com

چھوٹنے کا دن ہوگا اس کی یاد تمام نیکیوں کی جڑ ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثروا ذکر ھاذ م اللذات۔ یعنی لذات کے توڑنے والی چیز کو زیادہ یاد کیا کرو وہ موت ہے یہ یاد ہر وقت روزہ سے حاصل ہے پس روزہ دنیا کی فانی لذات کے انہماک سے دل کو ہٹا کر اعمال آخرت کی تحصیل پر راغب کرتا ہے اور سب فکروں کے عوض کیسا عمدہ آخرت کا فکر دیتا ہے جس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(من جعل الھموم ھما واحد اھما المعاد کفاہ اللہ ھم دنیاہ ومن تشعبت بہ الھموم احوال الدنیا لم یبال اللہ فی ای اودیۃ ھلک۔)

(ابن ماجہ صفحہ ۳۱۲) یعنی جس نے اپنے سب فکروں کی جگہ ایک فکر آخرت کو دیدی اللہ تعالیٰ اس کے فکر دنیا کے لئے کافی ہوگیا اور جس کے افکار دنیا میں منتشر ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کو پروا نہیں وہ کسی بھی وادی میں ہلاک ہو۔ یعنی دنیا ہی کے کسی فکر و غم میں ذلت کے ساتھ اس کا دم آخر ہوگا اس سے ثابت ہوا کہ روزہ دار کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا فرمائیں گے کہ اس سے افکار دنیا زائل ہو جائیں گے اور جمعیت قلبی حاصل ہوگی۔ اور یاد الٰہی میں موت باعزت نصیب ہوگی۔

فضائل روزہ از قرآن کریم

سوال:۔ قرآن مجید سے بھی روزہ کے کچھ فضائل بیان فرمائیں۔

جواب۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ اٰلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

یعنی توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے سجدہ کرنے والے اچھے کاموں کے کرنے والے بری باتوں سے روکنے والے

Marfat.com

اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے مومنین کو خوشخبری سنادو یعنی جنت کی۔

اِس آیہ کریمہ میں حق تعالےٰ نے روزے داروں کو ایمان والوں کی فہرست میں داخل کیا ہے جس میں حُسن خاتمہ کی بشارت ہے کیونکہ جس کو اللہ تعالےٰ نے ایمان والا فرما دیا تو انشاء اللہ خاتمہ ایمان پر ہی ہوگا۔ یہ اُن ایمان والوں کی فہرست ہے کہ جن کے جان و مال کو خدا نے بعوض جنّت کے خرید لیا ہے جیسا کہ اس سے اوپر والی آیت میں ہے۔

(اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ)

روزہ دار کو بھی یہ شرف حاصل ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے جان و مال کو بھی قبول فرمایا اور اس کو جنّت ملنے کا مژدہ عطا فرمایا۔

خریدا جانا اس چیز کا ہوتا ہے جو قابل خرید ہو ہمارے نفوس و اموال میں تو ہزار ہا عیوب مضمر ہیں ایسے معیوب نفوس اموال کو کون خرید سکتا ہے اور کوئی خریدے بھی تو کمال بے رغبتی کے ساتھ معمولی قیمت پر وہ بھی ایسے حال میں کہ بھوک و پیاس سے چہرہ کا رنگ متغیر ہو رہا ہے لبوں پر خشکی ہے منہ سے خلو معدہ کی بو آرہی ہے مگر اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو کس قدر عزت اور احترام کا مستحق بنایا کہ جنّت کے موتیوں اور اُس کے محل بلکہ جنّت اور بیش بہا نعمتوں کے عوض ان کو خریدا اور خود خریدا ؎

تو بعلم ازل مرا دیدی — دیدی انگہ بعیب بخریدی
من بآں عیب تو بعلم ہماں — رد مکن انچہ خود پسندیدی

پس روزہ وہ محبوب شے ہے کہ جس کی وجہ سے روزہ دار خدائے تعالےٰ کے اس قدر لطف و کرم کا مستحق بنا پھر آزاد کو نہیں خریدا جاتا ہے بندہ اور غلام کو خریدا جاتا ہے اس میں یہ لطیف اشارہ بھی ہے کہ روزہ رکھ کر روزہ دار

Marfat.com

ہمارے خاص بندے بن گئے خرید نے میں اسی خصوصی عبدیت اور رقیت کا اظہار ہے بندہ ہی مولیٰ کے لطف وکرم کا مظہر ہوتا ہے۔ نیز روزہ رکھنے والوں کو سائحون فرمایا جو سیاحت سے مشتق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاحتہ امتی الصیام کہ میری اُمت کی سیاحت روزہ ہے۔ یہ سفر ترک تعلقات اور شہیات سے حاصل ہوتا ہے۔ روزہ میں عالم بالا کی سیاحت ہے۔ عجائب ملکوت کی سیر و تفریح ہوتی ہے یہ سفر لامکان ہے یہ مخلوق سے خالق کی طرف کا سفر ہے انوار اور تجلیات الٰہی میں عروج ہوتا ہے۔ بلندیوں پر سے نیچے رہ جانے والے بڑے بڑے پہاڑ اور درخت و آدمی چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں یہ اُس بلند مقام پر پہونچا جہاں سے سلاطین اور اہل دنیا اس کی نظر میں صغیر اور حقیر ہو جاتے ہیں۔ پھر اور اونچے بلندیوں میں پرواز ہوتی ہے تو مخلوق اس کی نظر سے بالکل ہی غائب ہو جاتی ہے یہاں سیر فی اللہ ہے غیر کوئی جاذب نظر نہیں رہا۔ اب یہ مسافر عالم انوار میں داخل ہو گیا نوری پردے اٹھتے جا رہے ہیں اور یہ عالم نور میں غائب ہوتا چلا جا رہا ہے اور غیب الغیب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ نے روزہ دار عورتوں کو بھی عابدات سائحات فرمایا ہے۔ لہٰذا اس روحانی ارتقا میں روزہ دار عورتوں کا بھی حصہ ہے وہ بھی خوش ہوں۔

فضائل روزہ از احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سوال۔ قرآن سے فضائل معلوم ہوئے براہ کرم روزے کے فضائل اب احادیث سے بھی بیان فرمائیں۔

جواب۔ پہلی فضیلت تو یہ ہے کہ روزہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنا عمل فرمایا اور ابن آدم کے دیگر اعمال کو اس کی طرف نسبت دی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام فانہ

Marfat.com

لی و انا اجزی بہ) رنجاری، یعنی ہر عمل ابن آدم کا ہے مگر روزہ یہ میرا ہے میں ہی اس کی جزا دونگا۔ قرب فرائض میں ذات عبد ذات حق میں فنا ہو کر افعال منسوب بحق ہو جاتے ہیں وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اسی قرب کی طرف اشارہ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ فرض ہو یا نفل ہر روزہ میں قرب فرائض کا مژدہ ہے جو کمال درجہ کی فضیلت ہے۔ پس روزدار کی ہستی فنا ہو گئی روزہ رب باقی کا فعل ہے جو اس کی طرف منسوب ہو کر ہمیشہ کے لئے باقی اور قایم رہ گیا اب اس کے لئے زوال فنا کا کیا کھٹکا۔ حجۃ اللہ البالغہ اور شرح عین العلم ملا علی قاری میں ہے کہ (اجزی بہ) میں دو روایتیں ہیں۔ صیغہ معروف اور صیغہ مجہول۔

اگر صیغہ معروف کے ساتھ پڑھا جائیگا تو یہ مطلب ہو گا کہ میں بلا واسطہ روزہ کا بدلہ خود دونگا تو اس میں اجر کثیر اور نہایت ثواب کی طرف اشارہ ہے جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں اگر صیغہ مجہول کے ساتھ پڑھا جائے گا تو یہ مطلب ہو گا کہ روزہ کا بدلہ میں خود ہوں یعنی اس کو میں ملوں گا اس میں روزہ دار کے لئے وصل کا مژدہ ہے۔ جس نے کھانے پینے کی آرزوؤں اور خواہشوں کو میرے حکم سے قتل کیا اس کی دیت میں خود ہوں۔ من قتلتہ فانا دیتہ۔

(۲) دوسری فضیلت روزہ کی یہ ہے کہ روزہ کا ثواب جتنا ہے کسی اور عمل کا ثواب اتنا نہیں ہر عمل پر دس سے سات سو نیکیوں تک محدود اجر و ثواب مقرر ہے۔ مگر روزہ کے ثواب کا کوئی حساب و شمار ہی نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

کل عمل ابن ادم یضاعف لہ الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ سبحانہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع

Marfat.com

شھوتہ وطعامہ من اجلی وللصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک (مسلم)

ترجمہ:۔ ابن آدم کے ہر عمل کے نیکی کو دس گنے سے لیکر سات سو تک بڑھا دیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا مگر روزہ سو وہ میرا ہے میں ہی اس کی جزا دونگا۔ کیونکہ وہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑتا ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری لقاء رب کے وقت اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جس طرح خوشبو کی وجہ سے صاحب مشک کی طرف توجہ ہوتی ہے اس سے زیادہ اقبال اور قرب اللہ تعالےٰ کا روزہ دار کو حاصل ہوتا ہے۔

(۳) تیسری فضیلت روزہ کی یہ ہے کہ یہ کفارہ میں کسی کو نہیں دیا جائیگا قائم رہ کر صایم کی بخشش کرائے گا جنت میں روزہ دار کو لے جائے گا تفصیل یہ ہے کہ مظلوم قیامت کے دن خدا سے فریادی ہوں گے کہ فلاں شخص نے ہم پر یہ مظالم کئے حکم ہوگا اس شخص کی نیکیوں میں سے ہر ظلم کے بدلہ میں اس کو ایک ایک نیکی دی جائے اس طرح تمام نیکیوں کا ذخیرہ ختم ہو جائے گا لیکن ہنوز مظالم باقی رہینگے تو مظلوم ارادہ کریں گے کہ اس کے روزے کو بھی لیں۔ مگر اللہ تعالےٰ فرمائے گا روزہ اس کا نہیں ہے یہ میرا ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگائے لہذا یہ روزہ محفوظ رہ جائیگا اور اس کی نجات کا باعث ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے جس کو امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے

کل العمل کفارۃ الا الصوم الصوم لی وانا اجزی بہ۔

(ترجمہ) ہر نیک عمل کفارہ ہے سوائے روزہ کے روزہ میرا ہے اس کی جزا میں

Marfat.com

دونگا مگر دوسری حدیث میں بسلسلہ کفارہ روزہ کا بھی ذکر ہے شاید حقوق العباد میں کفارہ ہو یا کفارہ پر اتنا زیادہ ثواب اور ملے کہ وہ بخشش کے لئے کافی ہو جائے

اِن تینوں مذکورہ بالا حدیثوں میں بار بار آیا ہے کہ روزہ میرا ہے اس کے معنے علماء نے متعدد بیان کئے ہیں ان میں سے ذیل میں کچھ بیان کیجاتی ہیں۔

(۱) روزہ میں انسان کھاتا پیتا نہیں یہ صفت استغنا از طعام و شراب اللہ تعالےٰ کی صفت ہے اِسلئے فرمایا کہ روزہ تو درحقیقت میرا ہے وَھُوَ یطعمُ ولا یطعمُ۔

(۲) یا اپنی جانب نسبت دیکر اس کی بزرگی اور فضیلت کو ظاہر کیا ہے جس طرح مسجد کو اپنی جانب اضافت دے کر اس کو تمام زمین پر فضیلت بخشی اسی طرح تمام اعمال میں روزہ کو اپنی ذات کی طرف نسبت سے فضیلت بخشی۔

(۳) یا حواس انسانی سے مخفی ہونے کے سبب روزہ میں ریا کا دخل نہیں اس کو روزہ دار صرف اللہ ہی کی رضا کے لئے وجود میں لاتا ہے اس اخلاص کی وجہ سے ازراہ ذرہ نوازی فرمایا کہ یہ روزہ میرا ہے کہ خالص میری ہی رضاء کے لئے رکھا جاتا ہے نیز اللہ تعالیٰ نظر سے مخفی اور روزہ بھی مخفی لہذا اس مناسبت سے بھی روزہ اللہ تعالےٰ کی طرف نسبت کا زیادہ اہل ہے

(۴) یا یہ اضافت حفاظت اور حمایت کے اظہار کے لئے بھی ہو سکتی ہے تاکہ شیطان انسی و جنی اس کو فاسد کرنے کی فکر میں نہ ہوں اِسلئے فرمادیا کہ روزہ میرا ہے یعنی میری ظل حمایت میں ہے جب روزہ اللہ کی حمایت میں ہے تو روزہ دار بھی اس کے ظل حمایت میں آگیا۔

(۵) روزہ میں کوئی حظ نفس نہیں اس لئے فرمایا الصوم لی بلا شارکت غیرے۔

Marfat.com

روزہ جہنم سے بُعد اور جنت سے قرب کا باعث ہے

سوال۔ کیا روزہ جہنم سے دور اور جنت سے قریب کرتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں حدیث شریف میں ہے۔

من صام یوما فی سَبیل اللّٰہ جعل اللّٰہ منہ ومن النار خندقا کما بین السماء والارض (ترمذی)

(ترجمہ) جس کسی نے ایک دن کا روزہ اللہ کی راہ میں رکھ لیا تو اللہ نے اس کے اور دوزخ کے درمیان آسمان اور زمین کی درمیانہ مسافت کی مثل ایک عظیم خندق حائل کردی۔ یعنی اتنی عظیم مسافت پر جہنم روزہ دار سے دور ہوگیا۔

دوسری حدیث میں ہے (من صام یوما فی سبیل اللّٰہ بعد اللّٰہ وجھہ عن النار سبعین خریفا (متفق علیہ)

(ترجمہ) جس نے ایک دن فی سبیل اللہ روزہ رکھ لیا اللہ تعالیٰ نے اُس کے مُرخ کو دوزخ سے ستر سالہ بُعد اور دوری پر کردیا۔ پس واضح ہوگیا کہ روزہ انسان کو دوزخ سے دور کرتا ہے یعنی گناہوں سے دور کرتا ہے جو اس کو جہنم میں پہونچاتے اور اُس کے سر پر تباہی و بربادی لاتے ہیں۔ روزہ اعمال جنت سے قریب کرتا ہے اور شیطانی قوتوں کو باندھ دیتا ہے۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں۔

حدیث میں ہے حفت النار بالشھوات چونکہ روزہ شہوت سے دور کرتا ہے۔ . . . . اس لئے روزہ دار نار دوزخ سے دور ہوگیا اور تکلیف میں جنت ہے لہٰذا پیاس کی تکلیف میں جنت کے قریب ہوگیا۔

سوال۔ اوپر کے بیان سے معلوم ہوا کہ روزہ کی عبادت بڑی اہم اور بے نظیر عبادت ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہیں صراحت کے ساتھ

Marfat.com

ارشاد فرمایا ہے کہ روزہ کا عدیل و مثیل نہیں؟

جواب۔ جی ہاں یہ وہ عظیم عبادت ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا (علیك بالصوم فانہ لا عدل لہ) کہ تم روزہ کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یقیناً اس کا کوئی عدیل و مثیل نہیں۔

خصوصاً رمضان المبارک کے روزوں کو تو وہ اہمیت حاصل ہے کہ ارکان اسلام میں داخل ہیں جس پر دین کی بنا ہے (لمعات و نسائی)،

روزہ کونسا رکن اسلام ہے

سوال۔ یہ بھی بیان فرمائیں کہ ارکانِ اسلام میں رمضان کے روزوں کا شمار کس رکن میں ہے یعنی یہ دین کا کونسا رکن ہے۔

جواب۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ کے بعد سے شمار کرو تو یہ تیسرا رکن ہے ورنہ چوتھا ہے کیونکہ ارکان دین میں اوّل رکن توحید اور رسالت کی شہادت ہے دوسرا رکن نماز ہے۔ تیسرا رکن زکوۃ ہے۔ چوتھا رکن روزہ رمضان ہے۔ پانچواں رکن حج بیت اللہ ہے۔ حدیث جبرئیل میں بھی اسی ترتیب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور حکمت الٰہی بھی اسی کی مقتضی ہے کہ پہلے ہلکی عبادت سے ابتدا ہو جو نماز ہے اسی ترتیب کی طرف قرآن پاک میں بھی اشارہ ہے جیسا درالمختار میں ہے۔ وَالْخَاشِعِیْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِیْنَ وَالصَّائِمَاتِ۔

روزہ قدیمی عبادت ہے

سوال۔ کیا روزہ کی عبادت ہماری شریعت کے ساتھ ہی خاص ہے یا پہلے زمانہ میں بھی روزہ تھا؟

جواب۔ روزہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آرہا ہے تمام انبیاء اور اُن کی اُمتوں نے اس عبادت سے قرب حق حاصل کیا۔ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اللہ تعالےٰ نے یہ عبادت ہم کو بھی عطا کی اور ہم پر اِس کا احسان رکھتے ہوئے فرمایا۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ اگلی اُمتوں کی مثل تمہارے نام پر بھی یہ عبادت لکھدی گئی ہے (مِنْ قَبْلِكُمْ) کے ذکر میں تین فائدے ہیں۔ اول تاکید حکم ہے کہ روزہ وہ عبادت ہے کہ جس کے حکم سے کوئی زمانہ خالی نہ رہا۔ ہر زمانے کی یہ ضروری عبادت رہی دوسرے اس میں ترغیب تشویق اُمت ہے تاکہ یہ اُمت اگلی اُمتوں سے اِس عبادت کے اہتمام میں کسی طرح پیچھے نہ رہے تیسرے اِس سے روزہ کی مشکل عبادت کو سہل بنا کر نفس کو خوشی پہنچانا ہے کیونکہ جو چیز عام ہوتی ہے نفس پر زیادہ شاق اور گراں نہیں ہوتی اور شرکت میں یہ بھی فائدہ ہے کہ انبیاء اولیاء جیسے کاملین کے روزہ کی عبادت کے انوار برکات کو تم تک پہونچانا ہے۔

پس عہد آدم علیہ السلام سے یہ روزہ تمام انبیاء اور اُن کی اُمت کی رہا اور عبادت میں رہا (تفسیر خازن) ص۱۱۹

سب سے اوّل کونسے روزے فرض ہوئے

سوال۔ ہماری شریعت میں سب سے پہلے کون سے روزے فرض تھے۔

جواب۔ ہر مہینہ میں تین اور ماہ محرم میں عاشورہ کا روزہ فرض ہوا تھا۔ پھر جب رمضان کے پورے مہینے کے روزے فرض ہوئے تب عاشورہ اور تین دن کے روزہ کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ اب عاشورہ وغیرہ کا روزہ نفل ہوگیا۔ ضروری نہیں رہا۔ چاہے اس کو کوئی رکھے خواہ نہ رکھے مگر ہر سال رمضان کے روزوں کا رکھنا لازمی ہوگیا کیونکہ وہ فرض ہے (ثابت بالسنۃ۔ خازن) ص۱۱۹

Marfat.com

سوال ۔ رمضان کے روزے کس سال فرض ہوئے۔
جواب ۔ ۲ سنہ ہجری میں شعبان کے مہینے میں یہ روزے فرض ہوئے
(درمختار مواہب)

سوال ۔ رمضان کا نام رمضان کیوں ہوا۔
جواب ۔ اسلئے کہ جب عرب مہینوں کا نام رکھ رہے تھے تو یہ مہینہ شدید موسم گرما میں آرہا تھا تفسیر خازن میں ہے کہ رمضاء اس پتھر کو کہتے ہیں جو آفتاب کی شدت حرارت سے جل اٹھے رمضان اسی سے مشتق ہے تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ سخت گرمی والا مہینہ اور اب مذہبی نقطہ نگاہ سے یوں سمجھئے کہ عبادات کی گرما گرمی اس مہینہ میں رہتی ہے تو عبادات کی کثرت سے گرمی اور حرارت عشق الٰہی کی بھڑک اٹھتی ہے جس سے تمام گناہ سوخت ہو جاتے ہیں تو یہ مطلب ہوا کہ عشق الٰہی اور عبادات کی کثیر اور شدید حرارت اور گرمی رکھنے والا اور گناہوں کو سوخت کرنے والا یہ مبارک مہینہ ہے تفسیر خازن میں ہے کہ بعض نے کہا کہ اللہ کا نام ہے تو یہ شہر اللہ ہوا گویا یہ اللہ تعالیٰ کے جلووں اور تجلیات کا مہینہ ہے۔

سوال ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف میں کل کتنے رمضان آئے۔
جواب ۔ نو رمضان آئے (مواہب)

سوال ۔ ان میں زیادہ ترانتیس کے رمضان تھے یا تیس کے۔
جواب ۔ انتیس کے لئے حکمت یہ تھی کہ امت پر انتیس کا رمضان کئے تو نقصان ثواب کے خیال سے ملول نہ ہو کہ ایک دن کم رہا ثواب تیس کا ہے حضرت کے زمانہ سے تسلی حاصل کرے مہینہ کامل ہو یا ناقص ثواب بہرحال کامل ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ زرقانی) ص ۹۷

Marfat.com

رویت ہلال

سوال۔ رویت ہلال کا اہتمام مسلمانوں میں کیوں ہے۔

جواب۔ اس لئے کہ ان کی عبادات کے اوقات اور تاریخوں کا تعین چاند پر موقوف ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج اے حبیب لوگ آپ سے چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں ان کو جواب دیجئے کہ یہ حج اور لوگوں کی دیگر عبادات کی معرفت کے لئے ہے چونکہ چاند انتیس کا بھی ہوتا ہے اور تیس کا بھی اس لئے رویت کا اہتمام ہے تاکہ صحیح اوقات میں عبادات واقع ہوں پس چاند کی تلاش برائے عبادت خود عبادت ہے اور موجب اجر و ثواب پھر کیوں نہ مسلمان اس کی دید اور رویت کے لئے سرگرم ہوں۔

رویت ہلال کے وقت ذکر اور دعا

سوال۔ چاند دیکھ کر کوئی ذکر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھی۔ اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ۔ اے اللہ اس چاند کو ہم پر امن و ایمان سلامتی اور اسلام کے ساتھ چمکا اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

سوال۔ کیا رمضان کے لئے بھی کوئی مخصوص دعا ہے۔

جواب۔ جی ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا ثابت ہے۔

Marfat.com

اللھم سلمنی من رمضان وسلم رمضان لی وسلمہ منی (مواہب) منہ
اے اللہ رمضان سے مار اور رمضان یعنی قصداً ترک روزہ و تراویح وغیرہ کی محرومی
سے مجھکو سلامت رکھ اور مجھے سالم رمضان عطا فرما (بیماری اور دکھ سے کوئی
روزہ ناغہ ہو) اور میرے گناہوں سے رمضان کو سلامت رکھ۔
سوال۔ کیا رجب اور شعبان کے بارہ میں بھی کوئی خاص دعا ہے۔
جواب۔ جی ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی ہے۔ اللھم
بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان اے اللہ رجب اور شعبان
میں ہمارے لئے برکت رکھ اور ہم کو رمضان تک پہونچا۔ اس سے ثابت ہوا
کہ اوقات فاضلہ تک پہونچنے اور زندہ رہنے کی دعا مستحب ہے (مواہب زرقانی)
سوال۔ چاند دیکھکر اس کی طرف اشارہ کیسا ہے۔
جواب۔ مکروہ ہے (عالمگیری)
سوال۔ چاند کس وقت دیکھے۔
جواب۔ آفتاب غروب ہونے پر (بحرالرائق عالمگیری)
سوال۔ اگر دن میں کسی نے چاند دیکھ لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ اس وقت کے دیکھنے پر کوئی حکم نہیں یہ آنے والی رات کا چاند
ہے (عالمگیری) ص ۲۰۹
سوال۔ ایک شخص نے دن میں عید کا چاند دیکھ کر روزہ توڑ دیا اس کے
لئے کیا حکم ہے۔
جواب۔ اس شخص نے سخت غلطی کی اس کو کفارہ ادا کرنا ہوگا یہ آنے والی
رات کا چاند ہے اس پر لازم تھا کہ رات تک روزہ پورا کرتا (فتح القدیر)

Marfat.com

قمری مہینہ کے ثبوت کا اسلامی طریقہ

سوال۔ قمری مہینہ کے ثبوت کا اسلامی طریقہ بیان فرمائیں۔

جواب۔ قمری مہینہ انتیس ۲۹ کو رویت سے ثابت ہوتا ہے رویت نہ ہو تو تیس کے حساب سے مہینہ مقرر کر لیا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی دو طریقے منقول ہیں کہ رویت ہو جائے تو انتیس ۲۹ کا ورنہ تیس کا مہینہ مانا جائے گا بخاری شریف میں ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ فان اغمی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو یعنی عید مناؤ اگر ابر وغیرہ کی وجہ سے تم پر چاند مستور رہے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو یہ صاف ارشاد ہے کہ اول چاند دیکھو رویت ہو جائے تو عبادت کے لئے اس سے تاریخ مقرر کرو ورنہ تیس کا چاند مانو اس کی ضرورت نہیں کہ رویت نہ ہو تو حساب نجوم اور منازل قمر سے انتیس ۲۹ کا چاند ثابت کیا جائے اسی رویت کے سلسلہ میں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے (نحن امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب) کہ ہم امی گروہ ہیں حساب کتاب کا دخل نہیں رکھتے کھلا اصول رکھتے ہیں کہ چاند ہو جائے تو رویت سے اور نہ ہو تو تیس کے حساب سے عبادت کے اوقات مقرر کرو اشعۃ اللمعات میں ہے کہ قول منجم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اور تابعین اور سلف اور خلف میں سے کسی نے بھی عمل نہیں کیا ہے آنحضرت نے منازل قمر کے حساب کی باریکیوں پر احکام کو موقوف نہیں رکھا جس کا معاملہ خاص ماہر فن کے توجہ کا مرہون منت ہو کر رہ جائے بلکہ عام و خاص جس میں سب شریک رہیں ایسی محسوس چیز پر مدار احکام اسلام رکھا گیا

Marfat.com

ہے کہ انتیس کو چاند دیکھنے کے سلسلہ میں فتح القدیر میں لکھا ہے (ھو واجب علی الکفایہ) یعنی بستی میں کسی نے بھی نہیں دیکھا تو سب گنہگار ہوں گے۔ ماہرین موسمیات کی اطلاع کی صحت اور عدم صحت پر بحث نہیں بلکہ اطلاع کی صحت کی تقدیر پر بھی چاند دیکھنا ضروری ہے۔

چاند دیکھنا عبادت ہے

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدار عمل رویت پر رکھا ہے یا تیس پر لیکن حساب نجوم پر نہیں رکھا۔ پس ان اطلاعوں کے ساتھ ساتھ چاند کے دیکھنے کا اہتمام بھی ہرگز ہرگز ترک نہ کیا جائے ہر شخص کو پیش پیش رہنا چاہیئے کہ چاند سب سے پہلے اس کو نظر آئے تاکہ عبادت واجبہ کا ثواب ملے مسلمان کا چاند دیکھنا بھی واجب ہے بلکہ طحطاوی میں تو فرض لکھا ہے (یجب، الظاھر منہ الوجوب فترض لانہ یتوصل بہ الی الفرض تو چاند دیکھنے میں ثواب فرض کا ملے گا اور چاند دیکھ کر ذکر اور دعا کا ثواب علیحدہ ہے۔ بہرحال ہر مہینہ میں انتیس کے چاند کا ثبوت رویت پر ہے خواہ اہل شہر پر اپنی رویت سے چاند ثابت ہوا ہو یا غیر کی رویت سے جس کے پانچ طریقے ہیں جن کو طرق موجبہ کہتے ہیں ان سے چاند ثابت ہوگا ورنہ نہیں

طرق موجبہ

سوال۔ حیدرآباد کے حساب سے کل شب قدر ہے اور کراچی میں رویت ہوگئی تھی لہذا اس کے حساب سے وہاں آج شب قدر ہے اور شب قدر میں ایک ہزار مہینہ کی عبادت کا ثواب ملتا ہے تو یہ ایک ہزار ماہ کا ثواب ہم کو بھی آج حیدرآباد شب قدر مان کر عبادت کرنے میں ملے گا یا نہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں ملے گا آپ کو تو یہاں کے تیس کے حساب سے کل شب قدر

ہیں عبادت کرنے کا ثواب ملے گا ہاں طرق موجبہ سے اگر کراچی کی رویت کی خبر حیدرآباد پہنچی ہے تو حیدرآباد میں بھی آج ہی شب قدر ہے اور اس کے تمام احکام آج ہی ثابت ہوں گے ورنہ نہیں۔

سوال۔ طرق موجبہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ وہ پانچ طریقے ہیں اول شہادت دوسرے شہادت علی الشہادت تیسرے شہادت علی قضاء القاضی چوتھے کتاب القاضی پانچویں خبر مستفیض یہ وہ شرعی ذریعے ہیں کہ اگر ان ذریعوں سے ایک مقام کی خبر رویت دوسرے شہر میں پہونچ گئی تو وہاں بھی شرعاً رویت کے احکام ثابت ہو جائیں گے ورنہ نہیں صاحب فتح القدیر نے اسی کو ایک مثال دیکر سمجھایا کہ یہاں انتیس ہے مگر دوسرے شہر سے کسی نے آکر خبر دی کہ ہمارے یہاں ایک دن پہلے لوگوں نے چاند دیکھا ہے اس حساب سے آج تیس ہے اگر یہاں چاند نظر نہ آئے تو آج تراویح چھوڑنا اور کل عید منانا جائز نہیں کیونکہ دوسرے مقام کے نامعلوم لوگوں کے چاند دیکھنے کی یہ حکایت سے نہ خود اپنے دیکھنے کی شہادت ہے نہ شہادت علی الشہادت ہے پس طرق موجبہ سے یہ خبر رویت یہاں نہیں پہونچی اسلئے قابل عمل نہیں شہادت علی الشہادت کے اصول آگے بیان ہوں گے اس میں معلوم افراد کے چاند دیکھنے کی خبر اور شہادت ہوتی ہے اور یہ قضاء قاضی کی بھی شہادت نہیں اس کا بیان بھی آگے آتا ہے یہ صرف خبر اور اعلان ہے ایک شہر کی رویت کا اعلان دوسرے شہر کے لئے ہمارے مذہب حنفی میں کافی نہیں ہر جگہ رویت کا ہونا یا شہادت یا دیگر طریق موجب کی ضرورت ہے۔ چاند کے ثبوت میں عقل کو دخل نہیں جو شرع شریف سے منقول طریقے چلے آرہے ہیں ان ہی طریقوں سے چاند ثابت ہوگا۔

Marfat.com

سوال۔ شہادت کسے کہتے ہیں
جواب۔ رویت یعنی اپنے چاند دیکھنے کی اس سچی خبر دینے کو کہتے ہیں جو امر حق کو ظاہر اور ثابت کرنے کے لئے لفظ اشہد یا اس کے معنی گواہی دیتا ہوں کے ساتھ مجلس قضا میں حاضر ہو کر دے لفظ اشہد کے ساتھ گواہی دینا ضروری ہے۔ یہ رکن شہادت ہے تنویر الابصار میں ہے (ورکنہا لفظ اشہد) اسی طرح جگہ کی بھی شرط ہے شامی میں ہے (وھو مجلس القضاء) وہ مجلس قضا میں حاضر ہو کر گواہی دیتا ہے پس اگر دوربین سے بذریعہ ٹیلیفون گواہ نے شہادت دی تو نا مقبول ہوگی کیونکہ شرط شہادت پوری نہ ہوئی اسی طرح کتنے بھی تاکیدی الفاظ کہے مثلاً میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا یا خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر کہتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا یہ شہادت نہیں جب تک کہ یہ نہ کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے آج اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا شہادت نہ ہوگی تمام مہینوں کے چاند میں یہ ہی حکم ہے سوائے رمضان کے۔
سوال۔ کیا رمضان کے چاند میں بھی لفظ اشہد یا اس کے معنی کے ساتھ گواہی دینا اور گواہ کا مجلس حاکم میں حاضر ہونا ضروری نہیں ہے۔
جواب۔ رمضان میں گواہ کا لفظ اشہد کہنا ضروری نہیں کیونکہ یہ قبیلہ اخبار سے نہ کہ باب شہادت سے ایک عادل متقی کا یہ کہنا کہ میں نے آج اپنی آنکھوں سے چاند دیکھا کافی ہے البتہ گواہ کا مجلس رویت میں حاضر ہونا اس میں بھی ضروری شرط ہے (حیات الصالحین عن الکفایہ والسراج الوہاج ومعراج الدرایہ والتبیین)
سوال۔ گاؤں میں جہاں مجلس حاکم یا عالم نہ ہو وہاں کیا حکم ہے۔
جواب۔ گواہ کو مسجد میں حاضر ہو کر مسلمانوں کے روبرو گواہی دینا ہوگا خواہ

Marfat.com

رمضان ہو یا غیر رمضان

سوال۔ کتنے گواہوں کی شہادت سے چاند ثابت ہوتا ہے۔

جواب۔ اگر مطلع صاف نہیں یعنی آسمان پر بادل یا غبار ہے تو رمضان میں ایک گواہ اگرچہ وہ نیک عورت یا غلام ہی ہو اس کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ایک مرد دو عورتیں یا دو مرد گواہ ہونے ضروری ہیں جن کی گواہی سے چاند ثابت ہوگا اور اگر مطلع صاف ہے تو رمضان ہو یا غیر رمضان ایک جماعت کثیرہ کی شہادت سے چاند ثابت ہوگا جس کی تعداد کو رائے امام پر چھوڑا گیا دو تین گواہ بھی کافی نہیں ہونگے ایک جم غفیر اور خلق کثیر جبکہ چاند دیکھنے میں مصروف ہے مطلع بھی صاف ہے کوئی مانع نہیں اتحاد مطالع سلامت بصر توجہ بطلب تمر کی صورت میں دو تین کا دیکھنا منفرد گواہ کے برسر غلط ہونے پر واضح دلیل ہے اسی لئے فتح اور بحر میں ہے کہ جو ہم نے کہا ہے کہ منفرد بروایت کی شہادت مقبول نہیں اس سے منفرد شخص واحد ہی نہیں بلکہ دو تین یا اس سے زائد جمع کثیر سے کم تر جماعت قلیل کی بھی شہادت مقبول نہیں۔

سوال۔ کیا دو گواہ کی گواہی آسمان صاف ہونے پر مقبول ہونے کے بارہ میں کوئی روایت ہے۔

جواب۔ جی ہاں ہے بحر الرائق نے اسی کو ترجیح دی ہے لیکن یہ خلاف ظاہر الروایت ہے مبسوط سرخی میں ہے کہ مطلع صاف ہونے پر دو گواہی نامقبول ہے جمع کثیر کی گواہی لازم ہے وہو الاصح یہ ہی ظاہر الروایت ہے ظاہر الروایت پر عمل کرنا چاہیئے (حیات الصامین)

سوال۔ مزید افادیت کا باعث ہوگا براہ کرم اگر یہ بھی تبلا دیں کہ ظاہر الروایت کسے کہتے ہیں۔

Marfat.com

جواب۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی یہ چھ کتابیں ہیں جامع صغیر۔ جامع کبیر۔ سیر صغیر۔ سیر کبیر۔ مبسوط زیادات یہ بڑی مستند کتابیں ہیں ان کتب میں جو مسئلہ موجود ہوتا ہے اس کو ظاہر الروایت کہتے ہیں۔

سوال۔ گواہی دینے والے کیسے ہوں۔

جواب۔ فقہا کا متفقہ فیصلہ ہے کہ گواہ فاسق نہ ہوں درمختار میں ہے (الا فاسق اتفاقا) اگرچہ متعدد ہی ہوں طحطاوی میں ہے (ولو تعدد کفاسقین فاکثر) کہ ان کی گواہی نامقبول ہے اگر حاکم نے انکی شہادت پر رویت کا فیصلہ دیدیا تو رویت ثابت ہو جائیگی مگر گنہگار ہوگا گواہ اندھا گونگا نہ ہو مسلمان عاقل بالغ آزاد عادل ہو۔

سوال۔ عادل کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ ایسے نیک آدمی کو کہتے ہیں جس سے اکثر حسنات اور نیکیاں ظہور میں آتی ہوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو صاحب مروت اور انسانیت ہو یعنی ایسے کام نہ کرتا ہو مروت کے خلاف ہو یعنی بازاروں میں چلتے پھرتے کھانے پینے والا اور سب کے سامنے شارع عام پر پیشاب کرنے والا بھی نہ ہو یہ قلت حیا کا سبب ہے (شامی)

سوال۔ اچھا اگر فاسق نے فسق سے توبہ کر کے پھر شہادت دی تو کیا حکم ہے فوراً توبہ قبول کر لی جائے یا نہیں۔

جواب۔ جب تک کہ اتنی مدت نہ گذر جائے کہ جس میں اثر توبہ ظاہر ہو شہادت قبول نہ کی جائیگی بعض نے چھ ماہ کی مدت مقرر کی ہے بعض نے سال بھر کی حد لگائی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ رائے امام پر چھوڑا جائے۔

(فتاوی قاضی خاں فتح القدیر)

Marfat.com

سوال ۔ محدود فی القذف کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ جس کو زنا کی تہمت لگانے پر حد لگائی گئی ہو۔ مگر بعد توبہ اس کی شہادت صرف ہلالِ رمضان میں مقبول ہے (عالمگیری ص۲۰۹)
سوال ۔ کیا گواہ کا بالغ ہونا بھی ضروری ہے۔
جواب۔ جی ہاں ضروری ہے۔ قریب بلوغ یعنی مراہق کی گواہی بھی معتبر نہیں۔ (عالمگیری)
سوال ۔ اگر گواہ نے رمضان کا چاند دیکھا مگر کسی عذر شرعی کی بنا پر اس کی گواہی رد کر دی گئی تو کیا گواہ روزہ رکھے؟
جواب۔ جی ہاں روزہ رکھے۔ (تنویر الابصار)
سوال ۔ اگر شاہد نے تنہا عید کا چاند دیکھا اور کسی شرعی وجہ سے اُس کی شہادت رد ہوگئی مگر واقع میں اُس نے چاند خود دیکھا ہے تو یہ افطار کرے یا روزہ رکھے
جواب ۔ روزہ رکھے۔ (تنویر الابصار عالمگیری)
سوال ۔ جس کی شہادت رد ہوگئی اُس نے روزہ رکھا پھر توڑ دیا تو کیا کفارہ لازم آئے گا یا صرف قضا؟
جواب ۔ قضا لازم آئیگی کفارہ نہیں کیونکہ رد سے شبہ ہوگیا کہ خیال ہے یا ہلال اور شبہ میں کفارہ نہیں (تنویر الابصار و در مختار ص۱۲۳ عالمگیری ص۲۱۰)
سوال ۔ اگر قبل رد افطار کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب ۔ اس پر بھی کفارہ نہیں احتمال ہے کہ خیال ہو ہلال نہ ہو۔
(در مختار ص۱۲۳ شامی ص۱۲۳)
سوال ۔ اگر بعد قبول افطار کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب ۔ اب کفارہ لازم ہے اگرچہ یہ شاہد فاسق ہی ہو۔ (در مختار ص۱۲۳)

Marfat.com

سوال شاہد نے روزہ رکھا ہلال رمضان دیکھ کر اور اس کے تیس دن پورے ہوگئے تو کیا حکم ہے جبکہ یہاں آج چاند نہیں ہوا۔

جواب۔ افطار نہ کرے سب کے ساتھ افطار کرے بسبب فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صومکم یوم تصومون وفطرکم یوم تفطرون (ترمذی شای ص۱۲۳)

سوال۔ تیس دن رمضان کے پورے ہو چکے اور آج یہاں چاند نظر نہیں آیا حالانکہ آسمان بالکل صاف ہے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر دو گواہوں کی شہادت پر لوگوں نے رمضان کے روزے شروع کئے تھے تو افطار کریں اور کل عید منائیں اور اگر ایک ہی پر روزے شروع کئے تھے تو افطار نہ کریں۔ اور اگر آج ابر یا دل ہے تو بہر صورت کل عید ہے۔
(فتاوی قاضی خاں ص۱۸۱)

سوال۔ یہاں آج انتیس ۲۹ تاریخ ہے چاند نہیں ہوا۔ ابر یا دل بھی نہیں مطلع صاف ہے مگر کچھ لوگوں نے باہر سے آکر کہا کہ فلاں شہر میں تم سے ایک دن پہلے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا اس حساب سے آج تیس ۳۰ ہے تو اس پر افطار کر کے کل عید منائی جائے یا نہیں اور آج تراویح ترک کی جائے یا نہیں ——؟

جواب۔ نہ کل عید منانا جائز ہے اور نہ آج تراویح کو چھوڑنا جائز ان لوگوں کے کہنے پر عمل نہیں کیا جائے گا کیونکہ نہ اپنی رویت کی شہادت ہے نہ شہادت علی الشہادت بلکہ غیر کی رویت کی حکایت ہے (عالمگیری)، ص۲۱۱ (فتاوی قاضی خاں ص۱۸۲)

سوال۔ امام نے اگر تنہا عید کا چاند دیکھا تو امام کو عید کی نماز کے لئے عیدگاہ جانا ضروری ہے؟

جواب۔ نہیں نہ امام خود جائے نہ اور جائیں آج عید کا دن نہیں۔ (عالمگیری)

سوال۔ کیا مستور کی شہادت مقبول ہے۔

Marfat.com

جواب۔ رمضان کے چاند میں اس کی شہادت مقبول ہے دوسرے چاندوں میں نہیں۔
سوال۔ مستور کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ نہ ظاہر میں کھلا فاسق ہو نہ ثابت العدالت ہو۔
سوال۔ عدالت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔
جواب۔ تزکیہ سے حاصل ہوتی ہے یا قاضی اور عالم کو خود گواہ کے تقوے کا حال معلوم ہو۔
سوال۔ تزکیہ کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ دوسرے گواہ کے حال کی تحقیق کرنے کو کہتے ہیں۔ تزکیہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک علانیہ دوسرا پوشیدہ۔ علانیہ یہ ہے کہ کسی باخبر عادل شخص سے گواہ کے رد برد اُس کے احوال کی پوچھ گچھ کرے وہ کہے کہ میں نے اس کی تعدیل کی پھر یہ تنہا مقبول نہیں جب تک کہ پوشیدہ بھی تزکیہ نہ ہو۔ پوشیدہ تزکیہ اسے کہتے ہیں کہ قاضی اپنا قاصد یا دستی خط جس میں گواہ کا نام نسب حلیہ محلہ بازار تک درج ہے مخفی طور پر اُس کے محلہ کی مسجد میں جو سب سے زیادہ زاہد صالح ہو اُن کے پاس روانہ کرے گواہوں کا حال معلوم کرے جب وہ لکھ بھیجے کہ اُس کی شہادت جائز ہے یہ نیک اور عادل شخص ہے تو حاکم یا عالم پر اب اس کی شہادت قبول کرنا واجب ہوگا۔ اِس طریق سے اس شخص کی نیکی اور عدالت ثابت ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عادل متقی ہونا گواہ کا ضروری ہے۔ مگر ظاہری حال اگر اُس کا اسلام کے خلاف نہیں ہے تو ہم اس کو عادل ہی کہیں گے تزکیہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر فریق مخالف اس کے تقوی میں طعن کرے تو اب تحقیق حال کے لئے اس کا تزکیہ ضروری ہے۔ صاحبین کہتے ہیں کہ خواہ کوئی طعن کرے یا نہ کرے لوگوں کی بے باکیاں گناہوں میں بڑھ گئیں

Marfat.com

ہیں فسق و فجور کا زمانہ ہے لہذا تزکیہ کے ذریعہ تحقیق حال ضروری ہے۔ مگر امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ تزکیہ علانیہ فتنہ و بلا ہے کیچڑ اچھلے گی دشمنی پھیلے گی لہذا مخفی تزکیہ پر اکتفا کیا جائے (ہدایہ فتح القدیر ص۱۲۴)

سوال۔ مزید اطمینان کے لئے بجائے تزکیہ گواہ سے اگر گواہی حلف کے ساتھ لی جائے تو کیسا۔

جواب۔ درمختار میں ہے کہ اگر سلطان اپنے حاکموں کو تحلیفِ شہود (قسم دلانا) کا حکم دے تو علماء پر واجب ہے کہ اس کو نصیحت کریں۔ مگر بحر الرائق میں ہے کہ بیشک ظہور عدالت کے وقت قسم نہیں مگر کلام خفاء عدالت کے وقت میں ہے پس اگر تزکیہ کہیں متعذر ہو وہاں مستور شاہد سے قسم لیلی جائے تو مضائقہ نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اگر ظاہر حال اسلام کے خلاف نہیں ہے تو وہ اس کو عادل ہی کہیں گے۔ تزکیہ کی بھی حاجت نہیں۔ مگر بعض کہتے ہیں چونکہ امام کا زمانہ تقوی اور خیر کا زمانہ تھا اسلئے اس کی حاجت نہیں تھی بہرحال اس زمانہ میں بھی غلبۂ فسق کی وجہ تزکیہ مشکل ہے الاشباہ والنظائر میں ہے اگر امام کی رائے ہو تو تحلیف شاہد جائز ہے۔

سوال۔ کیا تفسیر بھی شرط ہے کہ گواہ سے پوچھے کہ کہاں سے دیکھا شہر کے اندر یا باہر چاند کتنی بلندی پر تھا کس جانب تھا وغیرہ سوالات کرنا بھی ضروری ہے۔

جواب۔ عالمگیری میں ہے یہ ضروری نہیں۔ البتہ ابوبکر اسکاف کا قول ہے کہ تفسیر کے بعد شہادت قبول کیجائے مگر صحیح یہ ہے کہیں حاجت پڑے مثلاً بیان میں شبہ ہو تو استفسار کرے ورنہ ضرورت نہیں۔

سوال۔ گاؤں وغیرہ مقامات پر جہاں کوئی قاضی عالم نہیں شاہد کس کے روبرو شہادت دے۔

Marfat.com

جواب۔ وہ لوگوں کے سامنے مسجد وغیرہ میں گواہی دیں۔ اگر عادل ہوں تو ان کی گواہی پر لوگ عمل کریں۔ (درمختار)

سوال۔ اگر انتیس رمضان کو چاند نظر آگیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر ہلال شعبان کی رویت پر تیس دن شمار کر کے روزے شروع کئے تھے اس لئے کہ تیس شعبان کو ابر تھا تو ایک روزہ قضا کرنا ہوگا اور اگر بغیر رویت کے شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزہ رکھے تو دن کی قضا کرے

شہادت علی الشہادت

سوال۔ کیا شہادت علی الشہادت سے بھی چاند ثابت ہو جاتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں ثابت ہو جاتا ہے۔

سوال۔ شہادت علی الشہادت کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ اگر گواہ مجلس رویت میں نہیں حاضر ہو سکے تو وہ کسی دوسرے شخص کو اپنی شہادت کا گواہ بنا کر اپنی طرف سے مجلس میں حاضر کر دے اور وہ حاضر ہو کر اس کی طرف سے گواہی دے اسی کو شہادت علی الشہادت کہتے ہیں۔ بہرحال مجلس میں اصل گواہ کا یا نائب کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ یہ رویت غیر کی شہادت پر شہادت ہے۔

سوال۔ شہادت علی الشہادت کس طریق پر ادا کی جاتی ہے۔

جواب۔ اصل شاہد جس کو بھی اپنا نائب بنا لے اس کو مخاطب کر کے کہے کہ سنو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آج اپنی آنکھوں سے عید کا چاند دیکھا تم میری اس شہادت پر گواہ ہو جاؤ۔ یہ نائب خاموش رہے یا سنکر قبول کرے بہرحال نائب بن گیا مگر انکار نہ کرے ورنہ اصل کا قایم مقام

Marfat.com

نہیں ہوگا۔ (شامی۔ تنویر الابصار ص۵۴۵)

سوال۔ یہ نائب مجلس میں حاضر ہو کر اصل گواہ کی طرف سے کس طرح شہادت دے گا اس کا بھی طریقہ بیان فرمائیں۔

جواب۔ یہ نائب مجلس میں حاضر ہو کر اصل گواہ کی طرف سے الفاظ ذیل میں شہادت دے کہ جس کے تین طریقے ہیں۔

(۱) فلاں بن فلاں بن فلاں کی اپنی آنکھوں سے آج عید کا چاند دیکھنے کی شہادت پر میں گواہی دیتا ہوں اتنا بھی کافی ہے اور اگر چاہے تو یوں بھی کہہ سکتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں بن فلاں نے مجھکو اپنے آنکھوں آج عید کا چاند دیکھنے کی شہادت کا گواہ بنایا اور مجھ سے کہا کہ میری اس شہادت پر تم گواہ ہو جاؤ۔ اور اس سے بھی زیادہ لمبی عبارت میں یوں بھی گواہی دے سکتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں نے میرے سامنے یوں کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آج میں نے اپنی آنکھوں سے عید کا چاند دیکھا اور اس نے مجھکو اپنی اس شہادت پر گواہ بنایا اور مجھکو حکم دیا کہ میں اس کی شہادت پر گواہی دوں اب میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں۔ (تنویر در مختار۔ شامی ص۵۴۵)

سوال۔ کیا اصل گواہ اور اس کے باپ دادا کا نام لینا بھی ضروری ہے۔

جواب۔ جی ہاں ضروری ہے (شامی ص۵۴۵)

سوال۔ ایک مولوی صاحب ایک جگہ سے اپنے ارادتمندوں کے ہجوم کے درمیان بڑے تزک و احتشام سے مجلس رویت میں حاضر ہوئے اور اس طرح شہادت دی کہ میں کہتا ہوں کہ میرے سامنے پچاس آدمیوں نے عید کا چاند دیکھنے کی گواہی دی قاضی صاحب جو شہادتیں لے رہے تھے انھوں

Marfat.com

نے اِن مولوی صاحب کی اس شہادت کو قبول نہیں کیا۔ اس پر مولوی صاحب بگڑ گئے ان کے مصاحبین کو بھی سخت ناگوار گذرا سب نے برہم ہو کر کہا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں مولوی صاحب بھی اپنے حلقہ میں بڑی عزت اور مرتبہ کے مالک ہیں۔ آپ ان کی شہادت نامقبول کر کے اِن کی توہین کر رہے ہیں۔

اب آپ فرمائیں کہ یہ شہادت درحقیقت اصولِ شہادت پر شہادت تھی یا نہیں اور مولوی صاحب کا بگڑنا بے محل تھا یا برمحل۔

جواب۔ مولوی صاحب کا بگڑنا بے محل تھا۔ قاضی صاحب کا اُن کی شہادت کو رد کر دینا بالکل صحیح اور آئیں شریعت کے مطابق تھا قانون اسلامی سب کے لئے یکساں ہے عالم ہو غیر عالم۔ مولوی صاحب کی شہادت شرعی قانون کی رو سے شہادت نہیں ہوئی اسلئے کہ اول تو اُن کے بیان میں اشھد کا لفظ یا اس کا ترجمہ ہونا ضروری تھا۔ مولوی صاحب کے بیان میں یہ لفظ کہیں بھی نہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ بغیر اس کے شہادت شہادتِ شرعی نہیں ہوتی۔ پھر اپنے چاند دیکھنے کی بھی شہادت نہیں بلکہ دوسروں کی شہادت کی گواہی دینے کے لئے آئے ہیں۔ تو دوسروں سے شہادت سُنکر فقط اُن کی شہادت کو نقل کر دینا کافی نہیں ہوتا۔ اس کے لئے اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ دو باتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اصل گواہوں کو مولوی صاحب کے سامنے شہادت دیکر پھر مولوی صاحب سے یہ بھی کہنا ضروری تھا کہ ہم آپ کو اپنی اس شہادت پر گواہ بناتے ہیں۔ ہماری طرف سے آپ گواہ بن کر گواہی دیں۔ پھر مولوی صاحب کو مجلس میں قانون شرع کے مطابق ان لوگوں کی طرف سے بھی شہادت نام بنام ان الفاظ میں دینی چاہیئے تھی کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں نے اپنی آنکھوں عید کا چاند دیکھنے کی شہادت پر مجھکو شاہد بنایا اور مجھ سے

Marfat.com

کہا کہ میں تم کو اپنی اس شہادت کا گواہ بناتا ہوں۔ یہ مضمون بھی مولوی صاحب نے ادا نہ کیا تو مولوی صاحب کا یہ بیان نہ شہادت کی تعریف میں آیا نہ شہادت علے الشہادت کے ذیل میں داخل ہوا چاند دیکھنے والوں کی چاند دیکھنے کی یہ صرف حکایت تھی شہادت نہیں۔ پھر ایک محلہ کے گواہوں کی گواہی کے لئے شہر کے شہر میں مولوی صاحب کا آنا بھی مناسب نہ تھا۔ اتنی قلیل مسافت پر اصل گواہوں کا مجلس میں خود حاضر ہونا ضروری تھا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مولوی صاحب تو خود قاضی کی حیثیت سے دوسرے محلہ میں شہادت لے رہے تھے وہاں سے اُٹھ کر یہاں اپنے بیان کی شہادت گذارنے یا قضا اور حکم کی خبر دینے آئے تھے تو اس کا بھی یہ طریقہ نہیں۔ فقہا کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ اگر غیر محل ولایت میں بذاتِ خود قاضی بھی اپنے بیان کی شہادت ادا کرے یا قضا کی خود آکر خبر دے تو وہ بھی نامقبول۔

سوال۔ گواہ اپنی گواہی کے لئے دوسرا گواہ بنا کر جو مجلس قضا میں بھیجے گا تو کیا اس میں مسافت کی بھی قید ہے۔

جواب۔ ظاہر الروایت میں تین رات دن کی مسافت کی قید ہے اس سے کم مسافت میں شہادت علی الشہادت جائز نہیں مگر امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر مجلس اتنی دور ہو کہ اُسی دن واپس اپنے گھر نہ پہونچ سکے تو اپنا قایم مقام گواہ بنا کر بھیج سکتا ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونہ تک کے لئے بھی نائب بنایا جا سکتا ہے۔ مگر امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول قضا و شہادت کے بارے میں زیادہ مستند ہے (شامی ص ۵۴۴ عالمگیری ص ۴۵۶ و ۵۹۷)

سوال۔ اگر شاہد قریب ہے مگر بیمار ہے تو کیا بیمار بھی اپنا نائب بنا کر بھیج سکتا ہے۔

جواب۔ ہاں مگر وہ بیماری مراد ہے جس کے سبب بیمار کو مجلس رویت میں

Marfat.com

حاضر ہونے کی طاقت نہ ہو ایسے بیمار کو قریب میں نائب بنانے کی اجازت ہے۔ (عالمگیری ص ۵۹۷/۳)

سوال۔ کیا پردہ نشین عورت بھی شہر کے شہر ہی میں اپنا نائب بنا کر بھیج سکتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں بھیج سکتی ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال۔ کیا بادشاہ یا امیر اپنی وجاہت کے سبب مجلس میں آنا پسند نہ کریں تو یہ بھی اپنا نائب بنا کر بھیج سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب۔ نہیں یہ خود مجلس میں حاضر ہو کر گواہی دیں (درمختار ص ۵۴۵/۴)

سوال۔ کیا شہادت علے الشہادت میں بھی تعداد کی قید ہے کہ کتنے گواہ اصل گواہ کی گواہی پر ہونے چاہئیں۔

جواب۔ جی ہاں اس میں بھی نصاب کی قید ہے۔ ہر اصل گواہی پر دو مرد یا دو عورت ایک مرد کا گواہ بنانا ضروری ہے۔ (تنویر الابصار۔ درمختار ص ۵۴۵/۴)

سوال۔ اگر اصل گواہ عادل اور متقی نہیں ہے تو اس کی طرف سے نائب بننا کیسا ہے۔

جواب۔ اگر وہ اصل گواہ متقی اور عادل نہیں ہے تو اس کی گواہی کے لئے کسی کو بھی نائب بننا لائق نہیں۔ (درمختار ص ۵۴۵/۴)

سوال۔ گواہ فرع یعنی نائب جب مجلس میں حاضر ہو تو کیا ان کی بھی تعدیل ہوگی اور اصل کی بھی۔

جواب۔ جی ہاں سبکی تعدیل ہوگی۔

سوال۔ اس کا طریقہ کیا ہے۔

جواب۔ اگر یہ نائب تقوی اور عدالت میں معروف و مشہور ہے تو یہ اپنی اصل

Marfat.com

گواہ کی تعدیل کردیں ان کا اتنا کہدینا کافی ہے کہ ہمارے اصل گواہ متقی عادل ہیں۔ اسی طرح گواہ ایک دوسرے کی تعدیل کرسکتے ہیں بشرطیکہ اہل تزکیہ ہوں ورنہ پھر اصل اور فرع سب گواہوں کی تعدیل ضروری ہے جس ذریعہ سے بھی ہو۔ (تنویر الابصار درمختار ص ۵۴۶/۴)

سوال۔ کیا یہ نائب گواہ بھی اپنا کوئی نائب بنا سکتے ہیں۔

جواب۔ جی ہاں اسی طرح فرع در فرع نائب بن سکتے ہیں۔ مگر یہ شرط ہے کہ جس کا یہ نائب ہے وہ اصل عاجز ہو مجلس میں حاضر ہونے سے۔ (درمختار شامی ص ۵۴۴/۴)

سوال۔ کیا معتکف اپنا نائب بنا کر بھیج سکتا ہے۔

جواب۔ نہیں بھیج سکتا (عالمگیری۔ ص ۵۹۸/۳)

سوال۔ کیا رمضان میں ایک عورت کی طرف سے ایک عورت اور ایک غلام کی طرف سے ایک غلام نائب بن سکتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں بن سکتا ہے۔ (تنویر۔ درمختار عالمگیری)

سوال۔ اگر رمضان میں خود چاند نہ دیکھا کسی سے سنا اس کا بیان کردیا تو کیا حکم ہے

جواب۔ اگر وہ عادل ہے اور خود ہی عادل ہے تو گواہی پر عمل کیا جائے حتیٰ کہ رمضان میں بطریق تسامع اندھے نے گواہی دی تو گواہی مقبول نہیں۔

(حیات الصائمین)

شہادت بقضاء القاضی

سوال۔ کیا شہادت بقضاء القاضی سے بھی رویت ثابت ہوجاتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں رویت ثابت ہوجاتی ہے۔

سوال۔ شہادت بقضاء القاضی کسے کہتے ہیں۔

Marfat.com

جواب۔ کسی شہر میں قاضی نے شہادت لیکر رویت کا فیصلہ کر دیا ہے تو اس فیصلہ کی گواہی دینے کو شہادت بقضاء القاضی کہتے ہیں۔ یہ حکم قاضی کی شہادت سے جو رویت غیر ثابت ہونے پر حکم دیا۔

سوال۔ یہ گواہی کس طرح دیجائے۔ یعنی شہادت بقضاء القاضی یہاں کے عالم یا حاکم کے روبرو حاضر ہو کر کس طرح ادا کریں۔

جواب۔ گواہ یوں کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے روبرو فلاں قاضی کے سامنے دو گواہوں نے فلاں تاریخ کی رویت ہلال کی گواہی دی اور برنبائے شہادت قاضی نے اُس تاریخ کی رویت ہلال پر فیصلہ دیا تو اس شہادت پر یہاں بھی قاضی رویت کا حکم دیدے گا۔ (درمختار ص۱۳۸) (فتح القدیر ص۵۳)

سوال۔ کیا اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ تمام شرائط دعوی بھی پائے جائیں۔

جواب۔ جی ہاں ضروری ہے مگر شامی میں ہے کہ اشتراط دعوے کی قید شاید قول امام کی بنا پر ہو ورنہ اوپر گذرا کہ دعوے شرط نہیں۔ (درمختار۔ شامی ص۱۲۴ ج۱)

سوال۔ دعوے کی بنا پر اثبات رویت کی کیا صورت ہوتی ہے۔

جواب۔ ایک غائب شخص کی طرف سے ایک شخص دعوے کرتا ہے کہ اس شخص حاضر پر فلان کا اتنا قرض ہے مجھے اُس شخص نے اپنا وکیل بالقبض بنایا ہے اور اُس نے مجھ سے کہا ہے کہ جب ماہ رمضان آجائے تو میری طرف سے اس دین کے قبض کرنے کے لئے تم وکیل ہو مدعی علیہ قرض کا بھی اقرار کرتا ہے اور وکالت معلقہ کا بھی مقر ہے۔ مگر اس کا انکار کرتا ہے کہ ماہ رمضان شروع ہوگیا اس پر گواہ رویت ہلال کے گذرے قاضی نے شہادت پر فیصلہ دیدیا اگر گواہوں نے اس فیصلہ کی شہادت یہاں آکر دی تو یہاں کا قاضی بھی اس شہادت کی بنا پر رویت کا حکم دیدے گا کیونکہ قضائے قاضی معقول

Marfat.com

حجت ہے۔(در مختار ص ۱۲۸ ج ۱)

سوال۔قاضی کا حکم کہاں تک جاری ہوتا ہے آیا دوسرے شہر والے بھی اس کے حکم پر عمل کر سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب۔اس کا حکم اس کے شہر والوں پر اور اس کے متعلق قریات دیہات پر جاری ہوگا دوسرا شہر اس کے حکم کے تابع نہیں ہاں اس حکم کے دو گواہ اس دوسرے شہر میں گواہی دیں تو اس گواہی پر یہاں بھی عمل ہوگا اسی کو شہادت بقضاء القاضی کہتے ہیں۔(حیات الصالحین عن الفتاوی النسفیہ وجواہر الفتاوی والغیاثیہ والمضمرات)

سوال۔کیا قاضی خود اگر اپنے فیصلہ حکم کی گواہی دے تو مقبول ہوگی۔

جواب۔نہیں۔

سوال۔کیا کتاب القاضی سے بھی رویت ثابت ہو جائیگی۔

جواب۔جی ہاں ثابت ہو جائیگی۔

سوال۔کتاب القاضی کسے کہتے ہیں۔

جواب۔اس سے مراد قاضی کا وہ خط ہے جو ایک شہر کا قاضی دوسرے شہر کے قاضی کے نام دو گواہوں کے ہمراہ روانہ کرتا ہے یہ دو گواہ اپنی شہادتوں سے ثابت کریں گے کہ یہ خط قاضی ہی کا ہے۔

سوال۔کیا خط کے ساتھ دو گواہ ہونا ضروری ہے۔

جواب۔دو گواہ ہونا ضروری ہے خواہ وہ دونوں مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں (قدوری)

سوال۔پھر اس خط میں کیا ہوتا ہے۔

جواب۔یا تو شاہدوں کی شہادت رویت اس میں نقل ہوگی یا خود قاضی کا

Marfat.com

حکم اس میں منقول ہوگا جو بربنائے شہادت دیا ہے پہلی صورت میں اگر مکتوب الیہ قاضی کی رائے اور اجتہاد کے موافق ہو تو عمل کرے ورنہ نہیں۔ مگر دوسری صورت میں عمل لازم ہے (ہدایہ۔ فتح القدیر ص ۴۷۷ ج ۵)

سوال۔ اگر اس خط کے ذریعہ نقل شہادت ہے تو یہ خط تو شہادت علی الشہادت کے مثل ہو گیا۔

جواب۔ جی ہاں یہ خط مثل شہادت علی الشہادت کے ہوا جس طرح شاہد فرع شاہد اصل کی شہادت کو اس کی عبارت میں نقل کرتا ہے اسی طرح شاہد اصل کی الفاظ شہادت کو یہ خط بھی نقل کرتا ہے۔ (فتح القدیر ص ۴۸۳ ج ۵)

سوال۔ پھر اس خط کی کیا حاجت ہے یہ دو گواہ جو خط کے ہیں یہ اصل گواہ کے گواہ بنکر بطور شہادت علی الشہادت کیوں نہ گواہی دیں۔

جواب۔ شہادت علی الشہادت میں قاضی ثانی تعدیل اصول کا محتاج ہے مگر خط میں نہیں۔ کیونکہ تعدیل کا کام قاضی اول کے ذمہ ہے۔ (فتح القدیر ص ۴۷۷ ج ۵)

سوال۔ کیا تار اور دیگر علماء و صلحاء کے خطوط یا جنتری جیسی کتاب سے چاند ثابت نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ ہرگز نہیں۔ تحریروں میں صرف اسی قاضی کا خط مقبول ہوگا جو سلطان کی طرف سے فصل خصومات کے لئے مقرر کیا گیا ہے حتیٰ کہ خط پہونچنے سے پہلے اگر قاضی معزول ہو جائے تو یہ خط بھی نامقبول ہے۔ کیونکہ قاضی اب قاضی نہ رہا وہ بھی ہم جیسا ایک فرد ہو گیا اور غیر قاضی کا خط معتبر نہیں (درمختار ہدایہ ص ۴۸۴ ج ۵)

سوال۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب۔ اول تو خط محل تزویر ہے یعنی خطوط بنائے جا سکتے ہیں اسی شبہ کی وجہ سے حدود اور قصاص میں خط اصلاً قابل عمل نہیں اس کے علاوہ گواہ کو خود

Marfat.com

حاضر ہونا چاہیئے نہ کہ بذریعہ تار اور خط الفاظ شہادت نقل کر کے مجلس رویت میں پہونچائے یہ کافی نہیں۔ اسی بنا پر قیاس تو یہی تھا کہ قاضی کے خط پر بھی عمل نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر فتح القدیر میں ہے کہ خلاف قیاس اجماع تابعین کی وجہ سے اس کو مانا گیا۔ لہذا یہ حکم قاضی ہی کے خط کے ساتھ مخصوص اور محدود رہیگا پھر یہ خط بھی بہت سی قیدوں کے ساتھ مقبول کیا جائے گا بدوں اس کے قاضی کا خط بھی مقبول نہ ہوگا۔

سوال ۔ وہ قیدیں کیا کیا ہیں کہ جس کے ساتھ قاضی کا خط بھی قابل عمل ہوگا

جواب۔ اِس خط کو دو گواہوں کے ساتھ روانہ کیا جائیگا۔ جو یہ گواہی دیکر تا۔ کریں گے کہ یہ خط قاضی ہی کا ہے دونوں گواہوں کو اس خط کا مضمون پڑھکر قاضی سُنائے گا یا کم از کم اُن کو آگاہ کر دے گا کہ اس خط میں یہ مضمون ہے پھر یہ قاضی ان کو گواہ بنائے گا کہ تم گواہ ہو جاؤ کہ یہ خط میرا ہی ہے۔ پھر سامنے مُہر لگا کر دار القضاء ہی میں اُن کے سپرد کرے گا اس کے خط کے اندر نشانی پر اور باہر بھی لفافہ پر قاضی کاتب اپنا نام اپنا پتہ باپ دادا کا نام کنیت نصب پیشہ جس کے ساتھ وہ مشہور ہے وہ بھی درج کرے گا۔ اسی طرح مکتوب الیہ قاضی کا نام بھی درج کرے گا اور تاریخ لکھنا بھی لازمی ہے۔ جب یہ گواہ خط لیکر دوسرے شہر میں قاضی کے پاس پہونچیں گے تو مجلس میں حاضر ہو کر ہر ایک اس طرح شہادت دیگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بالیقین یہ خط اور مہر فلاں شہر کے فلاں قاضی کی ہے۔ اُس نے خط میرے سامنے لکھا یا مجھکو دیکر گواہ کر لیا کہ یہ خط اُسی کا ہے پھر میرے سامنے مہر لگا کر مجلس قضاء ہی میں مجھے یہ خط سپرد کیا اور کہا کہ گواہ ہو جاؤ کہ یہ خط میرا ہے۔

(شامی۔ فتح القدیر ص ۴۷۹ ج ۵)

Marfat.com

سوال۔ دونوں قاضیوں کے درمیان کس قدر مسافت ہونی چاہیئے کہ جہاں سے یہ خط وکتابت کرنا جایز ہو۔

جواب۔ کم از کم تین رات دن کی مسافت ہو۔ مگر امام یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک اتنی مسافت پر بھی جائز ہے کہ باب القاضی سے لوٹ کر اُسی دن اپنے گھر نہ پہونچ سکے۔ (عالمگیری ص۴۵۶)

سوال۔ اگر قاضی خط نہ لکھ سکے بلکہ مضمون کو اپنی زبان سے خود حاضر ہوکر ظاہر کردے یا قاصد بھیج کر آگاہ کرادے تو کیا یہ بھی معتبر ہوگا یا نہیں۔

جواب۔ یہ معتبر نہیں خط ہی معتبر ہوگا خلاف قیاس فقط اجماع کی بناء پر قاضی کا خود حاضر ہوکر بیان کرنا نہ شہادت ہے اور نہ شہادت علی الشہادت۔ (فتح القدیر ص۴۸۱ ج۵)

استفاضہ

سوال۔ کیا استفاضہ سے بھی رویت ثابت ہوجاتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں ثابت ہوجاتی ہے۔

سوال۔ استفاضہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ خبر پھیل جانے کو کہتے ہیں اس طور پر کہ جس شہر میں چاند ہوا ہے وہاں سے متعدد جماعتوں کا دوسرے شہر میں پہونچکر یہ خبر دینا ہو کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے وہاں رویت کی بنا پر لوگوں نے عام طور پر روزہ رکھا یہ بمنزلہ خبر متواتر کے ہے۔ اس خبر پر یہاں بھی عمل لازم ہوگا اب خواہ وہاں کھلے طور پر عام رویت ہوئی ہو یا قاضی کے حکم سے بناء شہادت رویت ثابت ہوئی ہو اگر قاضی کے حکم کی خبر پر روزہ رکھا گیا تو یہ استفاضہ بمعنی نقل حکم ہوا جو پہلی

Marfat.com

صورت سے بھی زیادہ قوی ہے۔ بہرحال رویت کی بنا پر خبر کا مشہور ہونا ضروری ہے۔ (شامی ص ۱۲۹/۲)

سوال۔ آپ نے خبر کے استفاضہ میں یہ شرط لگائی ہے کہ متعدد جماعتیں وارد ہوکر خبر دیں تو اگر پانچ چار آدمیوں نے یہاں پہونچکر کہا کہ فلاں شہر میں چاند ہوگیا ہے تو کیا یہ خبر معتبر نہ ہوگی۔

جواب۔ نہیں اگرچہ وہاں کا چاند ہونا لفظ اشہد کے ساتھ بیان کریں کیونکہ رویت غیر کی یہ حکایت ہے نہ شہادت علی الشہادت ہے نہ استفاضہ۔

(درمختار ص ۱۲۹ عالمگیری ص ۲۱۱)

سوال۔ یہاں کسی مقام پر روزہ رکھنے کی خبر متعدد جماعتوں نے پہونچکر دی مگر ٹیلیفون کی اطلاع پر روزہ رکھنا بیان کیا گیا اس خبر پر یہاں روزہ رکھ سکتے ہیں۔

جواب۔ نہیں کیونکہ اوپر تفصیل معلوم ہوچکی ہے کہ بنا بر رویت روزہ رکھے جانے کی خبر آنا شرط ہے جیسا کہ شامی میں ہے لوگ یوں کہیں انھم صاموا عن رویۃ

(ردالمختار)

سوال۔ اچھا وہاں رویت ہوئی مگر یہاں اس کی خبر ریڈیو سے پھیلی تو یہ بھی خبر مستفیض ہوکر معتبر ہوگی یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ مجرد خبر پھیل جانے کو مستفیض نہیں کہتے خواہ کسی بھی ذریعہ ہو بلکہ متعدد جماعتوں کا یہاں پہونچکر خبر دینا شرط ہے۔

معنی الاستفاضۃ ان تاتی من تلک البلدۃ جماعات متعددون (شامی ص ۱۲۹/۲)

سوال۔ کیا خبر استفاضہ میں جماعت کے ہر فرد کا لفظ اشہد کے ساتھ خبر دینا بھی ضروری ہے؟

جواب۔ نہیں کیونکہ یہ بمنزلہ خبر متواتر کے ہے اسمیں اشہد کہنا شرط نہیں اسی لئے اس کو خبر کہتے ہیں نہ کہ شہادت۔ (حیات الدامین)

Marfat.com

متفرقات

سوال۔ بعض لوگ تجربہ اور حساب سے رویت ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس دن رجب کی چوتھی ہوگی اُسی دن رمضان کی پہلی ہوگی یا جس دن عید ہوگی عاشورہ اُسی دن واقع ہوگا یا رمضان کی پہلی جس دن ہوگی اُسی دن یوم النحر ہوگا۔

بعض لوگ اس طرح چاند ثابت کرتے ہیں کہ یہ اونچا ہے لہذا کل کا ہے۔ بعض جنتریوں اور ماہر موسمیات کی بتلائی ہوئی تاریخوں پر چاند ہونا مان لیتے ہیں۔ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

جواب۔ تجربہ اور علم سے جو دن متعین کیا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ اس دن چاند ہو جائے مگر ان طریقوں سے شرعی ثبوت نہ ہوگا جس کی ضرورت عبادات و اوراد وظائف و اعمال کے لئے ہے کیونکہ مسلمانوں کی عبادات کے وجود اور اس کے اجر و ثواب انہی ایام اور تاریخ پر موقوف ہیں جو شرعی طور پر ثابت ہوں مثلاً عرفہ یعنی نویں ماہ ذی الحجہ غیر شرعی طور پر مان کر اس میں وقوف عرفات کیا تو حج نہ ہوگا۔ اسی طرح تمام عبادات کا حال ہے کہ نہ عبادت ہوگی نہ اس کے اجر و ثواب ملیں گے۔

سوال۔ اگر لوگوں نے چاند نہ ہونے پر شعبان کے تیس ۳۰ دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کر دئے اور ابھی اٹھائیس ہی روزے ہوئے تھے کہ عید کا چاند نظر آگیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ عید کریں بعد میں ایک روزہ قضا رکھیں بشرطیکہ شعبان کا چاند دیکھ کر رویت سے تیس ۳۰ دن پورے کر کے روزے شروع کئے گئے اور اگر بغیر رویت شعبان

Marfat.com

کے تیس ۳۰ دن کی گنتی پوری کر کے روزے شروع کئے تھے تو دو روزے قضا رکھیں۔
(فتاویٰ عالمگیری)

شک کا دن

سوال۔ شک کا دن کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ شعبان کا وہ آخری دن ہے کہ جس کے بارے میں ابر کی وجہ سے احتمال ہے کہ یہ آخری شعبان ہے یا اول رمضان اور ابھی تک چاند کا ثبوت شرعی طور پر نہیں ہوا اور اگر اس دن مطلع صاف تھا چاند نظر نہیں آیا تو پھر یہ شک کا دن نہیں اسی طرح ایک شہادت رد ہو گئی یا دو فاسقوں کی شہادت رد ہو گئی تو بھی آج شک کا دن ہے۔ (عالمگیری فتح القدیر)
سوال۔ پھر شک کے دن کے لئے کیا حکم ہے رمضان کا روزہ رکھیں یا نہیں۔
جواب۔ زوال تک انتظار کریں اگر شہادت قابل قبول آجائے تو روزہ پورا کریں اور اگر شہادت نہ آئے تو عوام تو انتظار کر کے کھا پی لیں اور خواص بہ نیت نفل روزہ رکھیں۔ مگر بہ نیت رمضان کوئی روزہ نہ رکھے یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار عالمگیری ص۱۲۰)
سوال۔ خواص اور عوام کے درمیان فرق کیا ہے۔
جواب۔ جو شک کے دن روزہ رکھنے کی نیت کا طریقہ جانتا ہے وہ خواص میں داخل ہے ورنہ عوام میں ہے۔
سوال۔ وہ طریق نیت کیا ہے۔
جواب۔ ضبط نفس پر اس درجہ قدرت حاصل ہو کہ بوقت نیت ایسی پختہ نیت سے نفل روزہ شروع کرے کہ یہ خطرہ بھی نہ آئے کہ اگر کل رمضان ہوا تو یہ رمضان

Marfat.com

کا روزہ ہے۔(شامی)

سوال۔ اگر شک کے دن کسی نے رمضان ہی کی نیت سے روزہ رکھ لیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار شامی بحرالرائق ص ۱۲۰)

سوال۔ اگر شک کے دن نذر یا کفارہ وغیرہ کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ مکروہ بہ کراہت تنزیہی ہے (فتح القدیر۔ بحرالرائق)

سوال۔ اگر کسی نے بہ نیت واجب آخر شک کے دن روزہ رکھ لیا تو کیا حکم ہے۔ رمضان کا ہوگا یا واجب آخر کا۔

جواب۔ اگر رمضان ثابت ہو گیا تو رمضان کا ہو جائے گا ورنہ جس واجب کی نیت کی ہے وہ ہو جائے گا۔ (ہدایہ)

سوال۔ اگر اصل نیت میں تردد اور شک ہے یعنی یوں کہتا ہے کہ اگر کل رمضان ہے تو میرا روزہ ہے ورنہ نہیں تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ یہ سرے سے روزہ ہی نہیں ہوا کیونکہ نیت نام ہے ارادہ میں عزم اور پختگی کا وہ مفقود ہے۔ (تنویر درمختار)

سوال۔ اچھا اصل روزہ کی نیت میں تو شک نہیں مگر وصف میں تردد اور شک ہے یعنی یوں کہتا ہے کہ روزہ تو بہر حال کل رکھوں گا مگر کل رمضان ہے تو یہ رمضان کا ہوگا ورنہ میرے ذمہ فلاں واجب یعنی کفارہ یا قضا وغیرہ کا ہے وہ ہوگا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ رمضان ثابت ہو گیا تو یہ روزہ رمضان کا ہوگا۔ کیونکہ تردد کے تعارض سے وصف لغو ہو گیا اصل نیت رہ گئی وہ رمضان کے روزہ کیلئے

Marfat.com

کافی ہے۔ اگر رمضان ثابت نہ ہوا تو البتہ واجب آخر ادا نہ ہوگا کیونکہ وصف نفو ہونے کے بعد اصل نیت روزہ کی رہ گئی وہ واجب آخر کے لئے کافی نہیں۔ واجب آخر تو واجب آخر ہی کی خاص نیت سے ادا ہوگا ہاں یہ نفل ضرور ہو جائے گا کیونکہ اصل نیت اس کے لئے کافی ہے۔ مگر توڑ دیا تو اس کی قضا نہ ہوگی کیونکہ یہ قصداً نفل کی نیت سے روزہ نہیں رکھا تھا جس کے توڑنے سے قضا لازم آتی ہے۔ (درمختار شامی)

سوال۔ اگر ایک شخص عادی ہے کہ جمعرات جمعہ پیر کے دن روزہ رکھا کرتا ہے شک کا دن اتفاق سے ان ہی دنوں میں سے کوئی دن واقع ہوا تو یہ روزہ رکھے یا نہیں۔

جواب۔ ایسے شخص کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا ان یوافق صوما کان یصومہ احدکم۔ (ہدایہ۔ تنویر۔ درمختار)

سوال۔ اچھا کسی کو عادت نہیں تو شک کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ ہمارے مذہب میں نفل روزہ رکھنا تو اس دن مکروہ نہیں مگر اختلاف اس کی افضلیت میں ہے کہ رکھنا افضل ہے یا چھوڑنا اس میں تین قول ہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ افطار افضل ہے ظاہر و اطلاق نہی تقدم کی وجہ سے = سراج الوہاج میں ہے کہ یہی مذہب ہے حضرت عمر و عثمان و ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارہ میں یہ روایت ہے کہ شک کے دن ان کے پاس پانی کا کوزہ بھرا ہوا رکھا رہتا تھا جب آپ سے کوئی روزہ کے بارہ میں سوال کرتا تو آپ اس کے سامنے قدرے پانی نوش فرما لیتے اور اس عمل سے روزہ نہ رکھنا ثابت فرماتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ روزہ افضل ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

روزہ رکھتی تھیں اور بربنائے احتیاط فرماتی تھیں کہ میں شعبان کا ایک دن روزہ رکھوں یہ زیادہ مجھے پسند ہے اس سے کہ میں افطار کروں ایک دن رمضان سے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ احتیاطاً خواص کے لئے مخفی طور پر روزہ رکھنا افضل ہے اور عوام کے لئے یہ ہے کہ نصف النہار شرعی تک شہادت وغیرہ کا انتظار کریں اگر ثابت ہو جائے کہ رمضان ہے تو روزہ رکھیں ورنہ ان کو افطار افضل ہے تاکہ فساد عقائد کی فتح البابی عوام میں نہ ہو کچھ دن بعد وہ اس کو رمضان ہی میں شمار کرنے لگیں گے اور اہل کتاب کی طرح معاذ اللہ فرض پر زیادتی کا عقیدہ قایم ہو جائے گا۔ یہی قول مختار ہے ہدایہ فتح القدیر حیات الحیوان

سوال۔ عین شک کے دن روزہ رکھنے کے متعلق تو جو مسائل بیان ہوئے ان سب کا حاصل معلوم ہو گیا اب یہ اور فرمائیں کہ شک سے ایک دو دن پہلے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر عادت ہے تو مکروہ نہیں ورنہ شک کے دن سے ایک یا دو روز پیشتر روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ ہاں تین یا تین سے زیادہ رکھنا مکروہ نہیں بطریق اطلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تتقدموا رمضان بصوم یوم ولا یومین الا رجل کان یصوم صوما فیصومہ کہ رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ مت رکھو یہ خوف ہے کہ لوگ اس کو رمضان سے سمجھنے لگیں گے البتہ خود شک کے دن کا نفل روزہ مکروہ نہیں کہ اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استثنا فرما دیا ہے لا یصام الیوم الذی یشک فیہ انہ من رمضان الا تطوعا بحر الرائق۔ فتح القدیر۔ حیات الصالحین،

سوال۔ شک کے دن رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا کیوں منع ہے۔

جواب۔ اس لئے کہ رویت سے پہلے رمضان نہیں تو بعض حدیث شک کا

Marfat.com

دن شعبان میں ہے تو ایک دن پہلے رمضان کا روزہ رکھنا اللہ کے حکم پر سبقت لیجانا ہے یہ تقدم بین یدی اللہ ورسولہ ہے جو قرآن سے منع ہے؟ لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اس طرح رمضان سے ایک دو دن پہلے کو احتیاطاً رمضان میں شمار کیا جا سکتا ہے اسلئے کہ ممکن ہے کہ رجب شعبان دونوں انتیس کے ہوئے ہوں پس رویت سے قبل یہ بھی تقدیم رمضان ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی منع فرمایا لاتقدموا من احدکم رمضان بصوم یوم او یومین اس میں مشابہت اہل کتاب بھی ہے کہ وہ فرض روزوں پر زیادہ کر دیا کرتے تھے۔

سوال۔ اگر شک کے دن بحالت انتظار بھولے سے کھا پی لیا بعد میں شہادت آگئیں رمضان ثابت ہو گیا تو یہ شخص بھی روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں

جواب۔ جی ہاں رکھ سکتا ہے۔ بھول نسیان کا حکم قبل نیت بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ بعد نیت ہے۔ (درمختار)

سوال۔ اگر شک واقع ہوا یوم عرفہ اور یوم النحر میں تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ افضل روزہ ہے۔ (شامی، حیات الصالحین عن الخلاصہ)

روزہ کی تعریف

سوال۔ رویت ہلال کے متعلق تفصیلی احکامات معلوم ہوئے اب براہ کرم روزہ کی تعریف بیان فرمائیں روزہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جو روزہ کا اہل ہو اس کا صبح سے غروب آفتاب تک بہ نیت تقرب اِلی اللہ کھانا پینا اور جماع ترک کر دینا روزہ کہلاتا ہے۔ (عالمگیری شامی)

Marfat.com

سوال۔ روزہ کا اہل کون شخص ہے۔
جواب۔ مسلمان مرد اور وہ عورت جو حیض اور نفاس سے پاک ہو (درمختار)
سوال۔ روزہ کے لئے کیا بالغ ہونا بھی شرط ہے۔
جواب۔ نہیں۔ اسلئے کہ بچہ کا روزہ بھی ہو جاتا ہے۔
سوال۔ کیا روزہ کیلئے جنون اور بیہوشی سے افاقہ بھی شرط ہے۔
جواب۔ رات میں ہوش کے ساتھ اگر نیت کر لی ہے اور دن بھر بے ہوشی میں گذرا تو روزہ ہو جائے گا افاقہ ضروری نہیں۔ ہاں اگر نیت قبل غروب کی پھر ہوش نہ رہا تو روزہ نہیں ہوا۔ غرضکہ وقت نیت نیت اگر ہوش کے ساتھ کر لی ہے تو پھر بیہوشی میں روزہ گذرا تو کوئی حرج نہیں روزہ ہو گیا۔

روزہ کے شرائط

سوال۔ روزہ کے شرائط کتنی قسم پر ہیں۔
جواب۔ تین قسم پر شرائط صحت شرائط وجوب شرائط وجوب ادا۔
سوال۔ روزہ کی صحت کے شرائط کیا ہیں۔
جواب۔ اسلام۔ نیت اور حیض و نفاس سے عورت کا پاک ہونا۔ یہ روزہ کے شرائط صحت ہیں اگر مسلمان نہیں تو روزہ صحیح نہیں اور اگر نیت نہیں تو روزہ نہیں اگرچہ ہفتوں بھوک ہڑتال کرے اگر عورت حیض یا نفاس میں ہے تو بھی اس حال میں روزہ نہیں ہو گا۔ (شامی)
سوال۔ عورت کو روزہ تھا مگر مغرب سے کچھ ہی پہلے عصر کے بعد عورت کو حیض آگیا تو کیا یہ روزہ عورت کا نہیں رہا دن بھر کی محنت بیکار گئی۔؟
جواب۔ جی ہاں روزہ نہیں رہا۔ حیض اور روزہ جمع نہیں ہو سکتے اسکی قضا کرے۔

Marfat.com

سوال۔ شرائط وجوب کیا ہیں یعنی روزہ جن شرائط پر فرض ہوتا ہے وہ کیا ہیں؟
جواب۔ اسلام۔ عقل۔ اور بلوغ۔ (عالمگیری۔ فتح القدیر)
سوال۔ شروطِ وجوب ادا کیا ہیں یعنی فرض ہونے کے بعد فوراً ادا کرنا کن شرطوں پر موقوف ہے۔
جواب۔ فوراً واجب ادا ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں ایک صحت دوسری اقامت۔ پس بیمار اور مسافر کو رخصت ہے کہ وہ بعد میں رکھ سکتا ہے۔ (عالمگیری)

نیت کا بیان

سوال۔ کیا نیت ہر روزہ کے لئے ضروری ہے۔
جواب۔ جی ہاں ہر روزہ کے لئے ضروری ہے۔ (فتح القدیر)
سوال۔ نیت کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ کسی کام کے پختہ ارادہ کو کہتے ہیں (شامی)
سوال۔ زبان سے نیت کرنا کیسا ہے۔
جواب۔ اصل میں تو نیت نام ہی عمل قلب کا ہے۔ زبان سے کہنے کا کوئی اعتبار نہیں مگر زبان سے الفاظ کہنا غافل قلب کو متنبہ کرنے کا ذریعہ ہے اسلئے سلف صالحین نے اس کو پسند فرمایا تاکہ قلب سے غفلت دور ہو جائے اگر زبان سے نیت کرے تو بہتر یہ ہے صیغہ ماضی کے ساتھ ہو مثلاً رات کو کہے کہ میں نے کل کے روزہ کی نیت کی اور اگر صیغہ حال کے ساتھ یوں کہے کہ میں نیت کرتا ہوں روزہ کی تو یہ بھی صحیح ہے۔ (تنویر۔ درمختار۔ شامی)
سوال۔ روزہ کی نیت کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے۔
جواب۔ غروب آفتاب کے بعد سے وقت نیت ہی نیت ہے۔ رات میں

Marfat.com

جب چاہے نیت کرلے ہاں اگر نیت غروب آفتاب سے پہلے کی تو روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ص۲۰۷)

سوال۔ اگر رات کو نیت نہ کرسکا تو اب دن میں بھی نیت کرسکتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ جن روزوں کے لئے دن متعین ہیں مثلاً رمضان ہو یا نذر معین ہے اس میں ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک دن میں نیت کرسکتا ہے اور نفل میں بھی کرسکتا ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور روزہ واجب مثلاً کفارہ وقضا وغیرہ میں نیت دن میں نہیں کرسکتا اور جن روزوں میں دن کی نیت کی اجازت بھی ہے ان میں بھی افضل یہی ہے کہ دن نکلنے سے قبل رات میں ہی نیت کرلی جائے (تنویر، عالمگیری)

سوال۔ اگر دن میں نیت کرلے تو اس کا کیا طریقہ ہے۔

جواب۔ اس کا طریقہ علماء نے بتلایا ہے کہ نیت کرے تو اب سے روزہ شروع کرنے کی نہ کرے بلکہ نیت میں یہ ہو کہ اول دن سے روزہ شروع ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ ضحوہ کبریٰ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ دن ایک عرفی ہوتا ہے اور ایک شرعی۔ عرفی دن کی ابتداء طلوع آفتاب سے ہوتی ہے اور انتہا غروب آفتاب پر۔ شرعی دن کی ابتدا طلوع فجر سے ہوتی ہے اور انتہا غروب آفتاب پر۔ عرفی دن کے نصف کو استواء کہتے ہیں اور شرعی دن کے نصف کو ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی کہتے ہیں۔ طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان کا حصہ رات کے ساتویں حصہ کی برابر ہے عربی میں ساتویں حصہ کو سبع کہتے ہیں اگر دن کے بھی سات حصہ کرکے اس میں شامل کرلئے جائیں تو کل آٹھ سبع ہوتے ہیں اس کے نصف یعنی چار سبع پر

Marfat.com

نصف النہار شرعی یعنی ضحوہ کبریٰ ہوگا اور ابتدار طلوع شمس سے تین سبع پر ہوگا وہ بحساب ساعات پانچویں ساعت اور ایک ساعت کا ساتواں حصہ ہوگا۔ جن روزوں میں دن کی نیت کی اجازت ہے اُن پر لازم ہے کہ ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے نیت کرلیں خاص اسوقت یا اس کے بعد پھر نیت کا وقت نہیں۔ (تنویر۔ حیات الصائمین)

سوال۔ بلحاظ ساعت کوئی ایسا آسان طریقہ بتلا دیجئے جس سے ہم معلوم کرلیں کہ اب ضحوہ کبریٰ شروع ہوگیا۔ تو اس ساعت سے پہلے پہلے ہم نیت کرسکیں۔

جواب۔ علمائے ہیئت نے عرفی دن کو بارہ ساعت پر تقسیم کیا ہے اس سے کم یا زیادہ نہیں کمی زیادتی نفس ساعت میں ہوسکتی ہے مگر اس تعداد میں نہیں۔ ساعت معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان سیدھا کھڑا ہو اور اپنے سایہ کو اپنے قدم سے ناپے اگر سایہ اصلی کو چھوڑ کر سایہ تیس قدم ہے تو یہ تیس قدم پہلی ساعت کا آخر ہے اور بارہ قدم پر دوسری ساعت کا آخر ہے چھ قدم پر تیسری ساعت کا آخر ہے۔ اور تین قدم پر چوتھی ساعت کا آخر ہے اور ایک قدم پر سوائے سایہ اصلی کے پانچویں ساعت کا آخر ہے۔ سب میں یہ اصلی کو نظر انداز کیا جائے گا اور سایہ اصلی وہ چھٹی ساعت کا آخر ہے اب ساتویں ساعت پانچویں ساعت کے مثل ہے اور آٹھویں ساعت مثل چوتھی ساعت کے ہے۔ اور نویں ساعت مثل تیسری ساعت کے اور دسویں ساعت مثل دوسری ساعت کے ہے اور گیارہویں ساعت مثل پہلی ساعت کے ہے اور پھر بارہویں ساعت ہے جس کا آخری وقت وقتِ غروب ہے پس جب تک کہ سایہ مقدار ایک قدم یا اس سے زیادہ ہے سوائے سایہ اصلی کے تو ابھی ضحوہ کبریٰ شروع نہیں ہوا ہے نیت کرسکتا ہے اور جب ایک قدم

Marfat.com

سے سایہ ذرا بھی کم ہوا تو وقت نیت نہ رہا اب نیت جائز نہیں (حیاۃ الصائمین)

سوال۔ اگر رمضان اور نذر معین اور نفل میں خاص اُن کے نام نہ لئے جائیں بلکہ مطلقاً بلا کسی قید کے یوں کہا جائے کہ میرا روزہ ہے تو اس مطلق نیت سے کیا روزہ ہو جائیگا۔

جواب۔ جی ہاں یہ تینوں روزے مطلق روزہ کی نیت سے بھی ادا ہو جائیں گے۔ (ہدایہ)

سوال۔ رمضان کا روزہ واجب آخر یعنی کسی دوسرے واجب یا نفل کی نیت سے بھی ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب۔ جی ہاں ہو جائے گا کیونکہ یہ دن تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہر حال رمضان کے فرض روزہ کے لئے ہی متعین ہو چکا ہے۔ پس تمہارا مقرر کردہ وصف لغو ہو جائیگا اصل نیت باقی رہ جائے گی۔ وہ رمضان کے لئے کافی ہے۔ (ہدایہ)

سوال۔ کیا مسافر یا مریض اگر رمضان میں کسی واجب آخر مثلاً قضا، کفارہ وغیرہ کی نیت سے روزہ رکھے تو رمضان کا روزہ ہو گا یا واجب کا۔

جواب۔ چونکہ مرض اور سفر کی وجہ سے اس کے لئے رمضان کا روزہ معاف ہو چکا ہے لہذا اس کے لئے بھی مثل شعبان کے ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس روزہ کی بھی نیت کرے گا وہی روزہ ہو جائے گا۔ مگر صاحبین فرماتے ہیں کہ جب اس مریض یا مسافر نے معافی سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور روزہ ہی رکھنا چاہتا ہے تو پھر چاہے جس نیت سے بھی رکھے وہ رمضان ہی کا ہو گا

(فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر مسافر یا بیمار رمضان میں نفل روزہ رکھے تو نفل ہو گا یا رمضان کا۔

جواب۔ اس میں دو قول ہیں بعض کہتے ہیں نفل ہو گا کیونکہ بوجہ رخصت رمضان مثل شعبان ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں رمضان کا ہو گا کیونکہ نفل ثواب کے لئے رکھا جاتا ہے اور فرض میں ثواب زیادہ ہے لہذا نفل کی نیت سے بھی فرض

Marfat.com

رمضان ہی ادا ہوگا۔ (ہدایہ۔ عنایہ۔ فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر نذر معین کے دن واجب آخر کی نیت سے روزہ رکھا تو کون سا روزہ ہوگا واجب ہوگا یا نذر کا۔

جواب۔ واجب آخر کا ہوگا۔ (تنویر۔ درمختار۔ شامی)

سوال۔ رمضان کا دن بھی متعین تھا اور نذر کا بھی پھر کیا وجہ ہے کہ رمضان میں تو واجب آخر کی نیت کی تو واجب آخر نہ ہوا رمضان کا روزہ ہوا اور نذر معین کے دن اگر کسی اور روزہ واجب کی نیت کی تو وہ ہوگیا وجہ فرق کیا ہے۔

جواب۔ اگرچہ یہ دن بھی متعین تھا خاص نذر کے لئے لیکن منجانب عبد یہ تعین تھی جو کمزور ہے۔ اور رمضان منجانب شارع متعین ہے یہ تعین قوی ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ پس نذر کی متعین دن میں نذر کا روزہ نہ ہوگا واجب کی نیت کی ہو تو وہ واجب ادا ہو جائے گا نذر کی بعد میں قضا کرے گا (تنویر۔ درمختار۔ شامی)

سوال۔ اگر قضائے رمضان اور نفل دونوں کی نیت سے روزہ رکھا تو کون سا روزہ ہوگا۔

جواب۔ امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک قضا ہوگا یہ حق اللہ ہے جو قوی تر ہے (فتاوی نزازیہ)

سوال۔ اگر ایک رمضان کے دو روزے قضا ہوئے تو نیت کس طرح کرے کیا نیت میں تعین کرے اول اور دوسرے روزہ کی۔

جواب۔ جی ہاں بہتر یہ ہے کہ یوں کہے کہ میں نیت کرتا ہوں اوّل دن کے روزہ کی جو مجھ پر قضا ہے اسی رمضان سے پھر دوسرے دن کی اور اگر صرف قضا کی نیت کی اوّل دوسرا نہ کہا تو یہ بھی جائز ہے۔ (فتح القدیر)

سوال۔ اگر دو رمضان کے دو روزے اس کے ذمہ قضا ہیں تو کیا نیت

Marfat.com

تعین کرنا ضروری ہے کہ فلاں رمضان کے روزے کی قضا کر رہا ہوں۔
جواب۔ جی ہاں مختار قول یہی ہے کہ تعین ہونی چاہیئے مثلاً یوں کہے کہ پہلے رمضان کا روزہ رکھتا ہوں۔ اگر تعین نہیں کی صرف قضا کی نیت کی تو بھی جائز ہے (فتاویٰ قاضی خاں فتح القدیر)
سوال۔ اگر قیدی کو رمضان کی خبر نہیں۔ اسلئے رمضان کا روزہ اُنکل سے رکھا تو کیا یہ روزہ ہو جائے گا۔
جواب۔ اگر رمضان گذر چکے ہیں اور پھر اُس نے بہ نیت رمضان روزہ رکھا تو روزہ رمضان کا ہو جائے گا ورنہ رمضان سے پہلے رمضان کا روزہ نہیں ہوگا۔
سوال۔ اگر اکسٹھ روزے قضا اور کفارہ کے رکھے مگر متعین نہیں کیا کہ ان میں کونسا روزہ قضاء کا ہے اور کونسا کفارہ کا تو یہ سب بغیر تعین ادا ہو جائیں گے۔
جواب۔ ادا ہو جائیں گے۔ پہلا قضا کا۔ باقی کفارہ کے ہونگے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)
سوال۔ اگر قضا رمضان اور نذر دونوں کی نیت کی تو کونسا روزہ ہوگا۔
جواب۔ قضا رمضان ہوگا۔ (عالمگیری)
سوال۔ اگر رات میں کفارہ اور نذر معین یا نفل اور نذر معین کی ایک ساتھ نیت کی تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ بالاجماع نذر معین کا روزہ ہوگا (عالمگیری)
سوال۔ اگر کفارہ ظہار اور قضا رمضان کی نیت سے روزہ رکھا تو کون سا روزہ ہوگا۔
جواب۔ قضا رمضان کا کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا حق ہے اور بمقابلہ کفارہ ظہار کے قوی ہے (فتاویٰ قاضی خاں)
سوال۔ اگر کفارہ ظہار اور قتل یا قضائے رمضان اور قتل کی نیت کی تو

Marfat.com

کون سا روزہ ادا ہوگا۔

جواب۔ بالاتفاق کفارہ قتل کا روزہ ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال۔ اگر نیت قضاء رمضان اور نفل کی کی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ قضاء رمضان کا روزہ ہوگا کیونکہ یہ قوی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ ایک شخص نے رات کو روزہ کی نیت کی پھر رات ہی کو نیت سے رجوع بھی کر لی اِس کے بعد دن بھر کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو کیا روزہ ہوا یا نہیں۔

جواب۔ دن میں فقط رجوع سے روزہ نہیں جاتا جب تک روزہ کے منافی کوئی کام بھی نہ کرے مثلاً کچھ کھائے یا پیئے۔ (عالمگیری)

سوال۔ بوقت سحر لوگ اسی ارادہ سے کھانے پینے کے لئے اُٹھتے ہیں کہ کل فلاں روزہ رکھیں گے مزید نیت نہیں کرتے تو کیا یہ کافی ہے۔

جواب۔ جی ہاں یہ کافی ہے۔ (عالمگیری)

سحری کا بیان

سوال۔ سحری کرنا کیسا ہے۔

جواب۔ مستحب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکۃ۔ سحری کرو سحری میں برکت ہے یعنی اس میں اجر و ثواب کی زیادتی ہے سنت کا قیام ہے روزہ کے لئے طاقت اور قوت ..... اور بہت سے وقتی منافع حاصل ہوتے ہیں مثلاً دعا کرنا تہجد پڑھنا استغفار کرنا غرضکہ سحری کا وقت عجیب رحمت و برکت

Marfat.com

نیکیوں میں کثرت اور تجلّیات کے نزول کا وقت ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان فرق سحری کا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عرباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سحری کے کھانے پر یہ کہکر مدعو کیا (ھلم الی الغذاء المبارک) اس غذاء مبارک کی طرف آؤ۔ (مراقی الفلاح۔ طحطاوی مواہب ۱۱۳)

سوال۔ سحری کا وقت کون سا ہے۔

جواب۔ رات کا پچھلا چھٹا حصہ سحری کا وقت ہے۔ (شامی۔ مرقات ص ۵۰۹)

سوال۔ کیا اس سے پہلے سحری کر سکتا ہے۔

جواب۔ یہ بھی ایک قول ہے کہ رات کا پہلا حصہ گذرنے کے بعد جب پچھلا نصف حصہ رات کا آئے تو وہ بھی سحری کا وقت ہے (مرقات)

سوال۔ اِن دونوں میں افضل وقت کونسا ہوگا۔

جواب۔ پچھلا حصہ افضل ہے سحری جس قدر تاخیر کر کے کھائے گا اسی قدر زیادہ ثواب ہے کیونکہ تاخیر مستحب ہے۔ (درمختار)

سوال۔ اگر سحری بالکل نہ کھائے تو کیسا ہے۔

جواب۔ نبوی قول فعل کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان روزہ میں فرق سحری کا ہے۔ اس کے علاوہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔ لہٰذا کچھ نہ کچھ کھا کر سحری کرنے۔

سوال۔ کیا سحری میں خوب شکم سیر ہو کر کھانا بھی ضروری ہے۔

جواب۔ نہیں۔ بلکہ زیادہ کھانا تو روزہ کے مقصد کے خلاف ہے۔ البتہ کچھ اتباع سنت کی نیت سے کھائے تاکہ کچھ بھوک رہے تو غریبا کی

Marfat.com

بھوک کا اندازہ ہو سکے مساکین پر رحم آئے۔ بھوک کی کچھ تکلیف محسوس ہو تو بقدر مشقت و تکلیف اجر و ثواب بھی زیادہ حاصل ہو اور مجاہدہ و ریاضت سے نفس مرتاض ہو کر آسمانی برکات انوار و تجلیات کا مستحق ہو۔ (مراقی الفلاح طحطاوی)

سوال۔ اگر کسی کا کھانے کو دل نہیں چاہے تو کیا پانی پینے سے بھی سحری کا ثواب مل جائے گا۔

جواب۔ جی ہاں مل جائے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السحور برکۃ فلا تدعوا ان یجرع احدکم جرعۃ ماء فان اللہ وملائکتہ یصلون علی المتسحرین، یعنی سحری میں برکت ہے پس اس کو نہ چھوڑو اگرچہ اتنا ہی ہو کہ کوئی تم میں سے ایک گھونٹ پانی ہی پی لے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتہ درود بھیجتے ہیں سحری کرنے والوں پر۔ پس سحری کی برکت ایک گھونٹ پانی سے بھی حاصل ہو جائیگی۔ (مراقی الفلاح۔ طحطاوی)

سوال۔ آپ نے لکھا ہے کہ سحری میں تاخیر مستحب ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ تاخیر کب تک مستحب ہے۔

جواب۔ جب تک وقت میں شک نہ ہو۔ اگر یہ شک ہو گیا کہ وقت رہا یا نہ رہا تو مستحب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ مستحب وقت شک سے پہلے پہلے ہے۔ (طحطاوی)

سوال۔ اگر وقت میں شک تھا اور سحری کھا لی تو کیا اس روزہ کی قضا لازم آئیگی۔

جواب۔ اگر بعد میں یہ ظاہر ہو گیا کہ اس وقت صبح ہو گئی تھی تو صرف قضا لازم ہو گی ورنہ نہیں۔ ہاں اس قدر تاخیر کر کے سحری کرنے سے گنہگار ہو گا۔

(مراقی الفلاح طحطاوی)

سوال۔ اوپر آپ نے فرمایا ہے کہ سحری میں زیادہ نہ کھائے یعنی بسیار خوری کو کام میں نہ لائے۔ یہ سُنکر تو بدن پر لرزہ طاری ہو گیا اگر اس میں چھٹی ہوتی تو اچھا

Marfat.com

تھا بے فکری سے جتنا چاہتے کھاتے پیتے کیونکہ تمام دن بے کھائے پیئے گذارنا ہے۔ کیا اس کھانے کا بھی حساب لیا جائے گا۔

جواب۔ آپ فکرمند نہ ہوں۔ اوپر جو لکھا گیا تھا وہ اعلےٰ بات تھی مقصد روزہ حاصل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔ اگر آپ میں ہمت نہیں ہے تو فکر نہ کیجئے اس کھانے پر کوئی حساب نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تین شخصوں پر کھانے میں حساب نہیں بشرطیکہ حلال کھایا ہو روزہ دار پر اور سحری کھانے والے اور سرحد پر گھوڑا باندھنے والے پر۔ (مشکوٰۃ)

سوال۔ اگر صوم رمضان کی نیت کر لی تھی بعد نیت پھر سحری کھائی باوجودیکہ یقین تھا کہ سحری کا وقت نہیں رہا یا گمان غالب تھا کہ فجر ہو گئی اور بعد میں ظاہر بھی ہو گیا کہ فجر ہو گئی تھی تو کیا حکم ہے

جواب۔ ان دونوں صورتوں میں کفارہ لازم آئے گا۔ (حیات الصائمین)

سوال۔ ایک شخص کی خبر پر کہ ابھی فجر نہیں ہوئی کھا لیا بعد میں ظاہر ہوا کہ فجر ہو گئی تھی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ کیونکہ بر بنائے اصل رات ہے۔ (حیات الصائمین)

اِفطاری

سوال۔ افطاری میں اتنا انتظار کرنا کہ خوب ستارے نکل آئیں یہ چاہیئے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میرے طریقہ پر رہیگی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے گی۔ بخاری و مسلم ترمذی میں یہ حدیث ہے کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کریں گے۔ اس جلدی سے یہ مراد ہے کہ ستاروں کے چمکنے سے پہلے پہلے افطار

Marfat.com

کرلیا جائے۔ ایسا افطار کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہوگا۔ ترمذی وغیرہ کتب احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندوں میں سے مجھے وہ بندہ زیادہ پیارا ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسولوں کے اخلاق سے ہے افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں بائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا (مشکوٰۃ۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی)

سوال۔ بعض لوگ اتنی جلدی کرتے ہیں کہ وقت افطار ہونے میں ابھی شک ہی رہتا ہے مگر لوگ جلدی کرکے افطار کر لیتے ہیں۔ ایسے شک میں افطار کرنے کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس صورت میں قضا تو روزہ کی ضروری ہے مگر کفارہ میں اختلاف ہے۔ ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مختار کی بنا پر اس روزہ کی افطار میں کفارہ بھی لازم آئیگا اور اگر بعد میں یہ ثابت ہوگیا کہ ابھی دن تھا تو بالاتفاق قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ لہذا جلدی نہ کرو وقت کی خوب تحقیق کرکے افطار کیا کرو۔

(ہدایہ۔ فتح القدیر)

سوال۔ بعض لوگ اذان سنکر بے تاب ہوجاتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہورہی ہے۔ پس افطار کرو لوگوں کے اس کہنے پر عمل کرے یا نہیں۔

جواب۔ اگر صحیح وقت میں اذان دینے کا اہتمام کسی مسجد میں ہے تو اس کی آواز پر افطار کرلینا چاہئیے۔ ورنہ بعض مسجدوں میں بھی خود جلد بازی سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسے موذنوں کی آواز پر افطار نہ کرے جب تک کہ غروب آفتاب پر اپنا گمان غالب نہ ہوجائے ہرگز افطار نہ کرے اس میں کسی کی رورعایت کی ضرورت نہیں۔ (شامی)

سوال۔ توپ اور گولوں کی آواز پر بھی افطار کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

Marfat.com

جواب۔ اگر کسی ماہر وقت کے زیر نظر گولے اور توپ چھوڑنے کا اہتمام ہے تو افطار جائز ہے۔ کیونکہ اس سے گمان غالب ہو جاتا ہے۔

سوال۔ قبل از وقت افطار کرنے والوں کے لئے بھی وعید و عذاب بیان فرمائیں لوگ بہت جلدی کرتے ہیں شور مچا دیتے ہیں پوری طرح اطمینان نہیں ہونے پاتا کہ افطار کر لیتے ہیں۔

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا کہ چڑھئے۔ میں نے کہا مجھکو طاقت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آسان کر دینگے میں چڑھا بیچ میں پہونچا تو سخت آوازیں سماعت میں آئیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں کہا جہنمیوں کی آواز ہے۔ پھر مجھے آگے لیجایا گیا ایک قوم کو دیکھا وہ لوگ اُلٹے لٹکائے گئے ہیں اُن کی باچھیں چیری جا رہی ہیں کہ جن سے خون بہتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں۔ کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے۔ پس اتنی جلدی نہ کرو کہ کہیں وقت سے پہلے افطار کرنا لازم آجائے۔

کس چیز پر افطار مسنون ہے

سوال۔ کس چیز پر روزہ افطار کرنا سنت ہے۔

جواب۔ کھجور۔ پانی۔ پر افطار مسنون ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کہ وہ برکت یعنی زیادہ ثواب ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ مرقات میں ہے کہ حدیث کے موافق ترتیب کے لحاظ میں کمال سنت کا لحاظ ہے تو اگر کھجور کے ہوتے ہوئے پانی سے شروع کیا یا پانی پر اکتفا کیا تو سنت کی مخالفت ہوگی۔

دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے تر

Marfat.com

کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے تر نہ ہوتی تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی سے افطار فرماتے (مشکوٰۃ)

سوال۔ کتنے کھجور پر افطار کرے۔ پھر نماز مغرب سے پہلے افطار کرے یا بعد میں

جواب۔ اصل سنت تو ایک کھجور سے بھی ادا ہو جائیگی مگر حدیث میں جمع کا صیغہ ہے کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتیمرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء تو کمال سنت کم از کم تین سے ادا ہوگی۔ کیونکہ جمع کا ادنیٰ درجہ تین ہے بلکہ بعض روایات سے تین کھجور ثابت بھی ہیں۔ اِس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آگ سے مس ہوئی چیز پر افطار نہ کرے یہ بھی حدیث سے معلوم ہو گیا کہ نماز مغرب سے پہلے افطار کرنا سُنت ہے۔ (مرقات۔ زرقانی۔ اشعۃ اللمعات مواہب)

سوال۔ کیا کھجور ہوتے ہوئے آب زم زم سے افطار کرنا سُنّت ہے۔

جواب۔ نہیں۔ فتح مکہ جس سال ہوا آپ نے مکّہ معظمہ میں بہت روزے رکھے مگر کھجور پر آب زم زم کو مقدم کرنا آپ سے منقول نہیں۔ (مرقات)

سوال۔ کھجور پر افطار کرنے میں کیا حکمت ہے۔

جواب۔ یہ شیریں ہیں اور شیرینی سے بدن کی زائل شدہ قوت لوٹ آتی ہے نیز حلاوت ایمان حاصل ہونے اور تلخیٔ معصیت کے زوال پر ایک عمدہ اور نیک تفاول ہے۔ بعض اطباء نے کہا کہ کھانے سے آنکھ کو نقصان ہوتا ہے وہ محمول ہے زیادہ کھانے پر۔ (مرقات)

سوال۔ روزہ کی نیت اگر افطار کے وقت کرے تو کیسا ہے۔

جواب۔ دوسرے دن کے لئے روزہ کی نیت کا افضل وقت آج افطار کا وقت ہے۔ (حیات الصائمین)

Marfat.com

سوال۔ اگر نیت بروقت افطار ہو تو کن لفظوں میں ہو۔
جواب۔ افطار کے وقت یوں پڑھے۔ اللھم لک صمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلی رزقک افطرت وصوم الغد من شھر رمضان نویت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت۔ (عالمگیری)
سوال۔ حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک لقاء رب کے وقت۔ (فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ) اس فرحت اور خوشی کا بیان . . . قدرے تفصیل کے ساتھ فرمائیں کہ کیوں خوشی ہوتی ہے۔
جواب۔ خوشی ظاہر ہے کہ ممانعت کے بعد کھانے پینے کی اجازت ہوئی ہے جو خود کس قدر فرحت انگیز ہے۔ لہذا اجازت کی خوشی پھر بھوک میں کھانے پر بے مثل لذت حاصل ہونے کی خوشی روزہ پورا ہونے پر تمام نعمت کی خوشی۔ حصول توفیق کی خوشی نور عبادت سے باطن مستنیر ہونے کی خوشی افطار کے وقت مغفرت کی خوشی۔ دعا قبول ہونے کی خوشی پس یہ تمام اسباب فرحت اور خوشی کے ہیں جو افطار کے وقت موجود ہیں دوسری خوشی لقاء رب کے وقت جو آخرت میں حاصل ہوگی اس فرحت کو بھی افطار کے وقت کی خوشی پر قیاس کرلو کہ جب نعمت کے دنیا میں ملنے کی یہ خوشی ہے تو اخروی نعمتوں کے ملنے کے وقت کیا خوشی ہوگی پھر خود منعم ملنے کے وقت کس قدر خوشی اور فرحت ہوگی۔ لہذا افطار کے وقت اسلئے بھی خوشی اور فرحت ہوتی ہے کہ اس وقت رب تبارک وتعالےٰ کے ملنے کی خوشی کا کچھ اندازہ کرکے خیال دید میں محو ہوجانے کا وقت ہے تفسیر روح البیان میں ہے کہ عیدیں ہیں ایک عید افطار یہ طبعی عید ہے دوسرے عید موت وہ ایمان کامل پر ہوتا ہے تیسرے

Marfat.com

عید تجلی وہ آخرت میں ہوگی جو سب سے بڑی عید ہے اللہ تعالےٰ صفت جمال کے ساتھ تجلی فرمائیگا یہ عید لقاء ہے پھر کیوں نہ خوشی ہو۔

افطار کے وقت کی دُعا

سوال۔ افطار کے وقت کیا دُعا پڑھے

جواب۔ مختلف دُعائیں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت پڑھنا ثابت ہیں۔ وہ سب درج ذیل ہیں۔

(۱) ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہ تعالےٰ

یعنی پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا انشاء اللہ تعالیٰ

(مشکوٰۃ شریف)

(۲) اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

یعنی الٰہی تیرے ہی واسطے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔ (مشکوٰۃ)

اس میں روزہ و افطار دونوں نعمتوں کا شکر ہے۔

(۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ۔

یعنی حمد ہے اُس ذات کے لئے جس نے میری مدد کی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھکو رزق دیا تو میں نے افطار کیا۔

(۴) اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مواہب میں بجائے ضمیر جمع کے مفرد صیغہ ہے یعنی (صمت افطرت فتقبل منی) تو اگر اکیلا ہو تو ضمیر مفرد کے ساتھ پڑھ لے اور جماعت کے ساتھ افطار کرے تو ضمائر جمع کے ساتھ پڑھے۔

(۵) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ دعا افطار کے وقت پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ (اذکار نووی)

سوال۔ اگر افطار کرنے کے بعد کنارہ سورج نظر آگیا اور ثابت ہوگیا کہ

Marfat.com

دن تھا مگر بروقت افطار یقین تھا کہ سورج نہیں ڈوبا یا گمان تھا یا شک تھا یا بعد افطار تو کچھ ظاہر نہیں ہوا کہ دن تھا یا نہیں مگر یقین تھا کہ دن ہے یا گمان غالب تھا کہ دن ہے یا شک اور تردد تھا دن ہونے نہ ہونے میں اور باوجود اس کے پھر افطار کر لیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ قضا ان سب صورتوں میں لازم ہے۔ مگر کفارہ بعض میں بلا خلاف لازم ہے بعض میں باختلاف۔ پہلی دوسری صورت میں بالاتفاق کفارہ بھی ہے۔ تیسری شکل میں اختلاف ہے مگر ابن الہمام فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں جانا کہ وجوب کفارہ میں کسی نے خلاف کیا ہو۔ چوتھی صورت میں بھی بالاتفاق کفارہ ہے۔ پانچویں شکل میں اختلاف روایت ہے مگر صاحب بدایع نے عدم وجوب کفارہ کی تصحیح کی ہے۔ چھٹی صورت میں زیلعی اور ابن الہمام نے وجوب کفارہ میں اختلاف نقل کیا ہے۔ مگر صاحب سراج نے عدم وجوب کفارہ پر اجماع نقل کیا ہے۔ (حیات الصائمین)

سوال۔ ایک شخص کی خبر پر کہ وقت افطار ہو گیا افطار کر لینا چاہیئے یا نہیں

جواب۔ اگر وہ نیک اور عادل ہے اور قلب اس کی سچائی پر مائل ہے تو کوئی حرج نہیں افطار کر سکتا ہے۔ (شامی)

سوال۔ اگر دو شخصوں نے غروب کی شہادت دی اور دو نے عدم غروب کی۔ اس نے افطار کر لیا بعد میں ظاہر ہوا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس میں کفارہ نہیں۔ صرف قضا ہے کیونکہ اعتماد کیا شہادت اثبات پر۔ (شامی)

سوال۔ کیا افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

Marfat.com

جواب۔ بیشک دُعا قبول ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ)

سوال۔ دوسروں کا روزہ افطار کرانے کا کیا ثواب ہے۔

جواب۔ حدیث میں ہے۔ (من أفطر صائماً او جهز غازیا فله مثل اجره)
یعنی جو کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کو سامان دے اس کا اجر بھی اُسی کے مانند ہے۔ ایک اور روایت میں ہے اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی ہے۔

سوال۔ روزہ دار اذان مغرب کے جواب میں مشغول ہو یا افطار کرے۔

جواب۔ اگرچہ مسنون ہے کہ ترک اکل و شرب کر کے اذان کا جواب دے مگر خاص افطار کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعه حتی یقضی حاجته منه) جب تم میں سے کوئی اذان سُنے اور اس کے ہاتھ میں برتن ہو تو اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کرے یعنی اذان کی وجہ سے کھانا پینا نہ چھوڑے اس میں تعجیل افطار کی انتہائی تاکید ہے۔ یہ بھی پہلو نکلتا ہے کہ صبح کی اذان کے بارہ میں ہو کہ کھانا نہ چھوڑے جب تک کہ طلوع فجر میں شک واقع نہ ہو۔ (اشعۃ اللمعات)

مُفسِد صوم

یعنی

روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال۔ مُفسِد صوم کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جس سے روزہ میں فساد آجائے یعنی روزہ جاتا رہے اور باطل ہو جائے۔

Marfat.com

فساد اور بطلان کا فرق

سوال۔ کیا فساد اور بطلان دونوں کا ایک ہی مطلب ہے

جواب۔ جی ہاں عبادات میں ایک ہی مطلب ہے۔ فاسد کہو یا باطل دونوں کا یہی مطلب ہے کہ روزہ ٹوٹ گیا ہاں معاملات میں فرق ہے اگر معاملہ کا اثر مرتب نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اور اگر معاملہ کا اثر تو ظاہر ہوتا ہے مگر شرعاً مطلوب التفاسخ ہے یعنی شریعت چاہتی ہے کہ اس معاملہ کو فسخ کر دیا جائے تو اس کو فاسد کہتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں تو صحیح ہے مثلاً مُردار کی بیع باطل ہے پس اس کا اثر ہی مرتب نہ ہوگا جو ملک ہے یعنی اس کا کوئی مالک ہی نہیں ہوگا اور اگر کسی شرط فاسد کے ساتھ غلام کو فروخت کیا اور مشتری یعنی خریدار کے سپرد بھی کر دیا تو خریدار مالک ہو جائے گا بیع کا اثر مرتب ہو گیا مگر واجب التفاسخ ہے یعنی شریعت چاہتی ہے کہ اس معاملہ کو فسخ کر دیا جائے۔

(در مختار و شامی)

روزہ شکن صورتوں کا ضابطہ

سوال۔ روزہ کب اور کن صورتوں میں ٹوٹتا ہے کچھ اس کے لئے اصول بیان فرمائیں۔

جواب۔ کھانے پینے اور منہ بھر کر قصداً قے کرنے اور جماع کرنے سے اگرچہ معناً ہی ہو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ہر چیز کا باہر سے معدہ آنت اور دماغ کے اندر پہونچنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دماغ اور پیٹ میں کوئی شے خواہ عادی راہوں مثلاً کان ناک پاخانہ اور عورت کے شرم گاہ کی جگہ سے داخل ہو یا کوئی غیر عادی راہ کھل گئی ہو مثلاً پیٹ کا یا دماغ کا زخم ہو اس راہ سے داخل ہو پس اگر یہ شے مصلح بدن ہے تو خواہ مثل حقنہ وغیرہ کے خود روزہ دار نے اپنے فعل سے اندر داخل کیا ہو یا کسی اور نے بہر صورت روزہ فاسد ہو جائیگا اور اگر اندر پہونچنے والی چیز غیر مصلح بدن ہے تو خود روزہ دار کے فعل سے

Marfat.com

وہ چیز اندر پہونچی ہے تو روزہ جاتا رہے گا ورنہ نہیں۔ مثل تیر اور چھرے وغیرہ کے کہ اگر کسی نے ایسا مارا کہ پیٹ میں غائب ہو گیا تو روزہ نہیں گیا اور خود ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا البتہ مُنہ کی راہ ایک ایسی ہے کہ اس راہ سے جو چیز بھی اندر پیٹ میں اتر جائے گی اس کے لئے کوئی قید نہیں خواہ خود فعل صائم سے اترے یا کسی اور کے فعل سے وہ شے مصلح بدن ہو یا نہ ہو بہر حال مفسد روزہ ہے الا وہ صورت کہ جس سے بچنا ناممکن ہو مثلاً مکھی وغیرہ داخل ہو گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا جو چیز اندر جائے اس کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ تمام اندر غائب ہو جائے اور قرار بھی پکڑے یعنی کچھ دیر اندر ٹھیرے بھی تب وہ چیز مفسد صوم ہوگی۔

سوال۔ اگر گوشت کا ٹکڑا تاگے میں باندھ کر کسی نے نگلا تھا کہ اسی وقت فوراً اس کو نکال لیا روزہ ٹوٹا یا نہیں۔

جواب۔ اسی وقت نکال لینے سے روزہ نہیں ٹوٹا۔ کچھ دیر چھوڑ دیگا کہ وہ قرار پکڑے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال۔ اگر تیر کسی غیر نے مارا اور پیٹ میں غائب ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ نہیں گیا کیونکہ غیر کا فعل ہے۔ نیز غیر مصلح بدن ہے۔ اس سے روزہ نہیں جاتا (فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر کسی نے لکڑی یا کپڑا نگلا یا کسی نے پاخانہ کے مقام پر یا عورت نے اپنی شرم گاہ میں کپڑا داخل کر لیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر پورا غائب ہو گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر کچھ حصہ باہر ہاتھ میں بھی رہ گیا تو روزہ نہیں گیا اسلئے کہ روزہ فاسد ہونے کے لئے تمام داخل ہونا شرط ہے اگر کچھ حصہ باہر رہ گیا تو یہ داخل نہ ہونے کے حکم میں ہے۔

(مراقی الفلاح بحر الرائق ص۳۷۰)

Marfat.com

سوال۔ اگر کسی نے خود اپنے کان میں پانی داخل کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ روزہ ٹوٹ جائے گا اگرچہ یہ مضر دماغ ہے مگر روزہ دار نے چونکہ اپنے فعل سے داخل کیا ہے لہذا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)
سوال۔ اچھا اگر کان میں پانی خود چلا گیا مثلاً نہر میں غوطہ لگایا تھا کان میں پہونچ گیا داخل نہیں کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ روزہ نہیں گیا۔ (فتاویٰ قاضی خان)
سوال۔ اگر دوا یا تیل کان میں ڈالا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ بلا خلاف روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ یہ مصلح نافع ہے اس کو خواہ حکیم یا ڈاکٹر ڈالے یا خود بہکر کان میں پہونچ جائے بہرصورت روزہ جاتا رہیگا۔
(فتاویٰ عالمگیری)

سوال۔ اگر کنکر یا کاغذ کھایا یا منہ کھلا ہوا تھا کہ بارش کے قطرے خود حلق میں اتر گئے تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ منہ کی راہ سے جو چیز بھی اندر جائے گی خواہ مصلح بدن ہو یا نہو خواہ روزہ دار کے فعل کو دخل ہو یا نہ ہو بہرصورت روزہ فاسد ہو جائے گا۔ سوائے اس کے جس سے بچنا ناممکن ہو مثل مکھی وغیرہ کے کہ اچانک حلق میں داخل ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔
(قدوری و حیات الصائمین و فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر کسی راہ سے تو بدن یا دماغ میں کوئی چیز نہیں پہونچی مگر مسامات کے ذریعہ مثلاً تیل کا اثر یا پانی کی ٹھنڈک اندر پہونچی تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا یہ منافی روزہ کے نہیں۔
(ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری)

Marfat.com

سوال ۔ اچھا اگر سرمہ یا دوا آنکھ میں ڈالی ۔ یا مرد نے اپنے ذکر کے سوراخ میں تیل ڈالا تو کیا حکم ہے۔

جواب ۔ اس سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ حلق میں مزا دوا کا محسوس ہو کیونکہ یہ اثر مسامات کے ذریعہ پہونچا نیز مثانہ سے جو چیز اندر جاتی ہے وہ بھی مسامات سے مترشح ہو کر جاتی ہے لہٰذا یہاں بھی روزہ فاسد نہیں ہوا۔ (فتاویٰ عالمگیری قاضی خاں)

سوال ۔ انجکشن کے متعلق کیا حکم ہے

جواب ۔ اس سے براہِ راست معدہ یا دماغ میں کوئی چیز نہیں پہونچتی لہٰذا مفسد صوم نہیں یہ تو فتویٰ ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ پرہیز کرو تاکہ روزہ کا مقصد فوت نہ ہو۔

سوال ۔ مفسد صوم اشیاء کتنے قسم پر ہیں۔

جواب ۔ دو قسم پر ہیں ایک وہ ہیں جن سے قضاء اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں دوسری وہ چیزیں ہیں کہ جن سے صرف قضا لازم آتی ہے۔ (فتاوی عالمگیری)

بیان اُن روزہ شکن چیزوں کا کہ جن سے قضاء اور کفّارہ دونوں لازم آتے ہیں۔ اور احکام کفارہ

سوال ۔ قضا اور کفارہ کب لازم آتا ہے۔

جواب ۔ روزہ کو قصداً بلا عذر توڑ دینے سے قضاء کفارہ لازم آتا ہے۔

سوال ۔ کیا ہر روزہ کے توڑنے پر کفارہ ہے۔

جواب ۔ نہیں یہ صرف رمضان کے روزہ توڑنے پر کفارہ ہے کسی اور روزہ کے توڑنے پر کفارہ نہیں۔

سوال ۔ یہ کیوں؟

Marfat.com

جواب۔ اسلئے کہ ماہ رمضان المبارک بہت زیادہ عظیم وجلیل حرمت والا مہینہ ہے لہٰذا رمضان میں روزہ رکھ کر بلا عذر توڑنے والا رمضان کی بحرمتی کرنے کے سنگین جرم کا مرتکب ہوا اِس لئے اس پر کفارہ لازم ہے۔
(مراقی الفلاح نورالایضاح)

ذرا وہ لوگ غور کریں جو رمضان میں علانیہ کھاتے پیتے پھرتے ہیں کس قدر ہتک حرمت رمضان کا گناہ کما رہے ہیں مرنا ہے خدا سے ڈرو۔ اگر رمضان کا ایک روزہ بھی تلف ہوجائے اور عمر بھر روزہ رکھ کر اس کی تلافی کرنا چاہے تو بھی اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ خدا کا شکر ہے کہ گناہ کے ازالہ کے لئے اسی عالم میں توبہ اور کفارہ کو کافی کردیا۔ (طحطاوی)

روزہ کا کفّارہ

سوال۔ کفارہ کیا ہے۔

جواب۔ باندی یا غلام آزاد کرنے پر قدرت ہے تو اول یہ لازم ہے۔ ورنہ دو ماہ کے پے در پے اس طرح روزے رکھے کہ بیچ میں ایک دن بھی ناغہ نہ ہو۔ مثلاً عید کا دن آگیا یا بیمار ہوگیا اس وجہ سے سلسلہ ٹوٹ گیا تو پھر از سر نو سلسلہ شروع کرنا ہوگا اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے یہ بھی ممکن نہیں اس سے بھی عاجز ہے تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دو وقت کھانا کھلانا لازم ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ دوسرے وقت بھی وہ ہی کھانے والے ہوں جنہوں نے پہلے کھایا تھا اگر صبح کو ساٹھ مسکین اور تھے اور شام کو اور تو کافی نہ ہوگا۔ (نورالایضاح مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر صبح وشام نہ کھلا سکے بلکہ دو دن صبح ہی صبح یا شام ہی شام کو کھلا دے تو اس طرح بھی دو وقت شمار کر لئے جائینگے یا نہیں۔

جواب۔ جی ہاں شمار کر لئے جائیں گے یہ جائز ہے۔ (نورالایضاح)

Marfat.com

سوال۔ ایک ہی شخص کو ہر روز دو وقت ساٹھ دن تک کھلا دیا جائے تو یہ بھی کافی ہو جائے گا یا نہیں۔

جواب۔ کافی ہو جائے گا۔ (مراقی الفلاح)

سوال۔ اچھا اگر کم خرچ ہونے کیلئے بچّوں کو یتیم خانہ سے بُلا یا یا ایسے لوگوں کو برائے نام کھلا دیا جو پہلے سے کھانا کھا چکے تھے یہ کافی ہو گا یا نہیں۔

جواب۔ نہیں ہو گا کیونکہ بچوں کا اور شکم سیر کا کھانا کافی نہیں (مراقی الفلاح)

سوال۔ کیا کھانے کے ساتھ سالن بھی ضروری ہے۔

جواب۔ اگر گیہوں کی روٹی ہے تو سالن ضروری نہیں جو کی ہے تو ضروری ہے۔ (مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر کھلائے نہیں بلکہ ہر شخص کو کھانا دیکر مالک بنانا چاہتا ہے تو کس قدر دے۔

جواب۔ گیہوں یا اُس کا آٹا یا ستو ہو تو نصف صاع (ایک سیر تیرہ چھٹانک) اور جو کھجور و منقے ہوں تو ایک صاع دیں۔ (نور الایضاح)

سوال۔ عورت کو کفارہ ادا کرتے ہوئے بیچ میں حیض آگیا جسکی بنا پر وہ روزہ نہیں رکھ سکتی تو کیا سلسلہ منقطع ہونے پر بعد ختم حیض روزوں کا سلسلہ پھر از سر نو شروع کرے یا نہیں

جواب۔ اس کے لئے معافی ہے حیض سے فارغ ہو کر جہاں سے سلسلہ چھوٹا ہے اُس کے آگے سے شروع کر دے اور یہ سلسلہ بعد پاکی متصلاً ہی شروع کر دینا ہوگا ورنہ پھر از سر نو روزہ رکھنے ہونگے۔ (طحطاوی)

سوال۔ اگر ایک ہی رمضان میں دو روزہ توڑے تو علیحدہ علیحدہ کفارہ ادا کرے یا ایک ہی کفارہ کفایت کر جائے گا۔

جواب۔ اگر پہلے کا کفارہ ابھی تک ادا نہیں کیا تھا تو ایک ہی کافی ہو جائیگا۔

Marfat.com

ورنہ نہیں۔ (درمختار)

سوال۔ اگر اُس نے دو رمضان کے روزے توڑے تو کیا علیٰحدہ علیٰحدہ کفّارہ ادا کرنا ہوگا۔

جواب۔ جی ہاں علیٰحدہ علیٰحدہ ہر روزہ کا کفّارہ ادا کرنا ہوگا۔ (شامی)

کفّارہ لازم ہونے کا ضابطہ

سوال۔ روزہ توڑنے پر کفّارہ کیا کسی شرط کے ساتھ لازم آتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں روزہ توڑنے کا جرم پورا اور کامل ہو ہلکا اور ناقص نہ ہو مثلاً روزہ توڑنے والا بچہ نہ ہو مسافر نہ ہو دن میں روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھنے والا نہ ہو کسی کے جبر و اکراہ سے نہ توڑا ہو روزہ توڑنے کے بعد روزہ کے افطار کو مباح کرنے والا کوئی عذر پیش نہ آگیا ہو مثل مرض یا حیض وغیرہ کے غرضکہ جرم کی نوعیت کو کوئی شے ہلکا کرنے والی نہ ہو بلکہ جرم بھاری اور کامل ہو تو کفّارہ لازم آئے گا۔ (شامی۔ نورالایضاح)

سوال۔ جب کفارہ لازم ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ روزہ اُس طریقہ پر توڑے کہ جس سے کامل جرم بن جائے تو اُس کے لئے براہ کرم کوئی ضابطہ بھی بیان فرمائیں کہ جس سے کمال جرم ہونا معلوم ہو۔

جواب۔ اس کے لئے ضابطہ یہ ہے کہ کمال جرم صورت افطار اور معنے افطار دونوں کے باہم جمع ہونے سے ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایک چیز ہے اور ایک نہیں تو جرم ناقص ہوگا کامل نہیں اِن صورتوں میں صرف قضا لازم آئے گی صورت افطار مُنہ کی راہ سے نگلنا ہے یعنی ابتلاع اور معنی افطار انتفاع ہے یعنی پیٹ اور دماغ میں اُس چیز کا پہونچنا ہے جس میں اصلاح بدن ہو یعنی دواء اور غذاء پس مُنہ کی راہ سے کنکر پتھر نگلے تو کھانے کی صورت ہے مگر

Marfat.com

معنی نہیں کیونکہ کنکر غذا ہے نہ دوا اگر غذا اور دوا غیر منہ کی راہ سے پیٹ میں پہونچائی جائے تو معنے افطار حاصل ہے مگر صورت نہیں پس اگر ایک چیز ہے اور ایک چیز نہیں تو صرف قضا لازم آئیگی۔ اور اگر دونوں موجود ہیں مثلاً منہ سے نگلا اور غذا دوا کو نگلا جس میں صلاح بدن ہے تو اب کفارہ لازم ہوگا کیونکہ معنی اور صورت ملکر کامل جرم ہوگیا اسی طرح جماع میں بھی ایک صورت جماع ہے اور ایک معنی جماع صورت جماع ایلاج الفرج فی الفرج ہے۔ یعنی شرم گاہ کا شرم گاہ میں داخل ہونا۔ اور معنی جماع سے مراد انزال ہے مگر شہوۃ کے ساتھ ہو بالمباشرۃ والمماستہ یعنی قضار شہوۃ ہو کسی شے کے مس کرنے سے مثلاً ران یا شکم میں جماع کیا یا جلق لگایا تو یہ معنی جماع ہوا۔ ہاں اگر کسی کے خیال اور تصور سے انزال ہوگیا تو یہ معنی جماع بھی نہیں کیونکہ کسی چیز کے مس کرنے سے انزال نہیں ہوا۔ اور معنی جماع میں مس شرط ہے۔ پس کفارہ انتہائی جرم پر لازم آتا ہے کمال جرم اسیوقت ہوگا جب صورت اور معنی دونوں پائے جائیں تو اگر ایک چیز ہے اور ایک نہیں تو کفارہ لازم نہیں آئے گا صرف قضار لازم آئیگی آگے جزئیات درج ہوں گے اُن میں اس کو ملاحظہ فرماتے جائیں تاکہ اس ضابطہ کی روشنی میں جزئیات اچھی طرح ذہن نشین ہوجائیں۔ (فتح القدیر۔ عنایہ۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی)

سوال۔ کفّارہ لازم آنے کے لئے کیا قابل شہوت عورت کے ساتھ جماع میں انزال شرط ہے۔

جواب۔ اس صورت میں جماع ہو یا اغلام انزال شرط نہیں مجرد دخول پر کفارہ لازم آجائے گا۔ (تنویر۔ درمختار)

سوال۔ کیا قصداً کھانے پینے سے کفّارہ لازم آئے گا۔

Marfat.com

جواب۔ جی ہاں کفّارہ لازم آئے گا۔
سوال۔ کیا ہر چیز کے کھانے پینے سے کفّارہ لازم آتا ہے۔
جواب۔ نہیں صرف دواء اور غذا کے کھانے پینے سے کفّارہ لازم ہوگا کسی اور چیز کے کھانے پینے سے کفّارہ لازم نہیں ہوگا مثلاً کسی نے کنکر یا لوہے کے چنے چبائے تو کفارہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ صورت افطار ہے معنے افطار نہیں۔ (قدوری۔ ہدایہ)
سوال۔ آپ نے فرمایا ہے کہ غذا کے کھانے سے کفّارہ لازم آتا ہے تو غذا کی تعریف بھی کیجئے۔
جواب۔ غذا کی تعریف میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ غذا وہ ہے کہ جس کے کھانے کی طرف طبیعت مائل ہو اور خواہش اس سے زائل ہو بعض نے کہا ہے کہ غذا وہ ہے کہ جس میں بدن انسانی کا نفع ہو ثمرہ اختلاف دو مقام پر ظاہر ہوگا ایک یہ کہ کسی نے مُنہ کا نکلا ہوا لقمہ کھالیا تو پہلی تفسیر کی بنا پر اس پر غذا کی تعریف صادق نہیں آئیگی۔ کیونکہ مُنہ سے نکلے ہوئے لقمہ کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی کراہت ہوتی ہے اگرچہ بدن کا نفع موجود ہے۔ تو اس تفسیر کی بنا پر کفارہ لازم نہیں آئے گا اور دوسری تفسیر کی بنا پر یہ غذا ہے کیونکہ اس کیطرف اگرچہ طبیعت مائل نہ ہو مگر بدن کا نفع تو ہے تو اس تفسیر کی بنا پر اس کے کھانے سے کفارہ لازم آئے گا دوسرا مقام ثمرہ اختلاف ظاہر ہونے کا وہ ہے کہ جب ایسی چیز کا استعمال ہو کہ اُس کی طرف میلان طبع تو ہو مگر اس میں نفع بدن اصلا نہ ہو۔ جیسے حقہ سگریٹ وغیرہ پس پہلی تفسیر کی بنا پر حقہ پینے سے کفّارہ لازم آئے گا اور تفسیر ثانی کی بنا پر کفارہ نہیں کیونکہ اس میں نفع نہیں بلکہ نفع کیا بعض دفعہ اس کا پینا مضر اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ لیکن غذا کے

معنی بیان کرنے میں صحیح تر تفسیر اوّل ہی ہے لہٰذا حقّہ پینے میں ارجن کو عادت ہے، ان پر کفّارہ لازم آئے گا کیونکہ ان کو اس کی طرف رغبت ہے اور جس کی طرف طبیعت مائل ہو وہ غذا کے حکم میں ہے۔ اسی طرح صحیح تر قول کی بنا پر مُنہ سے نکلے ہوئے لقمہ کھانے میں کفّارہ نہیں کیونکہ اس کی طرف رغبت اور میلان نہیں (مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر محبوب یا کسی بزرگ کے مُنہ کا لقمہ ہے یا لعاب دہن ہے تو کیا اُس کے کھانے میں کفارہ لازم آئے گا کیونکہ اِس میں لذت ہے اور اس کی طرف میلان اور رغبت ہے۔

جواب۔ جی ہاں اس صورت میں کفّارہ لازم آئے گا۔ (نور الایضاح۔ مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر سڑا ہوا گوشت کھایا جس میں کیڑے بھی ہوں یا کچا گوشت کھایا تو کفّارہ لازم آئے گا یا نہیں۔

جواب۔ کفّارہ سڑے ہوئے گوشت کے کھانے میں لازم نہیں آئیگا کیونکہ اس کی طرف رغبت نہیں بلکہ کراہت ہے مگر یہ کراہت کچے گوشت میں نہیں لہٰذا کفّارہ لازم آئیگا۔ اسی طرح چربی کھانے میں بھی کفارہ ہے۔ (نور الایضاح)

سوال۔ کیا مٹی کھانے میں کفّارہ لازم آئے گا۔ یا نہیں۔

جواب۔ جس کو رغبت نہیں اُس پر کفارہ نہیں۔ جو مٹی کھانے کا عادی ہے اس پر کفّارہ ہے۔ ہاں گِل ارمنی وغیرہ کھائے گا تو خواہ عادی ہو یا نہ ہو کفارہ لازم آئے گا کیونکہ یہ دوا ہے دوا اور غذا کھالے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ (مراقی الفلاح نور الایضاح فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر نمک کھایا تو کفّارہ لازم آئے گا یا نہیں

جواب۔ اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ ہے اور اگر زیادہ کھایا تو کفارہ نہیں (نور الایضاح مراقی الفلاح)

Marfat.com

سوال۔ اگر غصب کر کے یعنی کسی سے چیز کو چھین کر کھا گیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ لازم ہوگا۔
سوال۔ اگر تھوک میں خون ملا ہوا تھا اور غالب نہ تھا یا برابر خون ہی تھا جو پی گیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ لازم ہوگا قضا ہے۔ (عالمگیری)
سوال۔ اگر تھوک میں خون ملا ہوا تھا اور تھوک غالب تھا۔ تو کیا حکم ہے۔
جواب نہ کفارہ ہے نہ قضا ہے (عالمگیری)
سوال۔ کچے جو۔ یا مسور۔ باجرہ۔ مونگ۔ کچے چاول کھانے پر کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟
جواب۔ نہیں۔ مگر بھنے ہوئے ہوں جس کی طرف رغبت ہو مثلاً جو بھنے ہوئے ہوں یا مرمرے ہوں تو کفارہ لازم ہوگا اسی طرح بالوں میں سے ہرے دانے نکال کر کھائے تو بھی کفارہ ہوگا۔ (مراقی الفلاح)
سوال۔ خربوزہ یا تربوز کا چھلکا اگر کھا لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ اگر ایسی حالت میں ہے کہ لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں یا خشک ہو کر خراب ہو گیا ہو تو کفارہ نہیں ورنہ کفارہ لازم ہوگا۔ (عالمگیری)
سوال۔ آپ نے فرمایا ہے کہ بحالت اکراہ و جبر کھانے پر کفارہ نہیں مگر ایک شخص کو پھانسی دی جانے کا حکم ہوا اس نے پانی مانگا کسی نے اس کو پلا دیا بعد میں چھوڑ دیا تو اس پانی پینے پر کفارہ لازم آئے گا یا نہیں۔
جواب۔ جی ہاں کفارہ لازم ہوگا کیونکہ اس کو کس نے مجبور کیا تھا پانی پینے پر بلا اکراہ خود پیا۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال۔ اگر بادام اخروٹ وپستہ مسلّم نگل گیا تو کیا حکم ہے
جواب۔ اگر خشک بادام اخروٹ پستہ ہے تو کفارہ نہیں تر بادام ہے تو کفارہ ہے کیونکہ یہ کھایا جاتا ہے بخلاف تر پستہ اور تر اخروٹ کے کہ اس میں کفارہ نہیں کیونکہ یہ نہیں کھایا جاتا۔ (عالمگیری)
سوال۔ اگر خشک اخروٹ بادام پستہ چبا کر کھایا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ اگر اندر سے پولا اور خالی نکلا صرف چھلکا ہی تھا جو چبا کر کھایا تو کفارہ نہیں صرف قضا ہے اور اگر اس کے اندر مغز تھا پھر چبا کر کھایا گیا تو کفارہ ہے کیونکہ جو چیز کھانے کی ہے وہ مع شے زائد کھائی گئی (فتاوی قاضی خاں)
سوال۔ اگر چھلکے سمیت انڈا یا انار نگل گیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ نہیں کیونکہ اس طرح نہیں کھایا جاتا (فتاوی قاضی خاں)
سوال۔ کھیرا۔ ککڑی۔ باقلا۔ خربوزہ۔ تربوزہ۔ کا پانی پیا۔ کافور زعفران مشک سرکہ کھایا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ لازم ہے۔ (عالمگیری)
سوال۔ اگر روزہ توڑنے کے بعد ایسا بیمار ہو گیا کہ اس کو شرعاً روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے یا عورت کو حیض یا نفاس آگیا تو اس روزہ توڑنے پر کیا کفارہ ہے۔؟
جواب۔ نہیں کیونکہ کفارہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد بغیر اپنے قصد اور اختیار کے منجانب اللہ کوئی ایسا عذر پیش نہ آئے کہ جس سے افطار مباح ہو جائے اور یہاں ایسا پیش آگیا لہذا کفارہ نہیں (شامی)
سوال۔ روزہ توڑنے کے بعد اگر سفر کیا یا اپنے اختیار سے کوئی زخم لگایا یا چھت یا پہاڑ سے گر کر اپنے کو ایسا زخمی کیا کہ اب روزہ کے قابل

Marfat.com

نہیں رہا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ لازم آئے گا کیونکہ یہ منجانب اللہ عذر نہیں بلکہ اس کے اختیار سے پیدا کردہ ہے لہذا کفارہ لازم ہوگا۔ (مراقی الفلاح)
سوال۔ اگر روزہ توڑنے کے بعد بادشاہ نے اس کو سفر پر مجبور کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ لازم ہوگا کیونکہ یہ عذر صاحب حق یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیدا نہیں ہوا۔ (مراقی۔ طحطاوی)
سوال۔ اوّل اگر کسی مرد کو جبر و اکراہ کے ساتھ جماع میں مشغول کیا پھر اثناء صحبت میں وہ بخوشی جماع میں مشغول رہا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفّارہ لازم نہیں کیونکہ روزہ تو بحالت اکراہ اول ہی ٹوٹ چکا تھا۔ (مراقی الفلاح)
سوال۔ جبر و اکراہ کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ کسی عضو کو قطع کرنے یا ضرب شدید یا قتل کی صحیح دھمکی دی جائیکو کہتے ہیں بشرطیکہ روزہ دار بھی یہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کے موافق نہ کیا تو یہ نقصان پہونچادے گا۔
سوال۔ کیا کفارہ کے لئے شکم سیر ہو کر کھانا یا جماع کرنے میں انزال کا ہونا بھی شرط کفارہ ہے یا نہیں۔؟
جواب۔ نہیں۔ صرف کھانے سے اور جماع کرنے میں اگرچہ انزال نہ ہو شفہ چھپتے ہی کفارہ لازم آئے گا کیونکہ احکام جماع غسل فساد صوم۔ حد۔ کفّارہ صوم وغیرہ یہ سب التقاء ختانین کے ساتھ متعلق ہیں شکم پری یا انزال یہ زائد شے ہے اس کو عربی میں شبع کہتے ہیں کفارہ میں یہ ضروری نہیں۔
(درمختار۔ شامی۔ مراقی الفلاح)

Marfat.com

سوال۔ کھانے کی وہ کیا مقدار ہے کہ جس کے پیٹ میں پہونچنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔

جواب۔ باہر سے تل یا تل کی برابر کوئی چیز منہ میں رکھ کر بغیر چبائے نگل گیا تو کفارہ لازم ہوگا مگر اسی مقدار کی دانتوں میں الجھی ہوئی شے کو نکال کر پھر نگلا تو روزہ فاسد ہو جائے گا مگر اصح روایت کی بنا پر کفارہ نہیں بوجہ کراہت طبع۔ (عالمگیری)

سوال۔ بغیر چبائے نگل جانے کی قید کیوں لگائی۔

جواب۔ اسلئے کہ اتنی قلیل مقدار کی چیز کو اگر چبایا جائے گا تو منہ میں لاشئے ہو کر رہ جائیگی وہ حلق میں نہیں پہونچے گی اسلئے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں اگر مزا حلق میں محسوس ہوا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور یہ ہی اصل ہے ہر قلیل شے کے چبانے کے بارہ میں۔ (فتاوی عالمگیری)

سوال۔ اگر باہر سے نہیں بلکہ دانتوں کے اندر سے کوئی چیز تل کی برابر نکلی اور اندر ہی اندر اس کو نگل گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ یہ حکم قلیل میں ہے۔ منہ کے اندر کثیر شے سے روزہ فاسد ہوتا ہے اس کی مقدار چنے کے برابر یا اس سے زائد ہے پھر اس میں بھی قضا ہے کفارہ نہیں (عالمگیری)

سوال۔ کسی نے بوسہ لیا یا ساتھ لٹایا یا چھوا اور انزال نہ ہوا روزہ نہیں گیا مگر یہ شخص اپنی جہالت سے یہ سمجھ بیٹھا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ کفارہ لازم ہوگا مگر فساد کا مفتی نے فتوی دیدیا تھا تو نہیں۔
(نور الایضاح)

Marfat.com

سوال۔کسی کی غیبت کی پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ جاتا رہا قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے
جواب۔قضاء اور کفارہ دونوں لازم۔ (عالمگیری)
سوال۔بھول کر کھایا پیا جماع کیا اور معلوم بھی تھا کہ ان صورتوں میں روزہ نہیں جاتا پھر قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔اگرچہ معلوم تھا پھر بھی کفارہ نہیں کیونکہ افطار کے لئے گمان کا جائز محل ہے کہ یہ حقیقت میں مفطر یعنی روزہ شکن چیزیں ہیں پس شبہ کی وجہ سے کفارہ نہیں۔ (شامی)
سوال۔اگر قے ہوئی یا نہایا اور گمان ہوا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں ہاں اگر کسی مفتی کے فتویٰ پر افطار کیا تو کفارہ نہیں کیونکہ عامی پر تقلید مفتی لازم ہے (فتاویٰ بزازیہ)
سوال۔اگر احتلام ہوا اور معلوم ہے کہ اس سے روزہ نہیں جاتا مگر باوجود اس جاننے کے پھر قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔کفارہ لازم ہے اگر حکم جانتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)
سوال۔حجامت یعنی پچھنے لگوائے یا سرمہ لگایا یا تیل لگایا پھر ان باتوں میں یہ سمجھکر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔قضا و کفارہ لازم ہے اگرچہ اس نے حدیث سن لی ہو مگر وہ کیا جانے کہ حدیث منسوخ ہے یا مؤول۔عوام کا یہ کام نہیں کہ حدیث سے دلیل لائیں ہاں اس غریب جاہل کو کسی مفتی نے فتویٰ دیدیا اور افطار کر لیا تو کفارہ نہیں کیونکہ عوام کا کام تو علماء سے دریافت کر کے فتویٰ پر عمل کرنا ہے۔
(فتاویٰ بزازیہ)

Marfat.com

سوال۔ تیوں کے کھانے سے کفارہ لازم آتا ہے یا نہیں۔
جواب۔ اگر وہ پتّے کھائے جاتے ہیں تو قضا اور کفارہ لازم ہے ورنہ نہیں یہی تمام نباتات کا حکم ہے۔ (عالمگیری)
سوال۔ اگر مسواک کرنے پر گمان ہوا کہ روزہ فاسد ہو گیا پھر قصداً کھا پی لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ لازم ہے۔ (عالمگیری)
سوال۔ اگر دانہ گندم کو دانت سے کتر کر کھایا تو کیا کفارہ ہے۔
جواب۔ جی ہاں کفارہ ہے کیونکہ اس طرح کھانے چھکنے پر عادت جاری ہے ہاں چبا کر کھائے گا تو منہ میں فنا ہو جائیگا اس صورت میں اگر حلق میں مزا محسوس نہ ہوا تو نہ فساد ہے اور نہ کفارہ ورنہ قضا اور کفارہ دونوں لازم۔
(نور الایضاح۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی)
سوال۔ جن صورتوں میں کفارہ نہیں کیا اُن میں شرط ہے کہ ایک ہی بار ایسا فعل سرزد ہوا ہو۔
جواب۔ جی ہاں یہ شرط ہے اگر بار بار اس گناہ کا اعادہ کیا تو کفارہ لازم ہوگا۔ (درمختار)

بیان اُن روزہ شکن چیزوں کا جن میں صرف قضا لازم آتی ہے

صرف روزہ کی قضا ہونے کا ضابطہ

سوال۔ صرف قضا لازم آئے اس کا بھی کوئی ضابطہ بیان فرمائیں۔
جواب۔ اوپر کفارہ میں اس کا بیان آچکا ہے جس کا حاصل یہ ہے روزہ کے منافی امور میں سے صورتاً یا معنی فقط کسی ایک امر کا موجود ہونا موجب قضا ہے

Marfat.com

اسلئے کہ ایک کے وجود سے جرم میں نقصان رہتا ہے۔ کمال جرم نہیں بنتا لہذا اس سے کفّارہ نہیں فقط قضا واجب ہو گی۔ اسی طرح اگر صورت اور معنی افطار دونوں باہم جمع ہی ہو جائیں مگر کسی عذر کے ساتھ افطار ہوا یا افطار کے بعد مباح کرنے والا کوئی خدا کی جانب سے شرعی عذر بیماری وغیرہ پیش آجائے یا کوئی شبہ اور خطا کی بنا پر روزہ افطار کیا یا جبر و اکراہ سے توڑا یا وہ روزہ افطار کیا جسکی نیت زوال سے قبل دن میں ہوئی تو ان سب صورتوں میں بھی قضا لازم ہو گی۔ کیونکہ جرم ہلکا ہو گیا۔ صورت و معنے افطار کی بحث اوپر کفارہ کے بیان میں گذری تفصیل وہاں ملاحظہ فرمائی۔ (ہدایہ طحطاوی)

سوال۔ روزہ دار عورت سو رہی تھی پاگل ہو گئی اسی حالت میں اس سے وطی کی گئی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس پر کفارہ نہیں صرف قضا ہے (نور الایضاح۔ مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر سوتے ہوئے پانی پیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ جاتا رہا قضا لازم۔ یہ مثل بھول کر پینے والے کے نہیں کیونکہ سونے والا کا ذبیحہ جایز نہیں بھولنے والا کا ذبیحہ جایز ہے (عالمگیری)

سوال۔ بچّہ روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا اس پر بھی کفارہ ہے۔

جواب۔ نہیں۔ بلکہ اس پر تو قضا بھی لازم نہیں۔

سوال۔ اگر قبل زوال روزہ کی نیت کر کے پھر قصداً روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ صرف قضا لازم ہو گی کیونکہ کفارہ میں یہ شرط ہے کہ وہ رمضان کا وہ روزہ توڑے کہ جس کی نیت رات سے ہی کی ہو۔ یہاں نیت دن میں ہوئی لہذا توڑنے پر کفارہ نہیں صرف قضا ہے کیونکہ امام شافعی کے نزدیک اس نیت سے روزہ ہی نہیں ہوتا تو شبہ ہو گیا عدم صیام کا اور شبہ سے کفارہ ساقط (مراقی الفلاح)

Marfat.com

سوال ۔ اگر مجبوراً کسی نے روزہ توڑا کسی جابر کے جبر و اکراہ سے تو کیا حکم ہے
جواب ۔ صرف قضا ہے کفارہ نہیں ۔ (عالمگیری)
سوال ۔ کُلی کر رہا تھا کہ حلق میں بغیر قصد پانی چلا گیا تو کیا حکم ہے۔
جواب ۔ یہ پانی خطاءً گیا لہٰذا کفارہ نہیں صرف قضا لازم ہے بشرطیکہ روزہ پانی کے اُتر نیکے وقت یاد تھا ورنہ قضا بھی نہیں ۔ (عالمگیری۔ نورالایضاح)
سوال ۔ اوّل بھول کر روزہ دار نے کھانا کھا لیا پھر قصداً کھا لیا تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں۔
جواب ۔ نہیں صرف قضا لازم ہوگی کیونکہ قیاساً فاسد ہوگیا لہٰذا شبہ ہوگیا۔
(فتاوی قاضی خاں)
سوال ۔ نیت کے بعد پھر سحری کھائے یا جماع در آں حالیکہ طلوع فجر میں شک تھا بعد میں ثابت ہوا واقع میں فجر ہو گئی تھی تو افطار چونکہ دن میں ہوا لہٰذا کفارہ ہے یا نہیں
جواب ۔ صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں کیونکہ رات اصل ہے تو بقائے لیل کے شبہ پر کفارہ ساقط ہوگیا۔ (نورالایضاح ۔ مراقی الفلاح)
سوال ۔ اگر رات کے گمان پر روزہ افطار کیا حالانکہ افطار کے بعد سورج کا کنارہ دکھلائی دیا تو کفارہ ہے یا نہیں۔؟
جواب ۔ قضا ہے کفارہ نہیں کیونکہ رات کے ظن پر افطار ہوا۔
(مراقی الفلاح۔ نورالایضاح۔ طحطاوی)
سوال ۔ اگر مرد یا کسی جانور کے ساتھ جماع کیا یا حلق لگایا یا ران یا پیٹ میں جماع کیا یا بوسہ لیا یا چھویا اور ان سب صورتوں میں انزال ہوگیا تو کیا کفارہ لازم ہوگا۔
جواب ۔ نہیں صرف قضا لازم ہوگی۔ (نورالایضاح ۔ مراقی الفلاح ۔ طحطاوی)

Marfat.com

سوال۔ اگر چھوہا یا بوسہ لیا اور منی خارج ہوگئی تو بھی کفارہ لازم ہوگا یا نہیں۔
جواب۔ نہیں۔ بلکہ قضا بھی نہیں۔ (طحطاوی)
سوال۔ عورت کو دیکھ کر انزال ہوگیا یہ سمجھا کہ روزہ جاتا رہا قصداً کھا لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں ہاں مسئلہ معلوم تھا کہ روزہ نہیں گیا پھر قصداً کھا لیا تو کفارہ لازم ہے (عالمگیری)

جلق لگانے والے پر لعنت ہے

سوال۔ اوپر یہ تو معلوم ہوگیا کہ جلق میں انزال ہوگیا تو روزہ کی قضا ہے براہ کرم نفس جلق کے بارہ میں بھی کچھ فرمائیں کہ یہ فعل کیسا ہے۔
جواب۔ مکروہ تحریمی ہے اس فعل کے کرنے والے پر خدا کی لعنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ناکح الید ملعون) (عنایہ۔ درمختار۔ فتح القدیر) ۶۴
سوال۔ اگر کسی نے کنکر پتھر چبائے تو کفارہ ہے یا نہیں۔
جواب۔ نہیں۔ قضا ہے کیونکہ صورۃً فطر ہے معنے فطر نہیں۔ (ہدایہ)
سوال۔ احتلام ہوا اس نے خیال کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا لیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں ہاں مسئلہ معلوم تھا کہ احتلام سے روزہ نہیں جاتا پھر قصداً کھایا تو کفارہ لازم ہوگا (عالمگیری)
سوال۔ زوال سے پہلے مسافر گھر آگیا یا مجنون کو افاقہ ہوگیا اور کھانے کے لئے گھر میں کچھ موجود نہیں پایا روزہ کی نیت کرلی۔ پھر قصداً عورت سے جماع کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)
سوال۔ حقنہ کیا یا ناک میں دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا خود تیل پہونچ

Marfat.com

گیا تو کیا کفّارہ لازم ہوگا۔

جواب۔ کفارہ نہیں۔ قضا لازم ہوگی بوجود معنی الفطر۔ (مراقی۔ ہدایہ۔ عالمگیری)

سوال۔ اگر کسی نے مکھی کھائی یا تاگا رنگین مُنہ میں لیکر بٹا تھوک ایسا رنگین ہوا کہ رنگ ہوگیا اُس کو نگل گیا اُس وقت روزہ یاد ہے یا جمائی میں مُنہ کھلا پانی اوپر پرنالے سے گر کر حلق میں اُتر گیا۔ بغیر اس کے عمل کے یا برف کی ڈلی مُنہ میں سے پھسل کر حلق میں اتر گئی یا آنسو بہکر بہت سے مُنہ میں چلے گئے جس سے تمام مُنہ نمکین ہوگیا پھر ان آنسوؤں کو نگل گیا اسی طرح چہرہ کا پسینہ منہ میں داخل ہوگیا یا عورت نے اپنی شرمگاہ میں پانی یا دوا کے قطرہ ڈالے یا پیٹ یا دماغ کے زخم میں دوا ڈالی جو پیٹ یا دماغ تک پہونچ گئی یا گیلی اُنگلی پانی یا تیل کی پاخانہ کے مقام یا عورت نے اپنے مقام مخصوص میں داخل کی جس سے تری اندر پہونچی اِن سب صورتوں میں اگر روزہ فاسد ہوا تو قضا ہے یا کفارہ بھی لازم آئے گا۔

جواب۔ ان سب صورتوں میں کفارہ نہیں۔ روزہ فاسد ہوجائے گا صرف قضا لازم ہوگی بشرطیکہ اس وقت روزہ کو بھولے ہوئے نہ ہو بلکہ روزہ یاد بھی ہو۔ (عالمگیری)

سوال۔ اگر پاخانہ کا مقام باہر آگیا یعنی کانچ نکل آئی استنجا کا پانی خوب خشک نہیں کیا کہ کھڑا ہوگیا پانی اندر چلا گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ فاسد ہوگا قضا لازم ہے۔ کفارہ نہیں (عالمگیر)

سوال۔ اگر استنجا کرتے وقت پانی مقام حقنہ تک پہونچ گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ فاسد ہوجائے گا قضا لازم ہے اسی لئے احتیاط لازم ہے کہ روزہ دار استنجے کے وقت سانس نہ کھینچے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

سوال۔ اگر ڈوری میں باندھ کر گوشت وغیرہ کا ٹکڑا نگل گیا اور ڈوری ہاتھ میں ہے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر فوراً نہیں نکالا کچھ دیر بعد نکالا تو روزہ فاسد ہو جائے گا صرف قضا لازم ہے (عالمگیری)

سوال۔ اگر لکڑی کا پورا ٹکڑا نگل گیا یا کنکر گٹھلی کاغذ نگل گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال۔ عورت کے لئے آج کی تاریخ حیض آنے کے لئے معین تھی اس لئے عورت نے قصداً روزہ توڑ دیا حیض نہ آیا یا آج باری کا دن تھا یہ سمجھکر کہ آج بخار آئے گا قصداً روزہ توڑ دیا مگر بخار نہ آیا۔ یوں ہی یقین تھا کہ آج دشمن سے لڑائی ہوگی قصداً روزہ توڑ دیا مگر لڑائی نہ ہوئی تو اس روزہ توڑنے پر کیا کفارہ لازم آئے گا۔

جواب۔ صرف قضا ہے کفارہ لازم نہیں۔ (طحطاوی)

سوال۔ اگر دھواں پیٹ یا دماغ میں پہونچایا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ فاسد ہو گیا قضا لازم ہے۔ اور دھواں اگر عنبر اور عود وغیرہ کا ہے تو بعید نہیں کہ کفارہ بھی لازم آئے نفع کے سبب۔ (مراقی۔ نور الایضاح ص ۳۷۰)

قے کا حکم (سوال) اگر قے ہوئی تو روزہ فاسد ہو گیا یا نہیں۔

جواب نہیں مگر ہاں خود قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

سوال۔ یہ کیوں۔

جواب۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے کہ (من ذرعہ القے وھو صائم فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمداً فلیقض) یعنی جس کو قے ہوئی اور وہ روزہ دار ہے تو اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر قضا ہے۔ (فتاوی قاضی خاں۔ فتح القدیر)

Marfat.com

سوال۔ قے میں کفارہ کیوں نہیں۔

جواب۔ اسلئے کہ حدیث میں قضا کا ذکر ہے کفارہ کا نہیں۔ قیاس تو یہ چاہتا تھا کہ قضا بھی لازم نہ آئے کیونکہ روزہ میں فساد اُس چیز سے آتا ہے جو اندر جائے نہ کہ اس چیز سے جو خارج ہو۔ مگر نص آگئی قضا کے حق میں لہذا ہم نے فساد صوم قضا کے حق میں مان لیا۔ کفارہ کے حق میں نہیں۔ یہاں اصل قیاس عدم فساد کا قایم ہے۔ لہذا کفارہ نہیں۔ (ہدایہ۔ فتاوی قاضی خاں)

سوال۔ اگر قصداً قے تو کی مگر منہ بھر کر نہیں ہوئی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ امام محمدؒ کے نزدیک قضا ہے مگر امام یوسفؒ کے نزدیک قضا نہیں یہ ہی قول مختار اور صحیح ہے۔ (درمختار۔ فتح القدیر)

سوال۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔

جواب۔ امام محمدؒ کے نزدیک اگر قے قصداً کی تو بہر حال قضا لازم منہ بھر کر ہو یا اُس سے کم کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں مطلق ہے۔ لیکن امام یوسفؒ کے نزدیک جب تک کہ منہ بھر کر قے نہ آئے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ رہی حدیث بیشک وہ قے کے بارہ میں ضرور ہے مگر قے وہ ہی ہے جو اندر سے باہر خارج ہو اور حکم خارج میں وہ قے ہے جو منہ بھر کر ہو جس کے روکنے پر قدرت نہ ہو۔ لہذا قے ہی وہ ہے جو منہ بھر کر ہو قلیل مقدار میں کچھ پانی یا ڈکار میں کچھ کھانے کے ذرات منہ میں آگئے تو اس کو قے نہیں کہتے نہ اس سے وضو ٹوٹے گا نہ روزہ جائے گا یہ ہی قول مختار ہے۔ (ہدایہ۔ شامی۔ فتح القدیر)

سوال۔ اگر قصداً قے کی اور لوٹ کر کچھ اندر چلی گئی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر منہ بھر کر ہے تو لوٹنے کا کوئی سوال ہی نہیں قے کرتے ہی بالاجماع روزہ ٹوٹ گیا خواہ اندر جائے یا نہ جائے خواہ لوٹائے یا خود لوٹے روزہ

Marfat.com

بہرحال جاتا رہا (فتح القدیر)

سوال۔ تھوڑی قے ہوئی منہ بھر کر نہیں مگر خود لوٹائی اس قلیل قے کو جو قصداً کی تھی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ امام محمدؒ کے نزدیک روزہ فاسد ہوگیا اور امام یوسفؒ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوا یہی اصح قول ہے۔ (درمختار)

سوال۔ یہ اختلاف کیوں ہے۔

جواب۔ امام محمدؒ کے نزدیک تو قصداً قے کرنے ہی سے اگرچہ قلیل ہو روزہ ٹوٹ گیا بوجہ نص کے۔ تو اندر جانے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ امام یوسفؒ کے نزدیک باہر سے اندر جانے کا سوال جب پیدا ہوتا جبکہ قلیل حکم خارج میں ہوتا مگر امام یوسفؒ کے نزدیک یہ حکم خارج ہی میں نہیں تاکہ خارجی چیز کا اندر جانا متحقق ہوتا لہٰذا ان کے نزدیک بھی روزہ نہیں ٹوٹا اور ان سے دوسری روایت کی بنا پر روزہ ٹوٹ گیا۔ یہ قول امام محمدؒ کے موافق ہوا امام زفرؒ بھی ساتھ ہیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں فتح القدیر)

سوال۔ جو قے خود بخود آئے اس کا کچھ حصہ اندر چلا جائے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ منہ بھر قے کو اگر قصداً لوٹایا ہے تو بالاجماع روزہ فاسد ہوگا۔ اور قصداً نہیں خود بخود کچھ حصہ لوٹ کر چلا گیا تو امام یوسفؒ کے نزدیک روزہ فاسد ہوگیا امام محمدؒ کے نزدیک نہیں۔

سوال۔ یہ کیوں

جواب۔ اس کے سمجھنے کے لئے پہلے یہ سمجھ لو کہ امام محمدؒ کے نزدیک فساد صوم عمل اور فعل صائم پر موقوف ہے اور امام یوسفؒ کے نزدیک فساد کا تعلق اس چیز کے داخل ہونے پر ہے جو خارج سے جائے تو منہ بھر کر قے

حکم خارج میں بھی ہے اور قصداً لوٹانے میں روزہ دار کا عمل فعل بھی پایا گیا تو بالا جماع روزہ فاسد ہو گیا۔ قضا لازم آئیگی اور منہ بھر کر قے تو ہے مگر قصداً نہیں لوٹی خود چلی گئی تو عمل صایم نہ ہونے کے سبب امام محمدؒ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوا اور امام یوسفؒ کے نزدیک روزہ ٹوٹ گیا کیونکہ منہ بھر کر قے حکم خارج میں ہے گویا خارج سے لوٹنا پایا گیا روزہ فاسد ہو گیا۔ (ہدایہ۔ فتح القدیر)

سوال۔ اچھا جو قے خود بخود آئے اور منہ بھر سے کم ہو اس میں سے اگر کچھ حصہ اندر چلا گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر بغیر قصد خود لوٹ گئی تو بالاتفاق روزہ فاسد نہیں ہوا اور قصداً لوٹایا تو امام محمدؒ کے نزدیک فاسد ہو گیا اور امام یوسفؒ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوا اور یہی قول مختار ہے۔ (فتح القدیر)

سوال۔ اس کی کیا وجہ۔

جواب۔ چونکہ یہ قے منہ بھر کر نہیں تو حکم خارج میں نہیں تو اگر خود لوٹی تو امام یوسفؒ کے نزدیک خارج سے اندر جانا نہیں پایا گیا لہذا روزہ فاسد نہیں ہوا۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک خود اندر قے اتر جانے میں روزہ دار کا فعل اور قصد نہیں پایا گیا تو ان کے نزدیک بھی روزہ فاسد نہیں ہوا۔ تو بالاتفاق عدم فساد کی صورت ہوئی اگر قصداً لوٹا یا تو فعل اور عمل صایم کی وجہ سے امام محمدؒ کے نزدیک تو روزہ فاسد ہوا مگر قلیل مقدار ہے اسلئے امام یوسفؒ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹا کیونکہ حکم خارج میں نہیں۔ (فتح القدیر)

سوال۔ جماع بچہ سے یا میت سے یا جانور یا ران میں کیا یا چھویا یا بوسہ لیا اور انزال ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

Marfat.com

جواب۔قضا واجب ہے کفارہ نہیں ۔ (تنویر ابصار۔ ہدایہ)

سوال۔ اگر دو عورتوں نے آپس میں فعل بد کیا یعنی جماع کیا اور انزال ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔صرف قضا لازم ہوگی۔ (شامی؛ عالمگیری)

سوال۔کسی نے بھولکر جماع کیا جب یاد آیا تو فوراً علیحدہ نہیں ہوا بلکہ رکا رہا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ فاسد ہو گیا کیونکہ رکا رہنا اب جماع شروع کرنے کے حکم میں ہے مگر ابتدا بھول کر ہوئی اسلئے کفارہ نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ حرکت کریگا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر کسی نے انار کا دانہ یا چھالیہ روزہ دار پر ماری وہ حلق میں اتر گئی تو کیا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

جواب۔جی ہاں فاسد ہو جائے گا قضا لازم ہے۔ (عالمگیری)

بیان اُن چیزوں کا جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال۔ روزہ دار نے بھول کر کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا یا جماع کیا تو کیا روزہ ٹوٹ گیا۔

جواب۔ روزہ نہیں ٹوٹا وہ اللہ کی طرف سے رزق ہے جو اس کو ملا۔ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بھول معاف ہے۔ حدیث شریف میں ہے (فانما اطعمہ اللہ وسقاہ) کہ اللہ نے اس کو کھلایا پلایا۔ (مشکوۃ مراقی الفلاح، نور الایضاح)

سوال۔ اگر بھولکر کھا رہا ہو تو کیا دیکھنے والے پر اس کو آگاہ کرنا لازمی ہے۔

جواب۔ اگر جانتا ہے کہ روزہ دار میں قوت ہے تو آگاہ کرنا لازمی ہے نہ

Marfat.com

بتلائے گا تو مکروہ ہے اور اگر قوت نہیں ہے تو خیر گنجائش ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ اگر کسی نے بتلایا مگر اُس نے ایک نہ سُنی اور برابر کھائے چلا گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ نہیں ٹوٹا لانہ لم یوجد منہ صورۃ الجماع ولا معناہ۔ (مراقی الفلاح)

سوال۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت روزہ آنکھ میں سرمہ لگایا۔

جواب۔ جی ہاں لگایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتحل وھو صائم۔ (طحطاوی)

سوال۔ پھول یا مشک عنبر یا عطر سونگھنے سے کیا روزہ ٹوٹتا ہے۔

جواب۔ نہیں۔ ہاں جوہر دار مثل اگر بتی کے دھوئیں کے اگر سونگھے گا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور اگر بغیر اس کے قصد اور فعل کے بلا اختیار دھواں حلق میں داخل ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہو گا۔ (نور الایضاح۔ مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر خشک انگلی قبل دبر میں کی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ نہیں گیا۔ (مراقی الفلاح)

سوال۔ اگر غیبت کی تو روزہ گیا یا نہیں۔

جواب۔ روزہ تو نہیں گیا مگر ثواب چلا گیا کیونکہ غیبت مردہ بھائی کے گوشت کھانے کی برابر ہے قرآن پاک میں (یاکل لحم اخیہ) (طحطاوی)

سوال۔ اگر کان میں بار بار تنکا داخل کر کے میل نکالا تو کیا روزہ جاتا رہا۔

Marfat.com

جواب ۔نہیں گیا۔ (لعدم وصول الی الدماغ) (نورالایضاح ۔مراقی الفلاح)

سوال ۔سر سے ناک کی طرف رطوبت اتری وہ ناک کے ذریعہ کھینچکر اندر ہی سے اس رطوبت اور بلغم کو نگل گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب ۔روزہ نہیں ٹوٹا لیکن امام شافعیؒ کے قول پر روزہ ٹوٹ گیا۔ لہذا منہ کے ذریعہ نکال کر تھوک دے تاکہ بالاتفاق روزہ صحیح ہوجائے۔

(مراقی الفلاح ۔نور الانصاح)

سوال ۔اگر کلی کے بعد منہ میں تری رہ گئی اس کو نگل گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب ۔روزہ نہیں ٹوٹا۔ ایسی چیزوں سے بچنا ناممکن ہے۔ (فتاوی بزازیہ

سوال ۔ہونٹ تھوک سے تر ہو گئے اس کو پی گیا یا منہ سے لعاب کا تار بند کر نکلا ابھی تار منقطع نہیں ہوا تھا کہ کھینچ کر واپس نگل گیا تو روزہ ٹوٹا یا نہیں۔

جواب ۔نہیں ٹوٹا کیونکہ ابھی خروج پورا نہیں ہوا تھا۔ (عالمگیری)

سوال ۔اگر ہڑ کو چوسا تو کیا حکم ہے۔

جواب ۔اگر اجزا اس کے اندر نہیں گئے تو روزہ نہیں گیا۔ (عالمگیری)

سوال ۔غبار وغیرہ اگرچہ دوائیوں کا ہو منہ میں چلا گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب ۔روزہ فاسد نہیں ہوا (عالمگیری)

سوال ۔اگر احتلام ہوگیا تو کیا روزہ جاتا رہا یا نہیں۔

جواب ۔روزہ نہیں گیا۔ لانہ لم توجد صورۃ الجماع ولا معناہ۔ (ہدایہ)

سوال ۔اگر بدن یا بالوں میں تیل لگایا تو روزہ گیا یا نہیں۔

جواب ۔روزہ نہیں گیا لعدم المنافی (ہدایہ)

سوال ۔اگر بوسہ لیا یا چھویا اور انزال نہ ہوا تو کیا حکم ہے۔

جواب ۔روزہ نہیں ٹوٹا۔ لعدم المنافی صورۃ ومعنی ۔ (ہدایہ)

Marfat.com

سوال۔ اگر گوشت کا ریشہ یا چھالیہ یا پان یا روٹی کا ٹکڑا دانتوں میں سے نکل کر اندر چلا گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قلیل مقدار میں ہے کیونکہ کچھ نہ کچھ دانتوں میں عادتاً کھانے کے اجزاء باقی رہ ہی جاتے ہیں۔ اس سے بچنا ناممکن ہے اسلئے معاف ہے بمقابلہ کثیر کے کہ اس کا دانتوں میں رہنا ناممکن اس لئے وہ معاف نہیں اس کو نگلا تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ کم اور زیادہ کی حد چنے کی مقدار ہے کہ یہ کثیر ہے اور اس سے کم قلیل۔ (حیات الصائمین)

سوال۔ اگر دانتوں سے خون نکلا روزہ میں نگل گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر حلق میں خون کا مزا محسوس نہیں ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر مزا محسوس ہوا تو ٹوٹ گیا۔

سوال۔ اگر کھانے کے بعد کچھ اس کا اثر باقی رہ گیا اس کو نگل گیا تو کیا حکم ہے

جواب۔ اگر وہ قلیل ہے اس کو نگل لیا تو روزہ نہیں گیا اور اگر کثیر ہے تو روزہ گیا صاحب فتح القدیر کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں مزا محسوس ہوا تو کثیر ہے روزہ ٹوٹ جائیگا ورنہ نہیں۔

مکروہات روزہ

سوال۔ کیا چکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب۔ اگر مزا چکھ کر تھوک دیا ہے اندر کچھ نہیں گیا تو روزہ نہیں گیا۔ لعدم الفطر صورۃ ومعنی۔ (ہدایہ)

سوال۔ یہ تو معلوم ہو گیا کہ روزہ نہیں ٹوٹا مگر چکھنا روزہ کی حالت میں کیسا ہے۔

جواب۔ مکروہ ہے۔ (لما فیہ من تعریض الصوم علی الفساد) (ہدایہ)

Marfat.com

سوال۔ اگر عورت چبا کر اپنے بچہ کو کھانا کھلا دے تو کیسا ہے۔
جواب۔ اگر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے جب تو مکروہ نہیں ہے ورنہ مکروہ ہے۔ بلا وجہ خطرہ مول لینا ہے۔ (ہدایہ)
سوال۔ گوند وغیرہ چیزوں کے چبانے کا کیا حکم ہے۔
جواب۔ اگر بہربہری چیز ہے کہ اُس سے جُدا ہو کر کچھ اجزاء پیٹ میں پہونچ جائیں تو روزہ گیا اور اگر چکنی چیز ہے تو چبانا مکروہ ہے (ہدایہ)
سوال۔ عورت کا شوہر بدخلق ہے اس کی وجہ سے سالن میں نمک وغیرہ چکھنا کیسا ہے۔
جواب۔ مکروہ نہیں ہے ہاں مطلقاً بدخلق نہیں ہے یا خاص کھانے پینے کے معاملہ میں بدخلق نہیں ہے تو پھر چکھنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح طحطاوی)
سوال۔ اپنی عورت کا بوسہ لینا یا مباشرۃ یا ران وغیرہ میں جماع کیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ اگر انزال کا اندیشہ ہے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں ہے۔ ہاں ہونٹوں کا بوسہ یعنی لبوں کو چوسنا علی الاطلاق مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا خلاف مباشرۃ فاحشہ یعنی ننگے ہو کر معانقہ کرنا یا ملنا جبکہ شرم گاہیں بھی ملی ہوئی ہوں مکروہ ہے۔ (نور الایضاح۔ مراقی الفلاح۔ طحطاوی)
سوال۔ جبکہ بوسہ وغیرہ مُفطِر نہیں ہے تو پھر مکروہ کیوں ہے۔
جواب۔ بوسہ وغیرہ فی حد ذاتہ مفطر نہیں اسلئے حالت امن میں اس کی ذات کا اعتبار کیا اور غیر مامون حالت میں انجام کا اعتبار کر کے مکروہ کا حکم دیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات)
سوال۔ سنا ہے ڈاڑھی اور مونچھ وغیرہ میں تیل لگانا مکروہ ہے۔

Marfat.com

جواب ۔ مکروہ نہیں ہاں اگر ڈاڑھی کو ایک مشت سے زیادہ کرنے کی نیت سے تیل لگائے گا تو مکروہ ہے سو یہ بدون روزہ کے بھی مکروہ ہے۔

ایک مشت ڈاڑھی مسنون ہے

سوال ۔ کیا مسنون ایک مشت ڈاڑھی رکھنا ہے۔

جواب ۔ جی ہاں ایک مشت ڈاڑھی رکھنا مسنون ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ثابت ہے (یقبض علی لحیتہ فیاخذ ما فضل عن القبضہ) کہ حضرت ابوہریرہؓ ڈاڑھی کو مٹھی سے پکڑتے جو فاضل ہوتی اس کو لیتے۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے کتاب الصوم میں درج کیا ہے راوی کہتا ہے کہ (رایت ابن عمر رضی اللہ عنہ یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف) یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مٹھی سے اپنی ڈاڑھی کو پکڑتے جو کف دست سے زائد ہوتی اس کو قطع کر دیتے۔ حالانکہ ان ہی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث بخاری و مسلم میں روایت ہے۔ (احفوا الشوارب واعفوا اللحی) لبوں کو پست کراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بالکل قطع نہ کراؤ بڑھائے چلے جاؤ جہاں تک بھی پہنچے حالانکہ اس قدر بڑھانے اور ڈاڑھی کو لمبی اور طول وطویل کرنے کا منشاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی نہیں ورنہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طول اور عرض میں سے ڈاڑھی نہ ترشواتے۔ ترمذی میں ہے۔ (عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یاخذ من اللحیتہ من طولھا وعرضھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی کو اس کے طول اور عرض سے لیا کرتے تھے پھر کتنا لیتے تھے اس کی حد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عمل سے ظاہر کر دی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے بھی زائد از مشت کا قطع کرانا مروی ہے

Marfat.com

جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔

ایک مشت سے ڈاڑھی کم کرنیکا حکم خواہ کتروائے یا منڈائے

سوال:۔ براہ کرم یہ بھی بیان فرمادیں کہ ڈاڑھی کتروانے اور منڈانے کا کیا حکم ہے۔

جواب:۔ اشعۃ اللمعات میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حلق کردن لحیہ حرام است کہ ڈاڑھی منڈانا حرام ہے پس واجب اور ضروری ہوا کہ ایک مشت تک ڈاڑھی بڑھائے یہ ہی مطلب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈاڑھی بڑھانے کے حکم دینے کا کہ ایک مشت تک ڈاڑھی کتروا ؤ منڈواؤ نہیں جس کو صحابہ نے اپنے فعل سے خوب ظاہر کردیا فتح القدیر میں ہے کہ کسی نے بھی ڈاڑھی منڈانے اور کتروانے کو مباح نہیں رکھا یہ مجوس کا فعل اور طریقہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ تھا اس کی مخالفت کو فرمایا مسلم میں ہے۔ جزوا الشوارب واعفوا اللحی خالفوا المجوس ہ

سوال۔ سُنا ہے زینت کی نیت سے سرمہ اور تیل لگانا مکروہ ہے۔

جواب۔ جی ہاں مکروہ ہے ایسا شخص عورتوں کا سا بناؤ وسنگار کرنے والا مشہور اور معروف ہوجاتا ہے مردوں کے یہ لائق اور شایان شان نہیں یہ زینت ہے جس سے نفس میں اترانا اور فخر کرنا پیدا ہوتا ہے۔ یہ کمزوروں کا نشان ہے ہاں جو اداب دین سے مہذب ہیں وہ اظہار نعمت اور شکر کے لئے بالوں کو آراستہ اور ان کی پراگندگی کو دور کرتے ہیں تاکہ مظہر جمال حق ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (انہ جمیل ویحب الجمال)

Marfat.com

یہی مردانہ وقار اور بلند ہمتی ہے کہ اسلئے آراستہ ہو کہ تجلیات اس پر وارد ہوں یہ فرق زینت و جمال کا اصلاح باطن سے حاصل ہوتا ہے۔ (فتح القدیر عالمگیری)

سوال۔ کیا مسواک کرنا اور پہنے لنگا مکروہ ہے۔

جواب۔ مکروہ نہیں۔ (تنویر۔ درمختار)

سوال۔ کلی کرنا ناک میں پانی دینا نہانا گیلا کپڑا کر کے بدن سے لپیٹنا کیا مکروہ ہے۔

جواب۔ مکروہ نہیں ہے۔ ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاس یا گرمی کے سبب سر پر بحالت روزہ پانی ڈالا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روزہ سے گیلا کپڑا کر کے بدن سے لپیٹتے تھے۔ پھر یہ چیزیں عبادت پر معین ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مکروہ فرماتے ہیں جبکہ اس سے عبادت میں تنگ دلی کا مظاہرہ ہو۔ (درمختار۔ شامی)

سوال۔ ایسا عمل کہ جس سے آخر میں ایسا ضعف پیدا ہو جائے کہ روزہ پورا کرنے سے عاجز ہو جائے کیسا ہے۔

جواب۔ ایسا عمل جائز نہیں۔ پس چاہئے کہ آدھے دن نان بائی روٹی پکائے اور نصف پچھلے دن میں آرام حاصل کرے۔ (درمختار)

سوال۔ دن میں سفر کیا تو ایسی حالت میں روزہ افطار کر سکتا ہے۔

جواب۔ چونکہ شروع میں روزہ ثابت ہو چکا ہے لہذا اس کے اختیار کردہ عمل سے جو سفر ہے روزہ ساقط کرنا اس کو لائق نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

سوال۔ اگر دن نکلنے سے پہلے ہی سفر شروع کر دیا پھر دن میں کسی شہر میں پہونچکر نیت اقامت کر کے روزہ توڑ دیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ یہ افطار کرنا مکروہ ہے کیونکہ آج کے دن سفر اور اقامت دونوں جمع ہو گئے ہیں ترجیح اقامت کو ہے سفر کو ترجیح دینا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

Marfat.com

سوال۔ خرید و فروخت اور تجارت کے لئے گھی اور شہد کو چکھ کر لینا تاکہ اچھے برے کی تمیز ہو جائے کیسا ہے۔

جواب۔ مکروہ ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ کسی وجہ سے خریدنا ضروری ہو یا نقصان کا اندیشہ ہو تو حرج نہیں مگر چکھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو چاٹ بھی جائے بلکہ زبان سے لگا کر مزا چکھ کر تھوک دینا مراد ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ روزہ دار پانی میں نہانے کیلئے اترا اور دریا میں چھوڑی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ مضمضہ یعنی کلی۔ استنشاق یعنی ناک میں پانی چڑھانا اور استنجا میں مبالغہ کرنا کیسا ہے۔

جواب۔ تینوں میں مبالغہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ شک کے دن روزہ رکھنا رمضان یا واجب آخر کی نیت سے کیسا ہے۔

جواب۔ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

بیوی کو بغیر اجازت شوہر نفل روزہ رکھنا مکروہ ہے

سوال۔ عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا مکروہ ہے لیکن شوہر اگر روزہ سے ہے یا بیمار ہے یا احرام کی حالت میں ہے تو مکروہ نہیں (عالمگیری)

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا نفل روزہ میں مزدور کو مستاجر (یعنی اجرت پر رکھنے والے) سے اجازت کی ضرورت ہوگی۔

جواب۔ اگر کام میں فرق آئے تو اجازت کی ضرورت ہوگی ورنہ نہیں (عالمگیری)

سوال۔ کیا روزہ میں امر باطل بہتان۔ جھوٹ۔ غیبت۔ مکروہات سیئات

Marfat.com

لغو اور بیہودہ باتوں اور دیگر گناہوں سے بچنا چاہیئے۔ یہ امور مکروہ ہیں۔
جواب۔ بیشک۔ اِن سے بچنا چاہیئے حدیث شریف میں ہے (من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للّٰہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ (بخاری) جو شخص دروغ جھوٹ اور اُس پر عمل کرنا ترک نہ کرے خدا کو اُس کے کھانے پینے چھوڑنے کی کوئی حاجت نہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ روزہ اس کا مقبول نہیں روزہ سے بھوکا پیاسا رہنا مقصود نہیں بلکہ شہوت کو توڑنا اور نفس کی امارگی کو دور کرنا ہے یہ حاصل نہ ہوا تو روزہ سے کچھ حاصل نہیں سوائے بھوک اور پیاس کے اسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا (کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظمأ وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر) یعنی کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو سوائے پیاس کے کچھ حاصل نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ اُن کے قیام سے اُن کے لئے سوائے بیداری کے کچھ نہیں پس روزہ دار کو چاہیئے کہ روزہ میں خصوصیت کے ساتھ جھوٹ غیبت اور دوسرے گناہوں سے اپنے کو بچائے تاکہ روزہ مقبول ہو۔ (اشعۃ اللمعات)

سوال۔ کیا غیبت کے بارہ میں بھی کوئی حدیث ہے۔
جواب۔ جی ہاں بیہقی اور طبرانی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے اس وقت تک کہ اس کو پھاڑا نہو۔ عرض کیا گیا کہ کس سے پھاڑا جاتا ہے ارشاد فرمایا جھوٹ اور غیبت سے۔ امام شعرانی الانوار القدسیہ میں فرماتے ہیں کہ غیبت ایسی بلا اور مصیبت ہے کہ فقراء میں سے بھی بہت کم فقراء کو اس سے خلاصی حاصل ہے۔ ورنہ اکثر اپنے ہم عصروں کی تنقیص میں صراحتاً نہیں تو تعریض اور کنایہ کے ساتھ تو ضرور مشغول ہوتے ہیں۔ پس ان کے شان

Marfat.com

کے لایق ہے کہ اپنے ہم عصروں کے باب میں بھی زبان کو محفوظ رکھیں غیبت اور جھوٹ وغیرہ سے روزہ اور دیگر اعمال نا مقبول ہوتے ہیں۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے کہ روزہ ڈھال ہے اس کا نفع اُسی وقت پہونچے گا جب مضبوط ہو جتنا گناہوں سے بچاؤ گے اتنا ہی خلل اور نقصان سے محفوظ رہکر روزہ مضبوط ہوگا۔

سُنن اور مستحبات روزہ

سوال۔ روزہ میں سُنتیں اور مستحباب کیا کیا ہیں

جواب۔ روزہ کی نیت رات میں کرنا نفس کی خواہشوں کو زیر اور مغلوب کرنے کی نیت کرنا لغو اور فحش باتوں سے بچنا زبان کو جھوٹ غیبت بُرائی گالی جھگڑے وغیرہ سے محفوظ رکھنا۔ ذکر اور تلاوت قرآن پاک یا سکوت اور مراقبہ میں مصروف رہنا۔ ہر مکروہ اور قابل شہوت شے کے دیکھنے سے نظر کو بچانا نظر ایک زہر الود تیر ہے جو نظر کو روکے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے قلب میں لذت حلاوت ایمانی عطا فرمائے گا کانوں کو بُری باتوں کے سُننے سے روکنا کوئی جھگڑا کرے تو جھگڑا نہ کرنا اور اس سے یہ کہدینا کہ انی صایم یعنی میں روزہ دار ہوں دوسری مرتبہ انی صایم کہہ کر اپنے نفس کو بھی خطاب کر کے سمجھائے کہ جھگڑا کر کے روزہ کو خراب نہ کر جن کاموں سے روزہ کے فساد کا اندیشہ ہو اُس سے دور رہنا مثلاً پچھنے و مباشرت فاحشہ وغیرہ۔ روزہ میں بار بار کلی اور ہائے ہائے کر کے عبادت میں تنگ دلی کا اظہار نہ کرنا۔ (شرح شرعۃ الاسلام)

روزہ کے اقسام بلحاظ خواص وعوام

سوال۔ روزہ کی کتنی قسمیں ہیں۔

Marfat.com

جواب۔ مشائخ کرام نے فرمایا ہے کہ روزہ کی تین قسمیں ہیں۔ صوم عوام صوم خواص صوم اخص الخواص۔ (اشعۃ اللمعات)

سوال۔ ہر ایک کی تعریف بیان فرمائیں۔

جواب۔ (۱) صوم عوام۔ کھانے پینے جماع سے روکنا ہے اس میں تمام عالم کے لئے عمومی رحمت ہے۔ یہ ادنیٰ درجہ کا روزہ ہے۔

(۲) صوم خواص روزہ کی حالت میں تمام اعضا اور حواس کو بھی حرام اور مکروہ سے بچانا ہے بلکہ مباح امور میں منہمک ہونے سے بھی بچنا روزہ خواص ہے اگرچہ دینوی اُمور میں غور و فکر کرنا مشغول ہونا مباح ہے مگر خواص کا روزہ اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں جن کے کام اور تجارت وغیرہ مددگار آخرت ہوں وہ دنیا میں داخل نہیں پھر بھی اُن لذات اور خواہشات سے حتی الامکان دور رہے جو نفس کے قلع قمع کرنے کے منافی ہوں پس یہ صوم خواص ہے جو گناہوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے (خمس یفطرن الصایم الکذب والغیبۃ والنمیمۃ والیمین الکاذبۃ والنظر لشھوۃ) یعنی پانچ چیزیں ہیں جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جھوٹ غیبت چغلی جھوٹی قسم نظر شہوت یعنی خواص کے روزہ کا کمال جاتا رہتا ہے۔ اب یہ قبولیت کا درجہ شروع ہوگیا۔ انما یتقبل اللہ من المتقین۔

(۳) صوم اخص الخواص۔ وہ التفات اور تعلق وخیال ماسوی اللہ سے قلب کو روک کر ہر وقت شہود حق میں مستغرق رہتا ہے۔ یہ کھانے سے بھی روزہ ہے گناہوں سے بھی روزہ ہے اور التفات ماسوی سے بھی روزہ ہے۔ صوم کے معنی امساک اور روکنے کے ہیں کلام سے روکنے کو بھی حضرت مریم نے لفظ صوم کے ساتھ تعبیر کیا (انی نذرت للرحمٰن صوما) پس عوام کا روزہ مفطرات سے امساک

Marfat.com

ہے خواص کا روزہ منہیات سے امساک ہے . . . . . اخص الخواص کا روزہ ماسوی اللہ کا امساک ہے یہ صوم اخص الخواص سب سے اعلیٰ درجہ کا روزہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے آمین۔ یہ روزہ چونکہ غیر کی طرف توجہ اعتماد التفات سے ٹوٹ جاتا ہے تو لازم ہے کہ روزہ کا وقت نماز تلاوت قرآن پاک مراقبہ۔ ذکر توجہ الی اللہ میں گذارے۔ ایسے روزہ دار قل اللہ ثم ذرھم کے مصداق ہیں یہ انبیاء اولیا کا روزہ ہے۔ (اشعۃ اللمعات۔ عین العلم شرح فانی صـ۹۲)

بہرحال روزہ میں اپنے ظاہر کو گناہ سے بچائے اور باطن کو خطرات سے اور متوجہ الی اللہ رہے۔

بیان عوارض مبیحہ کا یعنی اُن عذرات کا کہ جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے

سوال۔ رمضان میں روزہ نہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ بغیر عذر نہ رکھنا گناہ ہے (طحطاوی)

سوال۔ اس سے معلوم ہوا کہ کچھ عذر ایسے بھی ہیں کہ جن کے سبب روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے براہ کرم فرمائیں وہ کیا کیا عذرات ہیں۔

جواب۔ بیماری۔ سفر۔ حمل۔ بچہ کو دودھ پلانا۔ جبر و اکراہ۔ نقصان عقل۔ جہاد۔ بھوک پیاس۔ بڑھاپا۔ یہ سب وہ عذرات ہیں کہ جن کے سبب رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ (مراقی الفلاح)

بیماری | سوال۔ بیماری کے متعلق فرمائیں کہ بیماری کن شرائط کے

Marfat.com

کے ساتھ عذر ہے۔

جواب۔ اگر بیماری کے زیادتی اور بڑھنے کا خوف ہو یا بیماری سے دیر میں اچھے ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً آنکھ دکھتی ہے یا درد سر ہے روزہ کی گرمی سے زیادتی کا اندیشہ ہے یا دیر میں اچھے ہونے کا خیال ہے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (نور الایضاح۔ مراقی)

سوال۔ کیا روزہ نہ رکھنا ضروری ہے۔

جواب۔ اگر ہلاکت متحقق ہے تو واجب ہے ورنہ نہیں۔ (طحطاوی۔ عالمگیری)

سوال۔ بیماری کی امتداد یعنی لمبی مدت پکڑنے یا زیادتی کا اندیشہ کس طرح معلوم ہو۔

جواب۔ خود بیمار کے پاس تجربہ یا علامات ایسی ہوں کہ غلبۂ ظن یعنی گمان غالب ہو جائے یا طبیب مسلم کہدے کہ روزہ رکھو گے تو نقصان ہو گا تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ اگر ڈاکٹر یا طبیب مسلمان تو ہے مگر کھلا ہوا فاسق ہے تو اُس کے کہنے پر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

جواب۔ نہیں۔ بلکہ ایسا حکیم یا ڈاکٹر ہو کہ مسلمان بھی ہو اور اُس کا فسق و فجور ظاہر نہ ہو یہ شرط ہے کہ کھلا ہوا فاسق نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال۔ بیمار تو ایک شخص نہیں ہے صحیح اور تندرست ہے مگر یہ اندیشہ ہے کہ روزہ رکھے گا تو بیمار ہو جائے گا ایسی حالت میں کیا حکم ہے۔

جواب۔ اگر خدا کا ڈر ہے وہم نہیں بلکہ سچا گمان غالب ہے تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ پھر قضا کر لے (عالمگیر)

سوال۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں اسلئے رمضان کا روزہ نہیں رکھتا ہوں کہ پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے قابل نہیں رہتا تو اس کو رخصت ہے کہ روزہ

Marfat.com

چھوڑ دے یا نہیں۔
جواب۔نہیں بلکہ نماز بیٹھ کر پڑھے اور روزہ بھی رکھے تاکہ دونوں عبادتیں جمع رہیں۔ (فتاویٰ قاضی خاں)
سوال۔ اگر سانپ نے کاٹا تو کیا دوا پینے کے لئے افطار کر سکتا ہے۔
جواب۔ اگر دوا نافع ہے تو افطار کر سکتا ہے کوئی مضائقہ نہیں۔
(فتاویٰ قاضی خاں)
سوال۔ ایک شخص رمضان میں بیمار ہوا روزہ نہ رکھا تو قضا کرے یا اس کا فدیہ بھی دے سکتا ہے۔
جواب۔ اگر رمضان کے بعد ایام اخر صحت کے ساتھ قضا کرنے کے لئے مل گئے تو قضا کرے فدیہ نہیں اور اگر اچھے ہونے کے بعد دن تو قضا کرنے کے لئے مل گئے تھے مگر قضا نہ کر سکا اور قضا سے پہلے قضا آگئی یعنی موت آگئی تو اس پر لازم ہے کہ فدیہ کی وصیت کر جائے وہ اس کے ثلث مال میں سے اسکے مرنے کے بعد ادا ہو گی اور اگر وصیت نہیں کی ورثا نے بطور خود اس کے روزہ کا فدیہ دیدیا تبرعاً تو بھی جائز ہے اور اگر مرے سے اچھا ہی نہیں ہوا قضا کرنے کے لئے دن بحالت صحت نہ ملے تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ کیونکہ صحت کے ساتھ قضا کے لئے اس کو دن ہی نہ ملے جو اس پر قضا لازم آتی۔
(ہدایہ۔ فتاویٰ قاضی خاں)
سوال۔ اگر کچھ دن صحت کے پائے کہ جس میں کچھ روزے رکھ سکتا تھا تو کیا فدیہ سب قضا روزوں کا لازم آئے گا۔
جواب۔ نہیں بلکہ جتنے روزہ ادا کرنے پر قدرت حاصل ہوئی پھر ان کو ادا نہ کیا صرف اس کا فدیہ ہے کیونکہ اُن ہی کی قضا ذمہ ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں)

Marfat.com

سفر سوال کیا سفر بھی وہ عذر ہے کہ جس کے سبب روزہ رمضان کو رمضان میں نہ رکھنے کی اجازت ہو پھر بعد میں قضا کرلے۔

جواب۔ جی ہاں عذر ہے۔

سوال۔ کیا اس سے سفر شرعی مراد ہے۔

جواب۔ جی ہاں سفر شرعی مراد ہے یعنی تین دن کا سفر جس میں قصر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ (تنویر۔ درمختار)

سوال۔ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا۔

جواب۔ اگر ہلاکت یقینی ہے تو نہ رکھنا واجب ہے ورنہ افضل یہی ہے کہ سفر میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (وان تصوموا خیر لکم) بعد میں قضا کرنے سے بہرحال رمضان افضل ہے۔ (مراقی۔ بحرالرائق۔ طحطاوی)

سوال۔ آج اگر دن میں سفر کرنا ہے کسی وقت تو اس کے لئے آج کے روزہ کی افطار کی اجازت ہے یا نہیں۔

جواب۔ اجازت نہیں کیونکہ آج کے دن کا سفر آج کیلئے عذر نہیں۔ (عالمگیری)

سوال۔ ابھی کھایا پیا نہیں ہے کہ سفر سے واپس زوال سے قبل وطن میں آگیا یا سفر ہی میں تھا کہ کسی دوسرے شہر میں پہونچکر زوال سے پہلے نیت اقامت کرکے مقیم ہوگیا تو کیا روزہ نہ رکھنے کی اس کو اجازت ہے یا اب نیت کرکے روزہ رکھنا واجب ہے۔

جواب۔ جی ہاں روزہ رکھنا واجب ہے کیونکہ زوال سے پہلے نیت کا وقت ہے اور یہ سفر نیت کے وقت ہی میں ختم ہوگیا لہذا روزہ رکھنا واجب ہے۔ (تنویر و درمختار)

سوال۔ اگر کسی شہر میں چند روز کے لئے اثنائے سفر میں ٹھہر گیا اقامت شرعی

یعنی پندرہ دن کے قیام کی نیت نہیں کی تو کیا اس کو بھی رخصت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔

جواب۔ جی ہاں رخصت ہے اگر چاہے تو نہ رکھے اجازت ہے۔ (منحۃ الخالق)

سوال۔ بغیر کھائے پیئے وقت نیت میں یعنی ضحوہ کبریٰ سے قبل تو سفر میں رہا بعد میں وطن آگیا یا مقیم ہوگیا تو کیا حکم ہے

جواب۔ اب روزہ تو ہو نہیں سکتا بقیہ دن روزہ داروں کی طرح اُن کی مشابہت میں بغیر کھائے پیئے رکا رہے۔ (منحۃ الخالق)

سوال۔ اوّل دن تو مسافر رہے گا مگر ارادہ ہے کہ دن میں ہی کسی جگہ پہونچکر نیت اقامت کرکے مقیم بھی ہو جائے گا یا اپنے شہر میں داخل ہوگا۔ کیا ایسے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

جواب۔ نہیں بلکہ روزہ رکھنا واجب ہے۔ (ترجیحاً للصحۃ وھو الاقوی) (منحۃ الخالق)

سوال۔ اگر روزہ دار کو سفر میں اپنے بدن کے ضرر کا تو اندیشہ نہیں ہے مگر یہ اندیشہ ہے اگر میں روزہ رکھوں گا تو میرے حصّہ کا کھانا میرے رفقا کھا جائیں گے تو اس خیال سے کیا روزہ ترک کرنے کی رخصت ہے۔

جواب۔ مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا افضل ہے جب روزہ سے کچھ ضرر بدنی پہونچنے کا اندیشہ ہو ضرر مالی بھی اسی حکم میں ہے۔ لہٰذا اس اندیشہ پر روزہ نہ رکھے تاکہ نقصان بھی نہ ہو جماعت سے موافقت بھی رہے۔

(بحر الرائق۔ نور الایضاح)

سوال۔ اگر شروع دن میں مسافر رہا اور غالب گمان ہے کہ غروب آفتاب کے بعد رات میں مکان پر پہونچے گا تو ایسے مسافر کو کیا اس سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

Marfat.com

جواب۔ ایسی صورت میں اگر روزہ افطار کرلے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (شامی)

سوال۔ اگر سفر شرعی کی نیت سے اپنے شہر سے باہر نکلا تھا کہ کوئی چیز یاد آگئی اس کے لینے کے لئے پھر گھر واپس ہوا یہاں افطار کرلیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ کفارہ لازم آئے گا کیونکہ گھر واپس آنے سے سفر جاتا رہا کھانے کے وقت مقیم کے حکم میں ہے اور مقیم افطار کرے تو کفارہ ہے۔ (درمختار شامی)

حمل

سوال۔ اگر حاملہ عورت روزہ رکھتی ہے تو بچہ کے لئے یا خود اپنے لئے نقصان کا اندیشہ ہے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے بعد میں قضا کرے۔ (عالمگیری)

ارضاع یعنی دودھ پلانا

سوال۔ اگر دودھ پلانے والی کو بھی خود اپنے یا بچہ کے نقصان کا اندیشہ ہے تو کیا اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

جواب۔ جی ہاں اجازت ہے بعد میں قضا کرلے۔ (عالمگیر)

سوال۔ اگر دودھ پلانی والی خود تو بیمار نہیں ہے مگر بچہ بیمار ہے طبیب نے خبر دی کہ بچہ کی وجہ سے تم کو دوا پینی ہوگی تو کیا اس کو افطار کی اجازت ہے

جواب۔ جی ہاں اجازت ہے۔ بعد میں قضا کرلے۔ (مراقی الفلاح)

جبر و اکراہ

سوال۔ جبر و اکراہ کی صورت میں روزہ افطار کیا جا سکتا ہے۔

جواب۔ افطار کر سکتا ہے اجازت ہے گناہ نہ ہوگا۔

سوال۔ افضل کیا ہے افطار کرے یا نہ کرے۔

جواب۔ اگر روزہ دار مریض ہے یا مسافر تو اکراہ پر روزہ افطار کرنا واجب ہے اگر افطار نہ کیا اور قتل ہوگیا تو گناہ گار ہوگا اور حالت صحت اور اقامت میں جبر و اکراہ کی صورت میں اگر افطار کرے گا تو اجازت ہے مگر افضل یہ ہے

Marfat.com

کہ افطار نہ کرے اگر اسی میں مارا گیا تو ثواب ملے گا۔ (بحر الرائق)

جہاد سوال۔ دشمن سے مقابلہ کا گمان غالب ہے اور اس کو اندیشہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو جہاد اور جنگ وقتال نہیں کر سکے گا تو کیا اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

جواب۔ اس کو اجازت ہے۔ (مراقی الفلاح)

بھوک پیاس سوال۔ کیا بھوک پیاس کی وجہ سے روزہ افطار کیا جا سکتا ہے۔

جواب۔ ہاں اگر اس حد تک بھوک پیاس پہونچ گئی ہے کہ اس میں ہلاکت یا نقصان عقل یا حواس کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے تو اجازت ہے۔

(مراقی الفلاح۔ عالمگیری)

سوال۔ اگر گرمی میں محنت کا کام کیا اور شدت کی پیاس لگی تو افطار کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر کر سکتا ہے تو کفارہ لازم آئے گا یا نہیں۔

جواب۔ شامی میں ہے اگر اپنے اختیار سے خود ایسا کام کیا ہے اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ ہوگا ورنہ نہیں یہ ہی حکم لونڈی اور غلام کے لئے ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی کفارہ نہیں عالمگیری میں بھی ہے کہ لونڈی یا سلطانی ملازم کو اس قدر ضعف ہو جاتا ہے کہ کام نہیں کر سکتا ہلاکت کا اندیشہ ہے تو افطار کی اجازت ہے۔

سوال۔ اگر کسی پیشہ ور کو اندیشہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ میں مشغول ہوگا تو کوئی روزہ شکن عذر پیش آجائیگا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس کو روزہ توڑنا حرام ہے جب تک کہ بیمار نہ ہو۔ (عالمگیری۔

حیض نفاس کا حکم

حیض ونفاس سوال۔ کیا حیض و نفاس بھی عذر ہے کہ اس حال میں عورت

Marfat.com

روزہ نہ رکھے۔

جواب۔ بیشک عذر ہے بلکہ وہ عذر ہے کہ اگر عورت چاہے بھی کہ میں حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھوں تو روزہ نہیں رکھ سکتی کیونکہ روزہ کی اہلیت نہیں رہتی حتیٰ کہ غروب آفتاب سے کچھ پہلے اگر حیض نفاس آگیا تو بھی روزہ جاتا رہا بعد میں قضا کرے۔

سوال۔ روزہ کی طرح حیض نفاس کے زمانہ میں نمازیں بھی نہ پڑھنے کا حکم ہے بعد میں کیا نمازوں کی بھی قضا ہے یا نہیں۔

جواب۔ اُن ایام کی نماز کی قضا نہیں صرف روزوں کی قضا ہے۔

سوال۔ حیض کی تاریخ تھی اِس اُمید پر عورت نے روزہ توڑ دیا مگر حیض نہیں آیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ صرف قضا ہوگی قول اصح کی بنا پر کفارہ لازم نہیں (مراقی الفلاح) صـ ۳۲۴

سوال۔ اگر بوقت سحر عورت حیض سے تو پاک ہوگئی مگر نہانے کے لائق وقت میں گنجائش نہیں تو کیا نیت کر سکتی ہے روزہ ہو جائے گا یا نہیں۔

جواب۔ اگر دس دن پورے ہو گئے ہیں تو روزہ ہو جائے گا اور دس دن سے کم میں فارغ ہوئی ہے تو فارغ ہونے کے بعد اتنا زائد وقت بھی رات میں ضرور ملنا چاہیئے کہ غسل سے بھی فارغ ہو سکے اگرچہ غسل نہ کرے اور تھوڑی سی ساعت (بقدر تحریمہ) بھی ملے اور اگر بقدر غسل و تحریمہ وقت نہیں ملا بلکہ غسل کر رہی تھی کہ صبح نکل آئے آدھا غسل رات میں ہوا اور آدھا دن میں تو روزہ صحیح نہیں ہوگا کہ غسل کی مدت بھی حیض ہی میں شامل ہے تو گویا فجر کے بعد بھی حیض رہا اور حیض کی حالت میں روزہ جائز نہیں یا غسل کے لئے تو وقت مل گیا مگر غسل کے بعد بقدر تحریمہ رات نہیں ملی بلکہ فجر کے نزدیک ہی غسل ختم ہوا کہ فوراً بعد ہی

Marfat.com

فجر نکل آئے تو بھی روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

بڑھاپا سوال۔ اگر ایک شخص اتنا بڈھا ہوگیا ہے کہ روزہ رکھنے سے عاجز ہے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے ایسے شخص کو شیخ فانی کہتے ہیں جس کا ہر دن کمی اور گھٹاؤ پر ہے۔ اس پر فدیہ لازم ہے۔ (عالمگیری)، ص ۲۲۰

احکام فدیہ

سوال۔ کیا یہ جائز ہے کہ ہر مذکورہ بالا عذر رکھنے والا روزہ نہ رکھے اور اس کے عوض فدیہ دیدے مثلاً سفر یا بیماری کے عذر سے روزہ نہ رکھا اور اس کے بدلہ فدیہ دیکر روزہ کی قضا سے فارغ ہوجائے۔

جواب۔ ہر عذر والے کو فدیہ دینا جائز نہیں۔ بلکہ زوال عذر کے بعد قضا ہی لازم ہے (الجھاوی)

سوال۔ اگر کوئی گرمی میں روزہ نہیں رکھ سکتا تو کیا روزہ کے عوض فدیہ دیسکتا ہے۔

جواب۔ اسپر بھی فدیہ نہیں اگر گرمی میں نہیں رکھ سکتا ہے تو سردی میں رکھے۔ (الجھاوی) ص ۳۷۶

سوال۔ پھر فدیہ کس پر لازم ہے۔

جواب۔ شیخ فانی پر اور ہر اس شخص پر کہ فی الحال روزہ رکھنے سے عاجز ہے اور آئندہ کے لئے بھی مرنے تک اس کو امید نہیں کہ روزہ رکھ سکے کیونکہ دن بدن اس کی قوت گھٹ رہی ہے اور فنا کے قریب پہونچ رہا ہے قوت عود کر آنیکی اب توقع نہیں تو یہ بھی شیخ فانی کے حکم میں ہے۔ (حیات الصائمین)

سوال۔ ایک شخص ایسا بیمار ہے کہ فی الحال تو روزہ رکھنے سے عاجز ہے مگر آئندہ کے لئے امید ہے کہ وہ روزہ قضا کرنے پر قادر ہوجائے گا تو کیا اسکو

Marfat.com

بھی فدیہ دینا جائز ہے۔

جواب۔ اس کو فدیہ دینا جائز نہیں جب قدرت ہو تو قضا کرے فدیہ کے لئے دوام عجز شرط ہے۔ (مراقی الفلاح) ص۳۷۶

سوال۔ کیا ہر روزہ کا فدیہ ہے یا کوئی خاص قید ہے۔

جواب۔ قید ہے ہر روزہ کا فدیہ نہیں۔

سوال۔ براہ کرم فرمائیں وہ قید کیا ہے۔

جواب۔ وہ روزہ جو خود اصل ہے کسی کی عوض اور بدل میں فرض نہ ہوا ہو اُس اصل روزہ کا فدیہ ہے بدل کا نہیں۔ (مراقی الفلاح) ص۳۷۶

سوال۔ اس کی مثال دیکر سمجھائیں۔

جواب۔ مثلاً کفارہ قتل کفارہ یمین کفارہ ظہار کفارہ رمضان کے روزہ میں سے کوئی روزہ اس کے ذمہ لازم تھا ان کی ادائیگی پر مرنے دم تک قدرت نہ ملے تو اس کا فدیہ نہیں کیونکہ کفارہ میں اول مال دینا لازم آتا ہے خواہ غلام آزاد کرنیکی شکل میں ہو یا مسکین کو کھانا کھلانے کی صورت میں اس پر اگر قدرت نہ ہو تو پھر اس کے بدلہ میں روزہ لازم آتا ہے تو یہ روزہ فی نفسہٖ اصل نہیں ہے بلکہ بدل میں لازم آیا ہے لہٰذا اس کا فدیہ نہیں کیونکہ بدل کا بدل نہیں ہاں رمضان کا روزہ اصل مقصود بالذات ہے لہٰذا اس سے عاجز ہونے پر فدیہ لازم آئیگا۔

(نور الایضاح۔ مراقی۔ طحطاوی) ص۳۷۶

سوال۔ اگر کسی نے (نذر ابد) یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی مگر عاجز ہوگیا نہیں رکھ سکتا تو کیا اس پر بھی فدیہ ہر روزہ کا لازم آتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں ہر روزہ کا فدیہ لازم ہوگا۔ (مراقی الفلاح) ص۳۷۶

سوال۔ اگر ایک معین دن کی نذر مانی تھی اس دن روزہ نہیں رکھ سکا پھر

Marfat.com

شیخ فانی ہوگیا تو کیا اس روزہ کا بھی فدیہ ہے۔

جواب۔ جی ہاں فدیہ ہے۔ (فتح القدیر) ص۷۳

سوال۔ رمضان کے روزہ کی قضا نہیں کر سکا اب شیخ فانی ہوگیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ فدیہ دیگا۔ (فتح القدیر) ص۷۳

سوال۔ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ پر قدرت حاصل ہو جائے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ فدیہ باطل ہوگیا روزہ رکھے۔ (لان شرط الخلیفۃ استتمام العجز) (ہدایہ) ص۸۳

سوال۔ کفارہ رمضان اور کفارہ ظہار کے روزہ نہ رکھ سکا اب شیخ فانی ہوگیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس کے عوض ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے (لان ھذا اصار بدلا عن الصیام بالنص) (عالمگیری) ص۲۲۰

سوال۔ روزہ کا فدیہ کیا ہے۔

جواب۔ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا واجب ہے یا اگر دیگر مالک بناتا ہے تو صدقہ فطر کی مقدار دینا ہوگا یعنی ہر روزہ کے عوض نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ (درمختار) (نورالایضاح۔ مراقی الفلاح ص۳۷۶

سوال۔ ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے۔

جواب۔ ایک صاع آٹھ اطل کا اور ایک اطل بیس استار کا اور ایک استار ساڑھے چھ درم کا اور ایک درم تین ماشہ سوا چار جو کا اور ایک ماشہ سولہ جو کا ہوتا ہے۔ (حیات الھائمیں)

سوال۔ شیخ فانی رمضان کے روزہ سے عاجز ہونے والا فدیہ کب دے۔

جواب۔ اختیار ہے چاہے شروع رمضان میں اکٹھا دیدے یا آخر میں دے

Marfat.com

یہ بھی شرط نہیں کہ لینے والے متعدد ہوں اگر چند روزوں کا ایک ہی کو دیدے تو یہ بھی جائز ہے۔ (درمختار) ص۱۶۳

سوال۔ کیا فرض نماز اور وتر کا فدیہ بھی یہی ہے جو روزہ کا ہے۔

جواب۔ جی ہاں یہی ہے۔ (شامی۔ تنویر الابصار) ص۱۶۳

سوال۔ فدیہ خود دے یا وصیت کر جائے

جواب۔ خود دینا واجب ہے نہ دے سکا تو وصیت کر جائے (درمختار) ص۱۶۳

سوال۔ اگر بحالت عذر رہا قضا پر قدرت نہ حاصل ہو سکی تو کیا فدیہ کی وصیت اس پر واجب ہے۔

جواب۔ نہیں۔ (تنویر) ص۱۶۰

سوال۔ اگر زوال عذر کے بعد روزہ پر قادر ہو کر مرا تو کیا وصیت کرنا واجب تھا

جواب۔ جی ہاں واجب تھا کیونکہ روزہ اس پر قضا کرنا لازم ہو گیا تھا۔ (ووجوب الوصیۃ فرع لزوم القضاء) (تنویر۔ شامی) ص۱۶۰

سوال۔ اگر کسی نے ایک ماہ کے روزہ کی نذر مانی تھی مگر مہینہ گذرنے سے پہلے موت آگئی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزہ لازم ہو گئے تھے اس پر وصیت لازم تھی کہ ہر دن کے عوض نصف گیہوں دینے کی وصیت کرتا۔ (فتاوی قاضی خان) ص۲۰۱

سوال۔ کیا وصیت کے بعد اس کے مال سے فدیہ دینا ورثاء پر لازم ہو گا۔

جواب۔ جی ہاں اگر ورثا موجود ہیں تو ثلث یعنی تہائی مال میں سے فدیہ دینا لازم ہو گا ورنہ کل مال میں سے فدیہ ادا کیا جائے گا (تنویر۔ درمختار۔ شامی) ص۱۶۱

سوال۔ اگر فدیہ کی رقم زیادہ ہے تہائی مال اس کے لئے کافی نہیں ہو گا تو کیا حکم ہے۔

Marfat.com

جواب۔ اس پر اب وصیت واجب نہیں۔ (شامی) ص ۱۶۰

سوال۔ اگر کسی نے اعتکاف کی نذر کی اور اعتکاف سے پہلے ہی آثار موت نظر آنے لگے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ ہر دن کے عوض نصف صاع گیہوں کی وصیت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان) ص ۲۰۱

سوال۔ وصیت نہیں کی وارث بطور خود تبرع اور احسان کے طور پر بغیر وصیت اس کی طرف سے فدیہ ادا کر دیں تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ جائز ہے انشاء اللہ ولی کو بھی اسکا ثواب ملے گا۔ (تنویر۔ درمختار) ص ۱۶۲

سوال۔ ایک شخص محتاج ہے اس کو فدیہ پر قدرت نہیں تو کیا کرے۔

جواب۔ توبہ استغفار کرے اللہ تعالےٰ گناہ معاف کرے۔ (درمختار) ص ۱۶۴

سوال۔ حیض نفاس والی عورت حیض نفاس کی حالت میں مرگئی یا دودھ پلانی والی یا حاملہ عورت جس نے اپنے یا اپنے بچہ کے خوف کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تھا اسی حال میں مرگئی تو کیا ان روزوں کی قضا اور اس کی وصیت واجب ہے۔

جواب۔ ان روزوں کی قضا واجب نہیں کیونکہ اس کے لئے شرط ہے کہ قضا پر قدرت حاصل ہو وہ زمانہ اس کو نہیں ملا لہٰذا وصیت بھی واجب نہیں یہی حال مجنون بے ہوش مجبور مکرہ کا ہے۔ (بحر الرائق۔ حیات الصائمین)

سوال۔ اگر شیخ فانی بحالت مسافرت مرجائے تو کیا اس پر وصیت واجب ہے۔

جواب۔ نہیں۔ (حیات الصائمین

سوال۔ بجائے فدیہ کوئی ولی یا رشتہ دار اس شیخ فانی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے۔

Marfat.com

جواب۔نہیں رکھہ سکتا۔(عالمگیری) ص۲۲۰

ضیافت سوال۔اگر کسی نے دعوت کر دی تو اس ضیافت کی وجہ سے روزہ توڑ سکتے ہیں یا نہیں۔کیا یہ ضیافت بھی عذر ہے۔

جواب۔جی ہاں عذر ہے۔(عالمگیری)

سوال۔ضیافت کیا ہر روزہ کے لئے عذر ہے۔

جواب۔نہیں۔واجب یعنی ضروری اور لازمی روزوں کے لئے یہ عذر نہیں۔(عالمگیری)

سوال۔پھر کس روزہ کے لئے عذر ہے۔

جواب۔صرف نفل روزوں کے لئے عذر ہے اگر دعوت کرنے والی کی خوشی اسی میں ہے کہ یہ کھائے تو اس کی خوشی پوری کرے مگر بہتر قول یہ ہے کہ اگر اس کو اپنے نفس پر اعتماد ہے کہ میں اس کی قضا کرلوں گا تو اپنے بھائی مسلم کی خوشی کو مقدم رکھے اس کو ایذا نہ پہونچائے ورنہ افطار نہ کرے۔(عالمگیری) ص۲۲۱

سوال۔ایک شخص نے قسم کھالی اگر تو افطار نہ کرے تو میری عورت پر طلاق ہے اور یہ قضا رمضان کا روزہ رکھے ہوئے تھا تو کیا یہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

جواب۔بزازیہ میں تو یہی لکھا ہے کہ اگر نفل ہے تو افطار کرے اور قضا ہے تو افطار نہ کرے مگر اعتماد اسی قول پر ہے کہ افطار کرلے مگر زوال سے قبل بعد میں نہیں۔(شامی) ص۱۶۶

سوال۔اگر بسلسلہ ضیافت اپنے بھائی کی خوشنودی کے لئے روزۂ نفل توڑ دیا تو کیا اس پر کچھ اجر و ثواب ہے۔

جواب۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے بھائی کے حق کے لئے افطار کرے اس افطار میں ایک ہزار روزوں کا ثواب ہے اور جب اس کی قضا کرے گا تو دو ہزار روزوں کا ثواب ملیگا۔(مراقی الفلاح) ص۳۷۷

Marfat.com

دیکھو قلب مسلم کی ایذا دفع کرنے اور خوشی پہونچانے میں کس قدر اجر وثواب ہے لوگ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر دلوں کو رنج پہونچاتے ہیں قلب مسلم کی خوشی کی قدر نہیں کرتے حدیث شریف میں ہے کہ جس کا حاصل یہ ہے مسلمان کی خوشی سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو مصروف تمجید وتوحید اور عبادت الٰہی میں رہتا ہے یہ قبر میں وحشت دور کریگا منکر نکیر کے جواب میں ثبات وقرار بخشے گا جنت میں مکان دکھلائیگا اور اللہ تعالےٰ کے حضور شفاعت کرے گا اور وہ یہ کہے گا کہ میں فلاں مسلم کے دل کی خوشی ہوں۔

(ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابو الشیخ فی الثواب عن الامام جعفر الصادق عن جدہ رضہ)

تشبہ کا بیان

سوال۔ تشبہ کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ صاحب بحر الرائق وفتح القدیر اسی طرف ہیں کہ تشبہ واجب ہے (حیات الصائمین)

سوال۔ تشبہ کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ تشبہ اس کو کہتے ہیں جن کو روزہ نہیں ہے وہ رمضان میں شام تک روزہ داروں کی موافقت اور مشابہت پیدا کرنے کے لئے کھانا پینا اور ہر وہ چیز جو روزہ کے منافی ہو اس کو ترک کردیں تاکہ ان کی صورت روزہ داروں کے مشابہ ہوجائے۔

سوال۔ تو پھر عذر کا کیا فائدہ جس کی وجہ سے آپ نے اوپر افطار کی اجازت دی ہے جب کھانے پینے کی چھٹی نہیں تو مریض نے افطار بھی کرلیا تو اس امساک سے مریگا جو روزہ داروں سے تشبہ پیدا کرنے میں کھانا پینا چھوڑیگا

جواب۔ آپ نے غلط سمجھا یہ حکم عذر والوں کے لئے نہیں ہے دوران عذر

Marfat.com

میں کھانے پینے کی چھٹی ہے ان کے لئے تشبہ نہیں۔ (ہدایہ) ص۹۳

سوال ۔پھر کن لوگوں پر یہ تشبہ واجب ہے۔

جواب۔کلی کر رہا تھا کہ غلطی سے پیٹ میں پانی چلا گیا یوم شک تھا اس نے روزہ نہیں رکھا کھاتا پیتا رہا مگر بعد میں رویت ثابت ہوگئی یا سحری کھائی رات کے خیال میں حالانکہ واقع میں صبح ہوگئی تھی یا رات سمجھ کر افطار کیا مگر ابر ہٹا تو معلوم ہوا کہ دن ہے۔ یا مسافر کہ جس نے سفر میں کھا پی لیا تھا اپنے وطن دن میں پہونچ گیا تو ان سب صورتوں میں روزہ تو نہیں رہا مگر ان لوگوں کو روزہ داروں کی طرح بقیہ دن میں کھانا پینا چھوڑے رکھنا لازمی ہے بوجہ احترام رمضان۔کیونکہ اصل تعظیم رمضان کی روزہ رکھنے میں ہے اور روزہ نہ ہوسکا تو شکل روزہ کھانا پینا چھوڑنے میں ہے اسی لئے قصداً رمضان میں روزہ رکھ کر توڑنے والے پر کفارہ کی سخت سزا ہے کہ اس نے رمضان کی ہتک حرمت کی۔ رمضان کو وہ حرمت حاصل ہے کہ اس کا ایک فرض ستر فرض کی برابر ہے۔ وہ لوگ غور کریں جو تندرست ہیں اور رمضان میں روزہ نہیں رکھتے کھلے بندوں کھاتے پیتے پھرتے ہیں ہتک حرمت رمضان المبارک کرتے ہیں۔

ہدایہ۔عنایہ۔فتح القدیر ص۹۳

سوال ۔کیا حیض ونفاس والی عورت اور مسافر و مریض کو بھی تشبہ میں نہ کھانا پینا لازم ہے۔

جواب۔ان پر واجب نہیں کیونکہ حیض نفاس والی عورت پر روزہ ہی حرام ہے تو تشبہ بالحرام بھی حرام ہوا مریض اور مسافر کو رخصت حرج اور تکلیف کی وجہ سے دے گئے تو تشبہ منشاء رخصت کے خلاف ہوگا۔ (عنایہ) ص۹۳

سوال ۔اچھا اگر حیض نفاس دن میں ختم ہوگیا اب کیا حکم ہے۔

Marfat.com

جواب۔ اب بقیہ دن میں کھانے پینے سے رُکے رہنا لازم ہے۔ (قدوری)
سوال۔ اگر دن میں کافر مسلمان ہوا یا بچہ بالغ ہوگیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ یہ لوگ بھی بقیہ دن میں کھانے پینے سے رُکے رہیں۔ (ہدایہ)
سوال۔ کیا یہ لوگ اس دن کی قضا کریں گے۔
جواب۔ قضا نہیں کریں گے۔ (وعدم القضاء لعدم وجوب الصوم علیہما) (بحرالرائق)
سوال۔ کیا اس میں کوئی قید ہے قبل زوال اور بعد زوال مسلمان ہونے یا بالغ ہونے کی۔
جواب۔ کچھ قید نہیں ان پر اس دن کی قضا بہرحال لازم نہیں۔ (لان الصوم لا یتجزی وجوبا کما لا یتجزی اداء و اھلیتہ الوجوب منعدمۃ فی اولہ فلا یجب) (بحرالرائق)
سوال۔ مریض مسافر حیض ونفاس والی عورت زوال سے قبل اگر ان کا عذر زائل ہوجائے یا کافر مسلمان ہوگیا تو کیا یہ لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں کیونکہ زوال سے پہلے وقت نیت ہے تو اگر ان لوگوں نے نیت کرلی تو روزہ ہوگا یا نہیں۔
جواب۔ حیض نفاس والی عورت اور کافر کا تو روزہ ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ حیض و نفاس اور کفر کی وجہ سے شروع دن میں اہلیت ہی نہیں تھی باقی سب کے روزہ ہوجائیں گے۔ (عالمگیری)
سوال۔ باقی لوگوں کا روزہ ہوا تو رمضان کا ادا ہوگا یا نفل ہی کا۔
جواب۔ بچہ کا نفل ہوگا اور مسافر و مریض کا رمضان کا روزہ ہوگا۔ (عالمگیری)

تتابع غیر تتابع

سوال۔ تتابع اور غیر تتابع کا کیا مطلب ہے۔

Marfat.com

جواب۔ تتابع کے معنے لگاتار اور پے در پے کے ہیں یعنی روزہ کی دو قسم ہیں ایک وہ قسم ہے کہ جس میں روزہ پے در پے اور لگاتار رکھے جاتے ہیں اور بعض وہ روزہ ہیں جن کو لگاتار رکھنا لازم نہیں۔

سوال۔ فرمائے وہ روزہ کتنے ہیں کہ جن میں تتابع ہے یعنی ان کو لگاتار رکھنا لازم ہے۔

جواب۔ سات ہیں۔ صوم رمضان۔ صوم کفارہ ظہار۔ صوم کفارہ قتل۔ صوم کفارہ یمین۔ صوم کفارہ رمضان۔ صوم نذر معین۔ صوم یمین معین۔ صوم منذور اعتکاف ان سب روزوں کو لگاتار اور پے در پے رکھنا واجب ہے۔ (مراقی۔ عالمگیری)

سوال۔ وہ کتنے روزہ ہیں جن میں تتابع ... یعنی لگاتار رکھنا لازمی نہیں روزہ رکھنے والے کو اختیار ہو چاہے وہ لگاتار رکھے، یا متفرق طور پر رکھے۔

جواب۔ وہ سات ہیں۔ صوم قضا رمضان۔ صوم کفارہ حلق۔ صوم تمتع۔ صوم قران صوم کفارہ صید۔ صوم نذر مطلق۔ صوم قضا نفل۔ صوم یمین مطلق۔

(طحطاوی۔ عالمگیری) ص ۳۵۰

سوال۔ جن میں تتابع نہیں ہے اگر ان روزوں کو تتابع کے ساتھ یعنی لگاتار روزہ رکھے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ مستحب ہے (طحطاوی) ص ۳۷۵

سوال۔ سنا ہے لگاتار روزہ بھی دو قسم پر ہیں بعض وہ ہیں کہ بیچ میں ایک بھی روزہ چھوٹ جائے تو پھر از سر نو سلسلہ شروع کرنا پڑے بعض ایسے نہیں کیا یہ صحیح ہے۔

جواب۔ جی ہاں صحیح ہے۔

سوال۔ ایسے لگاتار روزہ کونسے ہیں کہ اگر بیچ میں ایک بھی روزہ چھوٹ جائے یعنی ناغہ ہو جائے تو پھر از سر نو روزہ کا سلسلہ شروع کرنا لازم ہو۔

Marfat.com

جواب ۔جی ہاں صحیح ہے وہ روزہ یہ ہیں نذر مطلق یمین مطلق دونوں بشرط تتابع کفارہ رمضان کفارہ ظہار کفارہ قتل کفارہ یمین چونکہ ان سب میں تتابع منصوص ہے خواہ منجانب عبد ہو یا منجانب شرع لہذا بیچ میں اگر ناغہ ہوا تو وصف میں خلل آنے کے سبب روزے نامطلوب ہوئے لہذا از سر نو پھر روزے رکھنے ہونگے نیز ہر وہ کفارہ جس میں غلام آزاد کرنا ہے اس کے روزہ میں تتابع شرط ہے۔ (فتح القدیر۔طحطاوی۔شامی)

سوال ۔ایسے روزے کتنے ہیں کہ لگاتار رکھنا ضروری ہے لیکن بیچ میں اگر ناغہ ہو جائے تو پھر از سر نو سلسلہ شروع کرنا نہ پڑے۔

جواب ۔ایسے روزے تین ہیں۔رمضان ۔نذر معین ۔یمین معین یعنی مثل رجب وغیرہ معین مہینے کے روزے۔

سوال ۔ان روزوں میں ناغہ ہونے کی وجہ سے از سر نو روزوں کا سلسلہ کیوں نہیں شروع ہوتا ہے اور اوپر کے بیان کردہ روزوں میں ناغہ ہونے سے کیوں سلسلہ کا آغاز ہوتا ہے۔

جواب ۔یہ قاعدہ ہے کہ جہاں روزہ کی قید لگا کر تتابع لازم کیا جائے۔ وہاں از سر نو سلسلہ شروع کرنا لازم ہوگا اور جہاں وقت کی وجہ سے خود بخود تتابع لازم آتا ہے وہاں ناغہ ہونے پر از سر نو سلسلہ کا آغاز کرنا لازم نہیں آتا۔مثلاً پورے رجب کے مہینے کا روزہ بولا تو چونکہ یہ وقت معین اور محدد ہے اس کے اندر جتنے بھی دن ہیں ہر ایک میں روزے رکھنے نذر کی وجہ سے لازم ہوئے۔اور وہ دن چونکہ لگاتار یکے بار دیگرے ہیں تو خود بخود لگاتار روز رکھنے بھی لازم آگئے ایسے روزوں میں اگر بیچ میں کوئی روزہ ناغہ ہو جائے تو آگے سے روزے رکھے تاکہ باقی ماندہ روزے تو وقت کے اندر ہو جائیں

Marfat.com

ناغہ کی قضا کر لی جائے۔ اور مذکورہ بالا کفارات اور نذر مطلق بشرط تتابع میں روزہ ہی کے اندر منجانب عید یا منجانب شرع تتابع کی قید کو لازم کر دیا گیا لہذا جو روزہ کی طرف سے تتابع ہوگا وہاں ناغہ ہونے پر از سر نو روزہ کا سلسلہ آغاز کرنا ہوگا تاکہ وصف مطلوب میں خلل نہ رہے (طحطاوی)

اقسام روزہ

سوال۔ اوپر کے بیان تتابع پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔

جواب۔ جی ہاں روزہ کی بہت سی قسمیں ہیں۔

سوال۔ براہ کرم روزہ کی اقسام بیان فرمائیں۔

جواب۔ روزہ کی چار قسمیں ہیں۔ فرض۔ واجب۔ نفل۔ مکروہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ باب میں تفصیل کے ساتھ آگے بیان آتا ہے۔

باب اوّل

فرض روزوں کے بیان میں

سوال۔ فرض روزہ کتنے ہیں؟

جواب۔ فرض روزہ پندرہ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) صوم رمضان (۲) صوم قضائے رمضان (۳) صوم کفارہ رمضان
(۴) صوم کفارہ ظہار (۵) صوم کفارہ قتل (۶) صوم کفارہ یمین
(۷) صوم کفارہ حلق (۸) صوم کفارہ قتل صید (۹) صوم تمتع

Marfat.com

(۱۰) صوم قرآن (۱۱) صوم نذر مطلق (۱۲) صوم نذر معین
(۱۳) صوم یمین مطلق (۱۴) صوم یمین معین (۱۵) صوم قضائے نذر
یہ سب روزے فرض ہیں بعض اعتقاداً اور . . . . . اور بعض عملاً
ہر روزہ کا بیان علیحدہ علیحدہ آتا ہے۔ (بحرالرائق۔ درمختار)

(۱)

صوم رمضان

یعنی

رمضان کا روزہ

سوال۔ ماہ رمضان کے روزہ کس دلیل سے فرض ہیں۔
جواب۔ آیہ کریمہ کتب علیکم الصیام سے فرض ہیں اور اس کی فرضیت پر اجماع بھی منعقد ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے یہ اعتقاداً اور عملاً فرض ہے
(ہدایہ)

سوال۔ رمضان کے کتنے روزہ فرض ہیں۔
جواب۔ پورے ایک ماہ کے روزہ لگاتار فرض ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ . . . شہر مہینے کو کہتے ہیں اور مہینہ مسلسل اور لگاتار دنوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اسلئے علی الاتصال ایک ماہ کے روزے فرض ہوئے۔ (حیات الصائمین)

Marfat.com

سوال ۔ رمضان کے روزوں کی فضیلت

جواب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان کی بنا پر اور حصول ثواب کے لئے ان روزوں کو رکھا اس کے اگلے گناہ اللہ تعالےٰ نے بخشدئے بخاری و مسلم میں ہے (من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہٗ ماتقدم من ذنبہ) حقیقت یہ ہے کہ ایک ماہ کے روزہ رکھنا بہت ہی مشکل ہے ایمان ہی کی قوت سے یہ روزہ رکھے جاسکتے ہیں جس نے یہ روزہ رکھے اس کے ایمان اور خدا و رسول سے محبت کا کھلا نشان ہے پھر حق تعالیٰ ان محبین کی کیوں نہ مغفرت فرمائے گا۔

فضائل ماہ رمضان

سوال ۔ اس ماہ کے کچھ فضائل بیان فرمائیں۔

جواب ۔ یہ بہت فضیلت والا مہینہ ہے سب سے پہلے تو اس کی فضیلت اسی سے ظاہر ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رجب سے ہوا دعائیں مانگ مانگ کر اس کو اللہ تعالیٰ سے طلب فرماتے تھے جیسا کہ لطائف المعارف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ (اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان و بلغنا الی رمضان) یعنی اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہم کو رمضان تک پہونچا اور اس کی فضیلت اس خطبہ سے بھی معلوم ہوتی ہے جو ماہ شعبان کے آخری دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا جو مشکوۃ میں ہے کچھ حصہ اس کا نقل کیا جاتا ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ مہینہ کس قدر فضیلت والا ہے۔

Marfat.com

خطبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلۃ تطوعا من تقرب ... منہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ منہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المومن ہ

یعنی اے لوگو تم پر ماہ عظیم ماہ مبارک سایہ فگن ہوا اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار رات سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس کی رات کے قیام کو نفل کیا ہے جو اس ماہ میں کسی نیک خصلت سے اللہ کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرے گا وہ اُس کے مانند ہے جسنے رمضان کے سوا دوسرے مہینہ میں فرض سے قرب حاصل کیا اور جس نے اس مہینہ میں فرض ادا کیا وہ اس شخص کے مانند ہے کہ جسنے دوسرے مہینہ میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے یہ غمخواری کا مہینہ ہے اس میں رزق مومن کا زیادہ کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ماہ عظیم اور برکت والا مہینہ فرمایا یہ قرب الٰہی کے اعلیٰ ارفع درجات پر فایز ہونے کا مہینہ ہے اور اس کے نوافل میں قرب فرائض اور فرائض میں ستر فرائض کا قرب حاصل ہوتا ہے پھر یہ نماز ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر نفل فرض کو یہ بشارت و مژدہ حاصل ہے۔

تیسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بکثرت عبادت فرماتے تھے نماز۔ روزہ۔ صدقہ۔ ذکر۔ احسان۔ تلاوت قرآن پاک۔ اعتکاف۔ وغیرہ وغیرہ عبادات میں آپ مشغول رہتے تھے اہل ایمان کو بھی چاہئے کہ لذاتِ دنیا سے کنارہ کر کے اس ماہ میں بکثرت عبادات کی طرف راغب ہوں۔ چوتھے ایک

Marfat.com

روایت کی بنا پر رمضان اللہ تعالیٰ کا نام ہے تو گویا رمضان اللہ تعالےٰ کا مہینہ ہے جس میں خاص تجلیات سے تربیت خاص کی بشارت ہے پانچویں رمضان میں نہ کھانا نہ پینا بھی ہے اور جاگنا بھی روزہ نہ کھانے نہ پینے کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور رمضان میں قیام الیل اور سحری وغیرہ کی وجہ سے اکثر جاگنا یعنی نہ سونا بھی ہے اللہ تعالیٰ کی یہ بھی صفت ہے تو بے خواب خور اللہ تعالےٰ کی صفت پر رہنے کی مناسبت سے اور عبادات کی کثرت سے روزہ دار کو رمضان میں قرب در قرب حق تعالےٰ کا حاصل ہوتا ہے جس کا ذکر نعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں قاآنی نے ایک شعر میں یوں کیا ہے ؎

بہ عالمے شد کابخانہ اسم بود و نہ رسم
بہ محفلے شد کابخانہ خواب بود و نہ خور

پس اس قرب خاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اُمت کو بھی حصہ ملا لہٰذا ارتقاء اور عروج کے لحاظ سے رمضان مسلمانوں کے لئے روحانی معراج کا زمانہ ہے مرقات شرح مشکوۃ میں ایک حدیث ہے کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہوتا۔

رمضان اور اسکی آمد کی تہنیت

تہنیت رمضان

سوال۔ کیا رمضان کی آمد پر مبارک باد دی اور بیان کرنا بھی سنت ہے۔

جواب۔ جی ہاں سنت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آمد پر صحابہ کو بشارت دیا کرتے تھے۔ امام احمد اور نسائی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے

Marfat.com

كان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یبشر اصحابہ یقول قد جاءکم شھر رمضان شھر مبارک کتب اللہ علیکم صیامہ فیہ تفتح ابواب الجنان وتغلق فیہ ابواب الجحیم و تغل فیہ الشیاطین فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو بشارت دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے آپہونچا تمہارے پاس ماہ رمضان برکت والا مہینہ اللہ تعالے نے تم پر اس کے روزہ فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازہ کھولدئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازہ بند کئے جاتے ہیں شیاطین کی گردنوں میں طوق ڈالدئے جاتے ہیں اس میں ایک رات وہ ہے جو ہزار رات سے بہتر ہے محروم وہ ہے جو اس کی خیر وبرکت سے محروم ہوا۔ (لطائف المعارف مواہب) ص۹۹

ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ رمضان کی آمد پر ایک دوسری کو تہنیت اور مبارک باد پیش کرنے کی اصل حدیث یہ ہی ہے۔ جنت کی فتح البابی ہوتے ہی عبادات الٰہی کے دروازہ کھل جاتے ہیں منہ اور شرم گاہ بند ہونے سے گناہ نرہے تو دوزخ کے دروازہ بند ہوگئے وہ شیطان جو رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا تھا ترک اکل وشرب سے وہ شیطانی قوتیں جکڑ بند ہوگئیں ہر طرف سے خیر وبرکت کی بارش ہورہی ہے یہ مہینہ اسی لایق ہے کہ اس کی آمد پر مبارکباد اور بشارت دیجائے۔

صوم رمضان اور اس کے قمری مہینہ سے تخصیص کیوجہ نیز گرمی وسردی کے روزوں کی حکمت اور فضیلت

سوال۔ اس میں کیا حکمت

Marfat.com

ہے کہ رمضان کے لئے مہینہ قمری حساب سے مقرر کیا گیا شمسی حساب سے کیوں نہ مقرر کیا گیا جو ہمیشہ ایک ہی موسم رہتا۔

جواب۔ مقصود ہی یہ تھا کہ ایک موسم نہ رہے تاکہ اطاعت گذاروں کی اطاعت کا امتحان ہو کہ ان کو اطاعت سے کوئی زمانہ گرم و سرد نہیں روک سکتا وہ ہر زمانہ میں مطیع ہیں اطاعت میں آسانی ہو خواہ تکلیف سبکو راہِ خدا میں یکساں فراخدلی کے ساتھ قبول کرنے لئے تیار ہیں پھر سردی کے روزوں میں انعام ربانی کا یہ مژدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء) یعنی سردی میں روزہ رکھنا غنیمت بارد ہے یعنی مفت میں بلا محنت و تکلیف ثواب ملتا ہے تو گرمیوں میں انعام پر انعام یہ کہ عبادت اور اس کے ثواب کے ساتھ موسم گرما کی تشنگی کی شدت تکلیف تعب اور اور مشقت کا بھی ثواب ملتا ہے لہذا عبادت کا ثواب دوگنا ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (افضل الاعمال احمزھا) بہترین عمل وہ ہے جس میں زیادہ مشقت ہو۔ لطائف المعارف میں ہے حضرت معاذ بن جبلؓ انتقال کے وقت روزہ میں موسم گرما کی دوپہر کی پیاس کے مزے کو یاد فرما رہے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عائشہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گرمی کے روزہ کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت عامر بن عبد قیسؓ جب بصرہ سے شام آئے تو حضرت امیر معاویہؓ نے پوچھا کہ تمہاری کوئی حاجت ہے انہوں نے کہا کہ میری کوئی حاجت نہیں جب اصرار ہوا تو عرض کیا کہ میری حاجت صرف ایک یہ ہے کہ مجھے بصرہ کی گرمی کی طرف واپس کر دیا جائے تاکہ روزہ میں تکلیف و سختی محسوس ہو اور گرمی کی پیاس کا مزا آئے یہاں تو بہت

Marfat.com

ہی ہلکے روزہ ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سخت گرمی کے روزہ قیامت کی سخت گرمی سے بچنے کے لئے رکھو اور رات کی اندھیری میں دو رکعت قبر کی اندھیری سے محفوظ رہنے کے لئے پڑھو یہی وہ پیاس ہے کہ جس پر روزہ دار صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں عزت اور احترام کا وہ مقام پاتا ہے کہ جنت میں ایک خاص دروازہ ریان نامی صرف روزہ دار ہی کے لئے تیار ہوگا جس کے ذریعہ اس کو اعزازی طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ریان کے معنی ہیں کثیر الری۔ ری کے معنی ہیں (سیرابی) ریان کے معنی میں کثرت ہے اس میں مژدہ ہے بہت پیاسے رہنے والوں کے لئے اب خوب سیراب ہونے کا وقت آگیا ہے تکلیفوں کا وقت ختم گیا انعام کا وقت آگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت کیا ہی خوب دعا فرماتے تھے۔ (ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ) پیاس گئی رگیں گیلی اور تر ہوگئیں اور اجر ثابت رہ گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انبیاء اولیاء اور علماء وصدیقین وشہداء اور بالخصوص شہداء کربلا کی پیاس کے صدقہ میں ہم کو روزوں کی پیاس کی لذت عطا فرمائے اور محشر کی گرمی اور تشنگی سے محفوظ رکھے۔

ایک حکمت قمری مہینہ کے تخصیص کی یہ بھی ہے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان مساویانہ طور پر عبادت الٰہی کے گرم اور سرد مزے چکھیں کہیں ایک جگہ سردی ہے تو دوسری ملک میں گرمی ہے زمانہ پھرتا رہے گا تو دن بھی بدلتے رہیں گے تکلیف اور راحت کی اجارہ داری کسی ایک ملک کے لئے خاص ہو کر نہیں رہ جائیگی۔

Marfat.com

رمضان اور موسم بہار

سوال۔ تمری حساب کی بنا پر یہ تو معلوم ہو گیا کہ رمضان کی بہار ہر موسم میں آئے گی جس موسم میں بھی آئے گا اس کی بہار موجود ہے ذرا اس پر بہار موسم کی بہار کا بھی کچھ بیان فرمائیں تو مزید عنایت ہو گی۔

جواب۔ رمضان عکس ہے علوی بہار کا یہ وہ موسم بہار ہے کہ جس کے آتے ہی پہلے دن جنت کے پتوں سے زیر عرش پر بہار ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

ان الجنۃ تزخرف لرمضان من راس	بیشک جنت رمضان کے لئے آراستہ
الحول الی حول قابل قال فاذا	کی جاتی ہے شروع سال سے آئندہ
کان اول یوم من رمضان	سال تک جب اول دن رمضان کا ہوتا
ھبت ریح تحت العرش من	ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے
ورق الجنۃ علی حور العین	حور عین پر ایک ہوا چلتی ہے سو وہ کہتی
فیقلن یا رب اجعل لنا من	ہیں یارب ہمارے لئے اپنے بندوں
عبادک ازواجا تقر بھم اعینا	میں سے ان کو شوہر بنا کہ جن سے ہماری
وتقر اعینھم بنا (مشکوۃ)	آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں
	ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

ان بندوں سے مراد روزہ دار ہیں حوروں سے زیادہ کون حسین جمیل ہو گا لیکن روزہ دار پر اللہ تعالیٰ کی اس عبادت سے وہ حسن اور جمال کی بہار ہے کہ جن کے وصل کی تمنائیں حوروں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہیں عموماً ہوا جب چلتی ہے تو دروازہ کھل کھل جاتے ہیں تو اس ہوا کے چلنے سے جنت اور آسمان کے

Marfat.com

دوازہ کھل جاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے۔ (اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ) دوسری روایت میں ہے (فتحت ابواب السماء) تو زمین تک ہوائیں پہونچنے کے لئے اب کونسا دروازہ بند رہا جنت اور آسمان کے دروازہ کھل گئے پس رحمت کی ہواؤں کے جھوکوں نے اہل اسلام کی روح کو مست اور اس کی عطر بیزی نے مشام جان کو معطر کر دیا دل کی کلیاں کھل گئیں عبادات سے مسلمان سرسبز ہو گئے جس طرح موسم بہار میں درخت سرسبز ہوجاتے ہیں اسی طرح مسلمان رمضان میں سرسبز ہوتا ہے اور نسیم بہار سے مست ہوتا ہے جس نے یہاں اپنے ہوا و ہوس کو روکا اس پر جنت کی ہوائیں چلتی ہیں ابر رحمت برستا ہے جو ڈالی کبھی درخت سے لگی رہتی ہے اگر یہ خشک ہوجائے مگر موسم بہار میں وہ بھی سرسبز ہو جاتی ہے ہاں جو ڈالی ٹوٹ گئی وہ موسم بہار کے اثرات سے محروم ہے۔ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

ڈالی گئی جو فصل خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحاب بہار سے
ہے لازوال عہد خزاں اس کے واسطے
کچھ واسطہ نہیں ہے برگ و بہار سے
ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اگر رمضان جیسے موسم بہار میں کوئی روزہ نہیں رکھتا ہے اور عبادت الٰہی سے سرسبز نظر نہیں آتا ہے تو وہ غور کرے کہ غیر شعوری طور پر کہیں اس کا رابطہ شجر ملت اسلام سے تو قطع نہیں ہو گیا کہ وہ اس موسم بہار میں بھی عبادت الٰہی سے سرسبز نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کا رابطہ ایسا مضبوط اور

Marfat.com

قوی رکھے کہ رمضان کے پُر بہار موسم میں زیادہ سے زیادہ سرسبز اور شاداب ہوں۔

رمضان اور اس کے صیام اور قیام کا ثواب

سوال۔ رمضان میں روزہ تراویح اور قیام کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے رمضان میں صیام اور قیام کیا جس کا باعث صرف ایمان اور طلب اجر ہے اس کے گناہ ماسبق کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری)

رمضان اور محروم انسان اور اس کی شرعی سزا

سوال۔ جو بدنصیب انسان رمضان جیسے رحمت اور برکت والے مہینہ میں بھی اس کے عبادات سے محروم رہے اس کی محرومی اور سزا کے متعلق بھی کچھ تحریر فرمائیں۔

جواب۔ اس شخص کی محرومی اور بدبختی کا اندازہ کرو کہ جس ماہ میں ایک ایک نفل فرض کے برابر اور ایک ایک فرض ستر فرض کے برابر ہوں وہ اس ماہ میں بھی غافل رہا تو مقام غور ہے کہ وہ کس قدر خیر و برکت سے محروم ہوا جس کسی نے بغیر رخصت اور مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا وہ شخص ایسی فضیلت سے محروم ہوگیا کہ عمر بھر بھی روزہ رکھے تو اس کو وہ نہیں پا سکتا۔ حدیث شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصہ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ

(مشکوٰۃ) صفحہ ۱۷۶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے ایک دن کا بھی روزہ کسی رخصت اور بیماری کے بغیر چھوڑا عمر بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کے نقصان کو پورا نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

دیکھو ایک دن کے روزہ چھوڑنے میں وہ دولت کھوئی کہ روزہ رکھنے میں بھی وہ نہ ملے تو جس نے تمام مہینہ روزے نہیں رکھے وہ کس قدر بدبخت محروم انسان ہے کہ ابھی اوپر گذرا کہ جو اس موسم بہار میں بھی عبادت سے سرسبز نہیں ہوا تو دلیل ہے کہ اس کا رالبطہ دین واسلام سے مستحکم نہیں چاہیئے کہ وہ پناہ مانگ کر حق تعالیٰ سے اپنا تعلق درست کرے ورنہ سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے۔

سوال۔ جو شخص رمضان میں کھلے بندوں کھاتا پھرے اُس کے لئے کیا حکم ہے

جواب۔ اوپر آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ایک شخص کلی کر رہا تھا کہ خطاءً بغیر قصد حلق میں پانی چلا گیا تو روزہ نہیں رہا مگر پھر بھی شام تک کھانا پینا اس کو بھی احترام رمضان کی وجہ سے منع ہے اب غور کرو کہ جس نے قصداً روزہ نہیں رکھا اسنے کتنے جُرم کئے ایک جُرم قصداً افطار کا دوسرا جُرم کھلے بندوں کھاکر اپنے گناہوں کی اشاعت کا تیسرا جرم رمضان کی ہتک حرمت کا چوتھا جرم خدا اور رسول کے احکام کی خلاف ورزی اور قانون شکنی کا بلکہ احکام سے سرکشی اور بغاوت کا یہ پانچواں جرم ہوا چھٹا دین کے احکام کو ہلکا سمجھنا۔ ایسے شخص کے لئے علامہ حموی شرح کنز میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے لئے بادشاہِ اسلام کو چاہیئے قتل کا حکم صادر کرے۔

بحرالرائق میں بھی فتاویٰ بزازیہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس کو قتل کیا جاویگا۔ کیونکہ جو چیزیں اس پر اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیں اُس نے ان کو اپنے عمل سے حلال کیا۔ نیز صاحب بحرالرائق نے اپنے فتاوی زینیہ میں بھی لکھا ہے کہ یہ شخص دین کی توہین کر رہا ہے اسلئے اس کا قتل ہے۔ لیکن یہ کام صرف بادشاہ اسلام کا ہے۔ ——— اگر بادشاہ نیک قدم

Marfat.com

نہ اٹھائے تو برادری والے صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ بطور تعزیر نہ اس کی دعوت قبول کریں نہ اپنے یہاں کھانے پر مدعو کریں نہ اس کو اپنے یہاں بٹھائیں نہ اس کے یہاں جاکر بیٹھیں اس طرح بڑھتی ہوئی بے دینی ختم ہو سکتی ہے اور یہ ہی کیا تمام خرابیوں کی اصلاح ہو سکتی ہے یہ بہت بڑی مدد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونو اعلیٰ نیکی اور بھلائی کی مدد کرو گناہ اور سرکشی کی امداد نہ کرو جو کوئی بھی بادشاہ ہو یا رعایا دین کی مدد کر سکتا ہے وہ خدا کے دین کی مدد کرے وقت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کسی دوسری بہتر قوم کو کھڑا کر دے اور اس سے اپنے دین کی خدمت لے اور قیامت تک اس کے نام کو روشن فرما دے

سوال۔ آپ نے ابھی اوپر بطور تعزیر فرمایا۔ تعزیر کسے کہتے ہیں۔ اور کیا ہر شخص کو تعزیر کا حق ہے؟

جواب۔ کسی گناہ اور معصیت سے روکنے کے لئے جو ایسی سزا دی جاتی ہے جس کی سزا شریعت میں مقرر نہیں بلکہ بندہ پر چھوڑ دیا اس کو تعزیر کہتے ہیں یہ بادشاہ ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ باپ کو حق ہے کہ اولاد کو سزا دے تھپڑ مارے یا زبانی ڈانٹ ڈپٹ کرے۔ شوہر کو حق ہے کہ بیوی کو سزا دے اور جس کو بھی قدرت ہو مثلاً غلام پر آقا کو قدرت ہے یا چودھری نیچوں کو اور برادری پر قدرت ہے یا جس کو جس نوع کی بھی قدرت حاصل ہو اسی کو حق ہے کہ نیکی پھیلائے اور گناہ و برائی کو دور کرے۔ قرآن کریم میں ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ہ

اس طرح روک ٹوک سے خرابیوں کی اصلاح کا باب کھولدیا تو حکومت بھی بھلائیوں کی دولت سے مالا مال ہو جائیگی۔

Marfat.com

سوال۔ جو شخص قصداً بلا عذر رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے آخرت میں اس کی سزا کیا ہے۔

جواب۔ جہنّم اور دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فقال امین امین امین قیل یا رسول اللہ انک صعدت المنبر قلت امین امین امین فقال ان جبرائیل اتانی فقال من ادرک شھر رمضان فلم یغفر لہ فدخل النار فابعدہ اللہ قل امین فقلت امین ومن ادرک ابویہ او احدھما فلم یبرھما فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قل آمین فقلت امین ومن ذکرت عندہ فلم یصل علیک فمات فدخل النار فابعدہ اللہ قل امین فقلت امین (صحیح ابن حبان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے آمین آمین آمین فرمایا کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ممبر پر چڑھے آپ نے (تین دفعہ) آمین کہا آپ نے فرمایا ہاں میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی دوزخ میں گیا (روزہ نہ رکھ کر) خدا اس کو اپنی رحمت سے دور کرے فرمایا آمین میں نے کہا آمین۔ اور جس نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا وہ دوزخ میں گیا خدا اس کو رحمت سے دور کرے فرمائی آمین میں نے کہا آمین جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا مر گیا اور دوزخ میں گیا خدا اس کو رحمت سے دور کرے فرمائی آمین میں نے کہا آمین۔

بعض تو اس قدر ضعیف الایمان ہو گئے ہیں کہ وہ جنّت دوزخ عذاب آخرت کے نام پر بھی ہنستے ہیں وہ صرف اسی دُنیا کو جانتے ہیں اور آخرت سے

Marfat.com

غافل ہیں یہ کافرانہ نظر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا۔ یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم علی الاخرۃ ھم غافلون مومن کی نظر آخرت کے عذاب و ثواب سے کبھی نہیں ہٹ سکتی۔ دین اسلام کی طرف سے آنکھ بند کر لینے سے عذاب الٰہی نہیں ٹلتا ہے خرگوش سکاری سے اوّل بھاگتا ہے آخر میں آنکھ بند کر کے سمجھ لیتا ہے کہ میری نظر کے آگے کچھ نہیں تو واقع میں بھی کچھ نہیں لیکن یہ خیال غلط نکلتا ہے اور نشانہ بن کر ہلاک ہوتا ہے عذاب برحق ہے دوزخ سے بچنے کے لئے روزہ سپر ہے روزہ رکھو اور دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے اپنے کو بچاؤ اور اللہ رسول کے فرمان پر اعتماد کر کے عمل کی قوت پیدا کرو۔

رمضان اور عام جود و بخشش

سوال۔ رمضان شریف میں جود و بخشش کے متعلق بھی کچھ فرمائیے

جواب۔ جود و بخشش اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ترمذی شریف میں ہے کہ ان اللہ جواد یحب الجود کریم یحب الکرم) اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی جود و بخشش المضاعف ہو جاتی ہے اوقاتِ خاص میں کریم کا کرم اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے منجملہ ان اوقات کے ماہ رمضان المبارک بھی ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ دوزخ سے کتنے ہی بندوں کو آزاد فرماتا ہے۔ ترمذی ابن ماجہ میں ہے۔ (للہ عتقاء من النار وذالک کل لیلۃ) یہ کرم رمضان کی ایک دو رات میں نہیں رہتا بلکہ ہر رات رہتا ہے۔ اس ماہ میں مومن کو رزق زیادہ دیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے (شھر فیہ یزاد رزق المومن) رزق جسمانی کی طرح رزق روحانی یعنی علوم و معارف کی جود و بخشش بھی اس ماہ میں کثرت سے رہتی ہے حق تعالیٰ سائل اور حاجت رواؤں کے حاجت روائی

Marfat.com

اور بخشش فرمانے کے لئے دعاؤں کی قبولیت کے مواقع بھی اس میں بکثرت رکھے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ متخلق باخلاق تھے اسلئے جود وکرم آپ کی بھی صفت ہوئی۔ ہر چیز میں آپ کی بخشش عام تھی خواہ تعلیم علوم ومعارف ہوں یا اطعام طعام یا بذلہ مال ہو یا دیگر منافع کا ایصال غرضکہ اس در پاک سے ہی ہر وقت انعام ملتا رہتا تھا۔ لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی تھیں اور رمضان میں تو اس عطاو بخشش کی رفتار ہوا کی رفتار سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی تھی۔ بخاری شریف میں ہے (کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خیروں کی عطاو بخشش میں سب لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں اس سے بھی بڑھ کر آپ بخشش فرمانے والے ہوتے تھے۔

رمضان میں اللہ تعالیٰ دوزخ سے بندوں کو آزاد فرماتا ہے تو آپ بھی غلاموں کو آزاد فرماتے تھے۔ مشکوٰۃ میں ہے (کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان اطلق کل اسیرٍ واعطی کل سائل) جب رمضان آتا تو آپ ہر قیدی کو آزاد فرماتے تھے امت کو بھی شہر المواساۃ فرما کر ہمدردی عطاو بخشش کی طرف مائل فرمایا پس چاہیئے اگر قرضداروں کی گردن قرض میں پھنس رہی ہو تو اس کی مدد کر کے اس کی گردن کو آزاد کرائیں اور بادشاہ کو چاہیئے کہ قیدیوں کو اس ماہ میں آزاد کرے۔ اہل قلم اہلکار وغیرہ کو چاہیئے کہ اپنی جنبش قلم سے نفع پہونچائیں۔ لوگوں کو چاہیئے قضائے حاجات کریں۔ بزرگوں کو چاہیئے پند ونصائح کریں۔ علماء کو چاہیئے علوم پہونچائیں۔ حضرت قتادہؓ رمضان میں درس قرآن دیتے تھے۔ اہل اللہ کو چاہیئے فیضان الٰہی بندگان خدا کو پہونچائیں غرضکہ جس کے قبضہ میں جو بھی نفع پہونچانا ہو رمضان میں اس کی جود وبخشش فراخ دلی

Marfat.com

کے ساتھ کرے۔ حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلفاء کو خلافت اسی ماہ میں عطا فرماتے تھے غرضکہ کوئی محبوس ہے شرک و کفر میں کوئی تکالیف میں کوئی جہالت میں سب کی رہائی کا فکر ہونا چاہیئے ہر نوع کی جود و بخشش ہو۔

رمضان اور زکوٰۃ صدقات

سوال۔ کیا اس ماہ میں زکوٰۃ اور صدقات دینا بھی افضل ہے۔

جواب۔ جی ہاں افضل ہے۔ ترمذی شریف میں ہے (افضل الصدقۃ صدقۃ فی رمضان) یعنی افضل صدقہ رمضان کا صدقہ ہے رمضان میں روزہ کے ساتھ زکوٰۃ دینے میں لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ روزہ میں امساک ہے اور زکوٰۃ و صدقات میں انفاق اس میں اشارہ ہے کہ امساک مسلم کا اپنے نفع اور ذخیرہ اندوزی کے لئے نہیں ہوتا بلکہ دوسروں پر خرچ و انفاق کے لئے ہوتا ہے۔ اور یہی جود و کرم اور ایثار ہے۔

رمضان اور روزہ کشائی

سوال۔ کیا رمضان میں روزہ کشائی کی فضیلت بھی زیادہ ہے۔

جواب۔ جی ہاں زیادہ ہے یہ دوزخ سے آزادی و رہائی اور گناہوں کی مغفرت و بخشش کا سبب ہے حدیث شریف میں ہے۔

من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ	جس نے رمضان میں کسی روزہ دار کو روزہ
لذنوبہ وعتق رقبۃ من النار و	افطار کرادیا اس کے لئے گناہوں کی بخشش
کان لہ مثل اجرہ من غیر ان	ہے اور وہ دوزخ سے آزاد ہے اس کا اجر
ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ	روزہ دار کے اجر کے مثل ہے بغیر اسکے کہ روزہ دار
لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم	کے اجر میں کچھ کمی آئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ہم سب کے سب تو وہ چیزیں نہیں پاتے جس سے

Marfat.com

یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صایما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صایما سقاہ اللہ تعالیٰ من حوضی شربۃ لا یظمأ بعدہ ابدا حتی یدخل الجنۃ (مشکوٰۃ)

روزہ دار کو افطار کرائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب ہر اُس شخص کو عطا فرماتا ہے جو روزہ دار کو لسی یا کھجور یا ایک گھونٹ پانی پر افطار کرادے اور جس نے پیٹ بھر کر روزہ دار کو کھلا دیا اللہ اس کو میرے حوض کوثر سے اتنا سیراب کریگا کہ اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو۔ مقام غور ہے کہ جب ایک گھونٹ پانی سے افطار کا یہ ثواب ہے تو برف اور شربت پر افطار کا کیا ثواب ہوگا۔ افضل ہے جو خود کو پسند ہو اسپر افطار کرے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

نیک اور ابرار لوگ جس کا کھانا کھائیں یہ اس کو ایک قابل ذکر فضیلت حاصل ہوئی

سوال۔ کسی کے یہاں روزہ کشائی میں اگر جانا ہو تو کیا پڑھے۔
جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھا تھا۔

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔

یعنی تمہارے یہاں روزہ داروں نے افطار کیا ابرار اور نیک لوگوں نے کھانا کھایا فرشتوں نے تم پر درود بھیجا۔

اس سے چند فوائد معلوم ہوئے۔ (۱) افطر عندکم الصائمون میں جمع کے ہر صیغہ نے یہ بتلایا کہ تمام فضیلت افطاری میں روزہ داروں کے جمع کرنے میں ہے نہ کہ پیٹ بھرے بے روزہ داروں امیروں کے جمع کرنے میں۔ (۲) اکل طعامکم الابرار سے معلوم ہوا کہ انسان کی بہت بڑی تعریف اور تحسین عزت اور فخر اِس میں ہے کہ اُس کا کھانا نیک اور ابرار کھائیں اور وہ احسان کھلانے

کا نہ رکھے بلکہ احسان قبول کرے کہ ان حضرات نے کھانا کھایا اور ثواب دلوایا۔
(۳) صلت علیکم الملائکہ سے ثابت ہوا کہ یہ کھلانا فرشتوں کی دعا اور درود کا سبب ہے۔ حاصل یہ ہے کہ روزہ کشائی میں مغفرت اور دوزخ سے آزادی و رہائی روزہ دار کے مثل اجر و ثواب فرشتوں کی دعا اور درود نیک ابرار لوگوں کے کھلانے کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے روزہ دار اس کھانے کی قوت سے جو کچھ بھی عبادت کرے گا یہ اس کے ثواب میں شریک ہوگا جیسا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

وَمَا عمل الصایم من اعمال ابرار ۹ کان لصاحب الطعام مادام فی قوۃ الطعام فیہ۔ (لطائف المعارف عن الطبرانی)

روزہ دار بھلائی کے اعمال میں سے کوئی بھی نیک کام نہیں کرے گا مگر اس میں حصہ صاحب طعام کے لئے بھی ہے جب تک کہ اس میں کھانے کی قوت ہے۔

مرقات کی ایک حدیث میں یہ ایک مضمون اور زائد ہے کہ جو شخص رمضان کی رات میں کسب حلال سے کسی کو افطار کرائے گا فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے اور شب قدر میں اُس سے مصافحہ کریں گے۔

سوال۔ کیا نماز مغرب سے پہلے افطار کرے یا بعد میں مسجد میں افطار کرے یا گھر میں مسجد میں افطار کے لئے کھانا اور پینا جائز ہے یا نہیں اور آگ پر پکی ہوئی چیز پر افطار کرے یا نہیں۔ افطار میں افضل کیا ہے؟

جواب۔ اِن سب باتوں کا جواب حدیث ذیل میں ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نماز افطار فرماتے تھے چند کھجوروں پر یہ اگر نہ ہوتی تو چند خشک کھجوروں پر اور اگر یہ بھی نہ ہوتی

Marfat.com

حسا حسوات من ماء — تو پھر چند گھوٹ پانی پر افطار فرماتے

(۱) اس حدیث سے یہ معلوم ہوگیا کہ افطار نماز مغرب سے پہلے کیا جائے۔
(۲) یہ حدیث مطلق ہے اس میں یہ کوئی قید نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار مسجد میں فرمایا یا گھر میں تو دونوں جگہ افطار جائز ہوا۔ چنانچہ مرقات ص۵۱۲ ج۳ میں ہے (لکن اطلاق الاحادیث ظاھر فی استثناء حال الافطار)
(۳) اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ایسی چیز پر افطار کیا جائے جس کو آگ نے مس نہ کیا ہو۔ بلکہ ایک حدیث میں تو اس کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چیز پر افطار پسند فرماتے تھے جس کو آگ نے مس نہ کیا ہو جیسا کہ مرقات میں ہے۔

کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یحب ان یفطر علے ثلاث تمرات او شئے لم تصبہ النار (مرقات ص۵۱۲ ج۳) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے کھجوروں پر افطار فرمائیں یا ایسی چیز پر جس کو آگ نے نہ چھویا ہو

(۴) حدیث کی ترتیب سے معلوم ہوا کہ مقدم حضرت نے کھجوروں کو کیا اس سے معلوم ہوا کہ افضل افطار کھجور پر ہے شرعۃ الاسلام میں بھی یہی ہے کہ کھجور پر افطار افضل ہے مشکوۃ کی حدیث میں ہے (اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور) اس کے تحت طیبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس میں کثیر ثواب ہے مگر اوپر والی حدیث میں مقدم مذقۃ اللبن ہے تو معلوم ہوا کہ اول لہسی پر افطار افضل ہے جیسا کہ مرقات میں ہے (وفی تقدیم المذقۃ اشارۃ الی انہا افضل من التمرۃ) تو اس کا فیصلہ اس طور پر ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر مقدم ہیں سردیوں میں اول افطار کھجور پر کرے اور گرمیوں میں لہسی پر

Marfat.com

مرقات ص۵۱۴ ج۲ میں ہے رَوَقیل تقدیم التمر فی الشتاء والماء فی الصیف لما روایتہ بہ) لہسی میں دودھ بھی ہے اور پانی بھی دو دو نعمتیں جمع ہیں۔

سوال۔ میٹھی چیز پر افطار میں کیا حکمت ہے۔

جواب۔ تقویت بصر کا باعث ہے اور ایمان کی حلاوت میں زیادتی کے لئے دُعا اور تفاول ہے۔

سوال۔ رطب اور تمر میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ تازہ کھجوریں جو درخت سے اترتی ہیں وہ رطب ہیں پھر ان کو خشک کرکے ذخیرہ بنا کر رکھا جاتا ہے وہ تمر ہے اس سے چھوارا مراد نہیں جس کو بھون کر طیار کیا جاتا ہے

رمضان اور تخفیف کار

سوال۔ سُنا ہے کہ رمضان میں مزدوروں اور ملازمین پر کام کا بار ہلکا کر دینا چاہیے کیا یہ صحیح ہے۔

جواب۔ جی ہاں صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رمضان میں غلاموں پر کام اور خدمت کو ہلکا کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔

ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہٗ واعتقہ من النار (مشکوۃ)	جس نے اپنے غلام پر رمضان میں کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور دوزخ سے اس کو آزاد کرے گا۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں پر رحم و کرم کرنا درحقیقت اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم کا اپنے کو مستحق بنانا ہے۔

Marfat.com

رمضان اور تلاوت قرآن

سوال۔ لوگ اس ماہ میں قرآن پاک بکثرت پڑھتے ہیں کیا رمضان اور قرآن کے درمیان کوئی خاص تعلق ہے۔ کیا تلاوت اس میں بکثرت کرنی چاہئیے۔

جواب۔ رمضان مظہر تجلّیات قران اسی میں اترا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ۔ ماہ رمضان وہ ہے کہ جس میں قرآن اترا چونکہ رمضان میں کھانے پینے کے بخارات مظلمہ سے نورِ عقل وفہم تاریک نہیں رہتا بلکہ ذہن صاف اور روح مجلّٰے ومصفٰے رہتی ہے اسلئے قرآن پاک کی تلاوت کی اس میں ازبس مفید ہے صفائی باطن کے سبب پڑھنے والا انوار تلاوت اور قرآن کی تجلّیات سے جگمگا اُٹھے گا۔ مضامین قرآنی میں خوب غور وفکر ہوگا اکل وشرب سے فارغ ہے کمال فراغت و یکسوئی کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت ہوگی۔ قرآن پاک ہماری اصلاح دارین کے لئے اُترا ہے لازم ہے کہ ہر روز اس کی تلاوت کی جائے ورنہ سال بھر میں تو ایک موقعہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے کہ تمام مسلمان اِس مقدس اور مذہبی کتاب کی طرف جُھک پڑیں زندگی گذارنے کے آئین اور قوانین معلوم کریں اس کے معارف اور علمی اسرار اور نکات سے ذوق اٹھائیں۔ اخلاق حمیدہ اور اعمال صالحہ حاصل کریں مرنے کے دن اور آخرت کی تیاری میں مصروف ہوں اس کے لئے رمضان کا مہینہ نہایت ہی موزوں اور مناسب مہینہ ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم رمضان میں ساٹھ ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے۔

حضرت سفیان ثوریؒ تمام وظائف چھوڑ کر تلاوت قرآن کی طرف متوجہ ہوجاتے تھے۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ اب یہ مہینہ اطعام طعام اور تلاوت

Marfat.com

قرآن کا شروع ہوگیا۔

یہ وہ کتاب ہے کہ جو اس کو پڑھے گا اور اس کی ہدایات پر عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مرتبہ کو بلند کرے گا اور جو اس کو چھوڑے گا اس کو پست کریگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین ۰ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ بلند کرتا ہے اس کتاب کے ذریعہ قوموں کو اور پست کرتا ہے اسی کے سبب دوسروں کو۔

یہ وہ کتاب ہے کہ جو اس میں مشغول ہوگا اللہ تعالےٰ مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرمائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

من شغلہ القران عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ (مشکوۃ)

میرے یاد اور سوال سے جس کو قرآن نے مشغول کر دیا اس کو تمام سوال کرنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر

قران میں مشغول ہونا صرف تلاوت ہی کے ساتھ خاص نہیں مطالعہ تفاسیر درس و تدریس قرآن استنباط مسائل تفاسیر کی تالیف و تصنیف عمل بالقران سب کو شامل ہے یہ سب عطا و بخشش کے وسائل ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اہل کتاب کے بارے میں فرمایا۔ ولو انھم اقاموا التورٰۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم لاکلوا من فوقھم ومن تحت ارجلھم اگر یہ لوگ قایم رہتے توریت اور انجیل اور قرآن پر تو یہ

Marfat.com

کھاتے اوپر سے اور اپنے پاؤں کے تلے سے۔ بہرحال قرآن کریم برکات دارین کا وسیلہ ہے اشتہ اللمعات میں ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک راہ سلوک قرآن کو جس قصد سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کے مقصد کو پورا فرمائے گا۔

طریقہ تلاوت قرآن

سوال۔ براہ کرم قرآن پاک پڑھنے اور تلاوت کرنے کا طریقہ بھی تعلیم فرمائیں۔

جواب۔ مسواک کرکے اچھے اور عمدہ کپڑوں میں طہارت کے ساتھ قبلہ رو ہوکر بیٹھے اور سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہے اول اَعُوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ یہ واجب ہے پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر تلاوت شروع کرے اگر کچھ پڑھا لکھا ہے تو ترجمہ والا قرآن پڑھے اور معنے میں غور کرتا جائے اور اگر عالم ہے تو کسی تفسیر کو بھی سامنے رکھ کر قرآن کے معارف و نکات اور عجائب غرائب پر غور کرتا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عین العلم میں مروی ہے (اقرء والقران والتمسوا غرائبہ) کہ قرآن پڑھو اور اس کے عجائب و غرائب تلاش کرو۔ رجوعیت الی اللہ اور کمال انابت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کی جائے تاکہ فہم معنے عطا ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (تبصرۃ وذکریٰ لکل عبد منیب) دوسری مقام پر ارشاد ہے (وما یتذکر الا من ینیب) کہ قرآن سے اثر پذیر عبد منیب ہی ہوگا۔ انبیاء اور رسولوں کی حکایات اور قصص کو پڑھے، تو صبر و استقامت اور ان کے ایمان اور خدائے تعالیٰ کے وعدوں پر پختہ بھروسہ اور توکل سے دل کو مضبوط کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لنثبت بہ فوادک) کہ ہم نے اس لئے قصص اور حکایات کو بیان کیا ہے تاکہ ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں منکرین کی تباہی کا ذکر جب قرآن میں آئے تو عبرت

Marfat.com

حاصل کرے کوئی آیت عذاب کی آئے یا دوزخ کا ذکر ہو تو اپنی بد اعمالی اور گناہوں سے ڈرے کوئی آیت رحمت یا جنت اور اس کے نعمتوں کے ذکر میں آئے تو اگر کچھ نیک کام ہوا ہو تو اس سے خوش ہو اور آئندہ مزید طاعات کی توفیق اور ایمان کی مضبوطی کو اللہ تعالیٰ سے طلب کرے اوامر و نواہی یعنی احکام کی آیات پر سے گذرے تو عمل کی کوتاہی اور تقصیر پر نادم اور غمگین ہو توبہ کرکے عہد کرے کہ آئندہ نافرمانی نہیں کرے گا۔ یہ ہے قرآن کی تلاوت کا طریقہ۔ صحیح حدیث میں ہے (اھل القران ھم اھل اللّٰہ وخاصتہ) کہ قرآن والے ہی اہل اللہ اور اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں تدبر نہ کرنے والوں کی مذمت فرماتا ہے (افلا یتدبرون القران) کہ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ پس مطلوب یہ ہے کہ آیات کو تدبر کے ساتھ پڑھا جائے قرآن کے لئے ظہر و بطن ہے اس کے کھلے اور ظاہر معنے بھی ہیں اور ایسے پوشیدہ معنی بھی ہیں جن کی طرف قرآن میں خفی اشارات ہیں پس فہم قرآن کا حق اسی وقت ادا ہوگا کہ حسب مقدرت بار بار غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرے تاکہ معانی کثیرہ اس پر کھلیں۔

ثلاثۃ تحت العرش یوم القیامۃ	تین چیزیں ہیں جو تحت عرش قیامت کے دن
القران یحاج العباد لہ ظھر و بطن	بندوں سے جھگڑا کرینگی (اول) قرآن ہے
والامانۃ والرحم تنادی الا من	جس کے لئے ظہر و بطن ہے (دوم) امانت
وصلنی وصلہ اللّٰہ ومن قطعنی	ہے (سوم) قرابت رشتہ داری ہے۔ یہ
قطعہ اللّٰہ۔ (شرح السنۃ)	پکار کر کہیں گے کہ آگاہ ہو جو ہم سے ملا اس کو
	اللہ کا وصل ہو اور جس نے ہمکو قطع کیا اسکو اللہ قطع کرے

پس تلاوت کو نہ چھوڑو تدبر تفکر کے ساتھ جیسا کہ اوپر طریقہ بیان ہوا اس کے موافق تلاوت کرو اور ہمیشہ اس کو وظیفہ میں رکھو خصوصاً رمضان کے مہینہ میں کبھی اس کی تلاوت

Marfat.com

نہ چھوڑو۔

سوال۔ کتنے دن میں قرآن ختم کرے۔

جواب۔ حدیث شریف میں ہے۔

لم یفقہ من قرء القرآن فی اقل من ثلاث (مشکوٰۃ عن الترمذی و ابی داؤد والدارمی)

نہیں سمجھا وہ کہ جس نے قرآن پڑھا تین دن سے کم مدت میں۔

اور ظاہر ہے کہ قرآن کو حرف بہ حرف ادائیگی مخرج سے سمجھ کر تدبر اور تفکر کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ عجلت میں قرآن سمجھ میں نہ آئے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن سے کم میں جس نے پڑھا وہ قرآن کو نہ سمجھا۔ مرقات میں ہے سلف صالحین کی ایک جماعت نے تو اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا کہ تین دن سے کم میں ختم کرنے کو مکروہ سمجھا وہ پورے ہی تین دن میں ختم کرتے تھے مگر دوسرے حضرات نے فرمایا کہ مفہوم عدد۔ صحیح تر قول کی بنا پر لائق حجت نہیں مقصود فہم معانی ہے اگر کم سے کم مدت میں بھی وہ حاصل ہو خواہ بزور کرامت ہی حاصل ہو جائز ہے۔ چنانچہ طی لسان اور بساط زمانہ کے بہت سے واقعات کتابوں میں درج ہیں اُن میں سے حضرت شیخ موسیٰ اندرانی کے حال میں لکھا ہے کہ دن رات میں ستر ہزار قرآن پڑھتے تھے۔ یہ ہی حضرت حجر اسود کو بوسہ دیکر قرآن شروع کرتے باب کعبہ کے محاذات میں جب آتے تھے تو قرآن ختم ہو جاتا تھا اور اکثر حضرات کو ہر دن میں ایک ایک قرآن ختم کرنا تو کچھ مشکل ہی نہ تھا بعض نے دن رات میں دو دو قرآن بعض نے تین تین ختم کئے۔ ایک ایک رکعت میں ختم قرآن تو بہت سے حضرات نے کیا مثل حضرت عثمان غنی تمیم داری سعید ابن جبیر رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین تین دن سے زائد میں حضرات کے مختلف طریقہ رہے بعض دو ماہ میں ایک قرآن

Marfat.com

ختم کرتے تھے بعض ایک ماہ میں کرتے تھے بعض ہر عشرہ میں بعض ہر سات دن میں ایک قرآن ختم کرتے تھے جس پر اکثر صحابہ کا عمل رہا علامہ نووی نے فرمایا کہ قول مختار یہ ہے باختلاف اشخاص اس کا حکم مختلف ہے لطائف اور معارف قرآنی کے فہم کے ساتھ تلاوت جتنا بھی کر سکے اس پر اقتصار کرے غرض فہم معانی سے ہے۔ اگر کوئی نشر علم میں مشغول ہے یا مقدمات کے فیصل کرنے میں تو اتنا پڑھے جتنا پڑھنا ان کاموں سے اس کو نہ روک سکے لطائف المعارف میں مذکورہ بالا حدیث کی ایک توجیہ یہ بھی کی ہے کہ تین دن سے کم میں نہ ختم کرنا یہ بطور مداومت ہے۔ خاص جگہ خاص اوقات اس سے مستثنیٰ ہیں مثلاً مکہ مکرمہ میں یا رمضان یا شب قدر میں جتنا بھی ہو سکے پڑھے اس پر علماء کا عمل شاہد ہے۔ لطائف المعارف میں ہے کہ رمضان میں بکثرت تلاوت قرآن کرنا مستحب ہے۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ جب رمضان آتا تو درس حدیث کو چھوڑ کر تلاوت میں مصروف ہو جاتے۔ فتح القدیر میں ہے کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ رمضان شریف میں اکسٹھ قران ختم کرتے تھے ایک دن میں ایک رات میں ایک تراویح میں۔

غرضکہ جب تک دل نہ اکتائے نشاط باقی رہے جتنا ہو سکے پڑھتا رہے۔ صحیحین میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقرؤا القران ما ائتلفت علیہ قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا علیہ

طریقہ ختم قرآن

سوال۔ ختم قرآن کا کیا طریقہ ہے۔

جواب۔ اذکار نووی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رخیر الاعمال الحل والرحلۃ) لہذا مستحب ہے کہ جب قرآن ختم کرے تو اسی وقت متصلاً پھر دوبارہ قرآن شروع کر دے یہ ہی طریقہ نماز میں بھی

Marfat.com

اختیار کرنا چاہئے شامی میں ہے کہ نماز میں قران ختم کرے تو پہلی رکعت میں معوذتین سے فارغ ہو تو رکوع کرے پھر دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کچھ حصہ سورہ بقر سے پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر الناس الحال المرتحل کہ بہترین انسان میں سے وہ ہے کہ جو ختم کرتے ہی پھر شروع کر دے کبیری میں ہے کہ جب ختم کرے تو تین بار قل ہو اللہ احد پڑھے اگرچہ تراویح میں ہو ہاں فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے اذکار نووی میں ہے کہ ختم کے دن روزہ سے ہونا مستحب ہے کسی اور کا ختم ہو تو یہ بھی مستحب ہے کہ ختم قرآن کی مجلس میں حاضر ہو کہ ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ایک آدمی اسی غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ دیکھ بھال کرتا رہے کہ کس شخص کا قرآن ختم ہوتا ہے اطلاع پانے پر آپ ختم قرآن کے وقت حاضر ہوتے اور خود قرآن ختم کرتے تو اپنے اہل وعیال کو جمع کرتے۔

حضرت مجاہد اور عبدہ بن ابی لبابہ نے حکم بن عتیبل القدر تابعی کو بلایا اور کہا کہ ہم نے اسلئے آپ کو طلب کیا ہے کہ آج ہمارا ارادہ ختم قرآن کا ہے یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔ جلاء الافہام میں ہے کہ جب یہ محل اجابت ہے تو یہ تاکیدی طور پر محل درود بھی ہوا لہذا اس وقت درود بھی پڑھے۔ اذکار نووی میں ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور پھر دعا کی چار ہزار فرشتے اسکی دعا پر آمین کہتے ہیں تو اسوقت چاہیئے کہ اپنے اور تمام مسلمانوں اور حکام وسلاطین اور حاضرین کے لئے دعائے خیر کرے اور پر خلوص طریقہ سے اللہ تعالیٰ سے اسلام کی ترقی اور فروغ کے لئے دعا کرے۔

Marfat.com

سوال ۔ختم قرآن کے لئے کون سا وقت بہتر ہے۔

جواب۔گرمیوں میں صبح اور سردیوں میں اول شب کو قرآن ختم کرنا بہتر ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا شام تک فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جس نے شروع رات میں ختم کیا صبح تک استغفار کرتے ہیں گرمیوں میں دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کو ختم کرتے ہیں استغفار دن میں زیادہ ہوگا اور سردیوں میں رات بڑی ہوتی ہے تو ابتدا رات میں ختم کرنے کی صورت میں استغفار زیادہ ہوگا ۔ (کبیری۔ اذکار نووی)

سوال۔تلاوت کے لئے بہتر وقت کونسا ہے۔

جواب۔رات کو تلاوت بہتر ہے مرقات میں تحت حدیث (واقرء فی کل سبع لیال مرۃ) کے تحت لکھا ہے کہ رات کا ذکر کرنے میں اشارہ ہے کہ بمقابلہ دن کے رات کو قرآن پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے (مرقات ص ۵۴۶) مغرب وعشاء کے درمیان بھی قرارت قرآن پسندیدہ ومحبوب ہے مگر رات کا پچھلا نصف حصہ اول شب سے بھی زیادہ بہتر ہے اور دن میں صبح کی نماز کے بعد تلاوت افضل ہے۔طلوع آفتاب کے وقت بھی مکروہ نہیں اذکار نووی میں ہے (ولا کراھتہ فی القراءۃ فی وقت من الاوقات ولا فی اوقات النھی عن الصلوۃ) لطائف المعارف میں ہے کہ رمضان میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صبح کے وقت تلاوت فرما کر بعد طلوع آفتاب آرام فرماتی تھیں۔

سوال۔قرآن بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ۔

جواب۔اگر ریاء کا خوف ہے تو آہستہ پڑھے ورنہ بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے کان بھی آواز قران میں مشغول ہونگے۔قلب بھی بیدار ہوگا اور نشاط

Marfat.com

وسرور زیادہ حاصل ہوگا۔ فکر معانی کی طرف پوری ہمت مصروف ہوگی غافلوں کو ہوش پیدا ہوگا مگر یہ اسی وقت تک ہے کہ کسی سونے والے اور نمازی کو ایذا نہ پہونچے اسلئے یہ طریقہ جو آجکل مسجدوں میں رائج ہے کہ بعد نماز فجر اکثر لوگ قرآن کھول کر بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں یہ ناجائز ہے کیونکہ قرآن کا سننا ضروری ہے۔ یہاں پڑھنے والوں کی آواز بھی آپس میں ٹکرا رہی ہے ایک دوسری کے تلاوت کی سماعت نہیں ہوتی اور مسجد میں جو بیٹھے ہیں وہ بھی مشغول وظائف ہیں وہ بھی سماعت نہیں کر سکتے پس ایسی صورت میں قرآن نہ سننے کا گناہ پڑھنے والے پر ہے لہذا اس صورت میں آہستہ پڑھنا چاہیئے تاکہ کسی کو ایذا نہ پہونچے اور کسی کے وظائف میں خلل واقع نہ ہو۔ (اذکار نووی۔ کبیری)

رمضان اور دور قرآن

سوال۔ رمضان میں جس طرح حفاظ دور قرآن کرتے ہیں یعنی ایک حافظ دوسرے پر قرآن پیش کرتا ہے کیا یہ مسنون طریقہ ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دور کیا ہے۔ اور اگر کیا ہے تو کس وقت اور کس سے کیا ہے۔

جواب۔ جی ہاں مسنون طریقہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کے ساتھ دور کیا ہے۔ جیسا بخاری شریف میں ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر خیر کی بخشش میں
اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون	سب لوگوں میں زیادہ بخشش فرمانیوالے
فی رمضان حین یلقاہ جبرئیل وکان	تھے اور سب سے زیادہ جواد ہوتا آپ کا رمضان
جبرئیل یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان	میں ہوتا تھا جب جبرئیل آپ سے ملتے تھے
حتی ینسلخ یعرض علیہ النبی صلے اللہ	اور جبرئیل رمضان میں ہر رات آپ کی زیارت
علیہ وسلم القرآن فاذا لقیہ جبرئیل	کرتے تھے آخر رمضان تک ان پر یہ ہی سلسلہ

Marfat.com

كان اجود بالخير من الريح المرسلة۔ (بخاری)

قایم رہتا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پیش فرماتے تھے جب جبرئیل آپ سے ملتے تو ہوا سے بھی زیادہ آپ خیر کے ساتھ بخشش فرمانے والے ہوتے تھے۔

اِس حدیث سے چند فوائد معلوم ہوئے

(۱) جود و سخاوت میں سب سے بڑھا ہوا ہونا۔

(۲) اوقات فاضلہ میں سب اوقات سے زیادہ خود بخشش کرنا۔

(۳) کسی خاص خیر و بھلائی کے ساتھ بخشش کو منحصر نہ کرنا بلکہ تمام شعبہائے خیر اور بھلائی پر جود و بخشش کا محیط ہونا۔ (۴) نفع رسانی میں کسی کی تخصیص نہ کرنا مثل ریح مرسلہ یعنی پاکیزہ اور خوش خرام ہوا کے نفع کو سب کے لئے عام کرنا۔

(۵) مقبول اور برگزیدہ بندوں کی لقاء کے وقت یا تلاوت کے وقت اعمال خیر میں زیادہ سے زیادہ رغبت کرنا اور رغبت پر جلدی عمل کرنا۔

(۶) رمضان میں قرآن کا دور کرنا۔

(۷) آخر رمضان تک دور بوقت شب جاری رکھنا۔

رمضان اور شبینہ

سوال۔ کیا شبینہ یعنی ایک رات میں ختم کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگر اس طرح پڑھا جاتا ہے کہ یعلمون تعلمون کے سوا کچھ سمجھ میں نہیں آتا تو پڑھنے والے اور اس کا انتظام کرنے والے اور سننے اور پیسہ دینے والے سب گنہگار ہیں اور مخرج کی ادائیگی سے قرآن پڑھا جاتا ہے اور حرف حرف سمجھ میں آتا ہے تو جائز ہے کیونکہ عدم تفقہ علت ممانعت ہے جب لفظ اور معنی سمجھنا ممکن ہے تو ممنوع نہیں پھر بھی چند شرائط کے ساتھ جائز ہوگا۔ اوّل نفل میں تداعی اور اہتمام کے ساتھ شبینہ نہ ہو کیونکہ نفل میں جماعت

Marfat.com

مکروہ ہے۔ شبینہ تراویح میں ہو۔ دوم پیچھے بیٹھنے والے باتوں میں مصروف نہ ہوں سب قران غور سے سنیں سوم ریا اور نمود کے لئے نہ ہو بہتر یہ ہے کہ ہر عشرہ میں ایک قرآن ختم ہو ورنہ ہر پندرہ دن میں ایک قرآن ہو یہ بھی نہ ہو تو تمام ماہ رمضان میں ایک ہی کافی ہے۔

رمضان اور حرمین شریفین

سوال۔ اس سے بھی آگاہ فرمائیں کہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں رمضان گذارنے کا کیا اجر و ثواب ہے۔

جواب۔ بہت ثواب ہے اوّل تو مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے ایک ہزار نماز کی برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کی برابر بلکہ اُس سے بھی افضل ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

صلوۃ فی مسجدی افضل من الف صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام وصلوۃ فی مسجد الحرام افضل من مائۃ الف صلوۃ فی ما سواہ (ابن ماجہ)

میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے

پھر وہ نمازیں بھی رمضان کی نمازیں جہاں نفل بھی فرض کے برابر ہیں اب غور کیجئے کس قدر ثواب رمضان کا حرمین شریفین میں گذارنے میں ہوگا کہ رمضان بھی نیکی کو بڑھائے اور حرمین شریفین بھی نیکیوں کو زیادہ کریں۔ مکان زمان دونوں کے اجتماع کی فضیلت حاصل ہے اس کے علاوہ خاص مکہ مکرمہ میں رمضان گذارنے کے بارہ میں ایک حدیث یہ بھی ہے۔

من ادرک رمضان بمکۃ فصامہ جس نے رمضان کو مکہ میں پایا پس روزہ

وقام منه ما تیسر کتب اللہ لہ مائۃ الف شھر رمضان فیما سواہ

(ابن رجب عن ابن ماجہ)

رکھا اور قیام کیا جو کچھ بھی میسر آیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوسری جگہ ایک لاکھ ماہ رمضان کے برابر ثواب لکھے گا۔

سوال۔ کیا عمرہ بھی رمضان میں ادا کرنے کا کچھ ثواب ہے

جواب۔ حدیث شریف میں ہے۔

عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ

(ابن ماجہ)

عمرہ رمضان میں حج کی برابر ہے۔

سوال۔ اعتکاف کے بارہ میں بھی کچھ فرمائیں کہ حرمین شریفین میں اعتکاف کیا ہے

جواب۔ دنیا میں سب سے افضل مسجد حرام میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں پھر مسجد اقصیٰ میں پھر اُس مسجد میں جہاں کثیر جماعت ہو۔ (جوہرہ)

رمضان اور اجابت دُعا

سوال۔ رمضان میں قبولیت دُعا کے لئے کیا کیا اسباب ہیں اُن کو بھی مفصل بیان فرمائیں۔

جواب۔ (۱) ایک تو خود ماہ رمضان ہی ہے حدیث میں ہے۔

اتاکم رمضان شھر برکۃ یغشاکم اللہ فیہ فینزل الرحمۃ ویحط الخطایا ویستجیب الدعاء۔

(شرح عین العلم عن البزار والطبرانی)

تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آگیا جو برکت کا مہینہ ہے اللہ تم کو اس میں ڈھانک لیتا ہے پس رحمت نازل ہوتی ہے اور خطائیں مٹتی ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے۔

(۲) پھر روزہ بھی سبب قبولیت دُعا ہے۔

الصائم لا ترد دعوتہ

(شرح عین العلم عن الترمذی)

روزہ دار کی دُعا رد نہیں ہوتی

Marfat.com

(۳) افطار کے وقت بھی دُعا رد نہیں ہوتی۔

ان للصایم عند فطرہ لدعوۃ ما ترد۔ روزہ دار کے لئے افطار کے وقت دُعا ہے جو رد نہیں ہوتی

(۴) حصن حصین میں ہے کہ تلاوت قرآن کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے اور قرآن رمضان میں بکثرت پڑھا جاتا ہے۔

(۵) فرض نمازوں کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے وہ بھی رمضان کا فرض جو ستر فرض کے برابر ہے فرائض پنجگانہ کی تخصیص فضیلت کے سبب ہے تو فرائض رمضان کو تو بہت زیادہ فضیلت حاصل ہوئی۔

(۶) ختم قرآن کے بعد بھی دُعا قبول ہوتی ہے ظاہر ہے رمضان میں کس قدر قرآن ختم ہوتے ہیں۔

من صلے صلوۃ فریضۃ فلہ دعوۃ مستجابۃ ومن ختم القرآن فلہ دعوۃ مستجابۃ۔ جس نے فرض نماز پڑھی اس کی دُعا قبول اور جس نے ختم قرآن کیا اس کی دُعا قبول۔

(شرح عین العلم عن الطبرانی فی الکبیر)

(۷) بعد استماع قرآن بھی دُعا قبول ہوتی ہے۔ تراویح اور حفاظ کے دور میں قرآن کی سماعت بھی ۔ ۔ ۔ رمضان میں حاصل۔

(۸) حصن حصین میں ہے کہ شب قدر میں دُعا قبول ہوتی ہے

(۹) مسلمانوں کے مجمع میں بھی دُعا قبول ہوتی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان جمع ہوں اُن میں ایک ولی اللہ ضرور ہوگا یہ اجتماع بھی رمضان میں تراویح ختم قرآن اور افطاری وغیرہ میں بکثرت حاصل ہوتا ہے۔ غرضکہ رمضان میں اللہ تعالےٰ سے خوب مانگے اسباب قبولیت واجابت اِس ماہ میں بکثرت جمع ہیں۔ جمع ہمت

Marfat.com

کے ساتھ طلب کرے حدیث میں ہے۔

ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ — اللہ سے دعا کرو اس حال پر کہ تمہیں اجابت کا یقین ہو۔

اپنے لئے والدین اور اولاد و حکام و اساتذہ و مشائخ و جمیع مومنین و مومنات کے لئے دعاء خیر کرے۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے اگر والدین کو دعا میں ترک کر دیا تو اس پر فقیری و نیستی طاری ہو گی اگر مر گئے ہوں تو دعاء مغفرت کرے اور زندہ ہوں تو جو ان کے مناسب حال دعاء خیر ہو کرے اپنے لئے اور سب کے لئے گناہوں پر عفو طلب کرے توفیق طاعات چاہے عافیت معافات مانگے کہ ہمارے شر سے مخلوق کو اور مخلوق کے شر سے ہم کو محفوظ رکھے۔ توجہ الی اللہ و صحبت صلحاء، رزق بلا تکلیف و محنت اللہ تعالیٰ سے طلب کرے دعا کے سلسلہ میں ذیل کی چیزوں کو اپنے سامنے رکھے۔

اجتناب حرام اکل حلال کو قبولیت دعا میں زیادہ دخل ہوتا ہے۔ اوّل و آخر حمد الٰہی پھر اول و آخر درود حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی لحاظ رکھے۔ اسماء الٰہی کے خواص کو بھی جانے تاکہ ان کا بھی حسب موقع دعا میں توسل پیش کرے مثلاً اسم واسع کی خاصیت وسعت و کشادگی پیدا کرنا ہے جب زن و شوہر میں جدائی واقع ہو جائے اور ہر ایک کی ضروریات میں خلل پڑنے سے عرصہ حیات تنگ ہو رہا ہو تو اسم واسع کے توسل سے دعا مانگے یہ سبق قرآن کی اس آیت نے دیا۔ (وان یتفرقا یغن اللہ کل من سعتہ وکان اللہ واسعا حکیما) اور پاک منہ و زبان سے دعا ہو وہ زبانِ اولیا ہے اسلئے بہتر ہے کہ بزرگان دین سے دعا کی درخواست کرے بلکہ ہر وہ شخص کہ جس میں کوئی بھی دینی فضیلت ہو اس کی دعا میں بھی فضیلت ہے

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے۔

جس میں کوئی دینی فضیلت ہو اس کی دُعا مقبول

ثلٰثۃ لا ترد دعوتھم الصایم حتی یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم (ابن ماجہ)

تین شخص وہ ہیں جن کی دُعا رد نہیں ہوتی روزہ دار یہاں تک کہ افطار کرے۔ بادشاہ عادل۔ دُعاء مظلوم

دیکھئے بادشاہ اور حاکم اگر عادل ہیں تو عدل کی وہ دینی فضیلت ان میں پائی گئی کہ روزہ دار کی طرح ان کی دُعا بھی رد نہیں ہوتی تو پھر بزرگان دین جیسی مقدس ہستیوں کی دُعا کیوں نہ قبول ہوگی جن میں علم و عرفان زہد و تقویٰ صبر و شکر رضاء و تسلیم ذکر فکر طاعت و عبادت کتنے ہی فضائل دینی موجود ہیں۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ حضرت فضیلؒ اور اُن کے اصحاب سے حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ تم اپنے علم اور ذکر و فکر میں مشغول رہو دنیا میں مشغول نہ ہو میں آپ کی تمام دنیوی مہمات کے لئے کافی ہوں۔ کس قدر بے فکر کر کے دینی فضیلت رکھنے والوں کی خدمت کے ذریعہ دعائیں حاصل کرنے کا موقعہ لیا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی یاد اور مراقبہ میں محویت اور استغراق کے عالم میں تھے کہ مہمان آگیا سامنے نان بائی تھا فوراً کھانا پیش کیا تاکہ حضرت کو تشویش نہ ہو آپ نے خوش ہو کر فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے عرض کیا اپنا جیسا بنا دیجئے آپ نے اس پر توجہ ڈالی صورت اور سیرت میں اپنا جیسا بنا دیا عرفان الٰہی کا سمندر قلب میں لہرانے لگا۔ ایک بادشاہ سے کہہ سُنکر اُس کے حاشیہ نشینوں نے ایک بزرگ کا وظیفہ بند کرا دیا کہ یہ آدمی غیر مفید ہے اور بے کار ہے جب اِن بزرگ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم مفت وظیفہ نہیں لیتے تھے۔ . . . . .

Marfat.com

بزرگان دین کی دُعا اور توجہ کے برکات

دُعا بھی تو ہم ہی کرتے تھے اُس نے اپنا وظیفہ بند کیا آج سے ہم نے اپنی دُعا کا وظیفہ بند کیا کہ اس کو دُعا کا حال معلوم ہوا اور پتہ چلے یہ کہتے ہی بادشاہ کے پیٹ میں درد ہوا علاج شروع ہوا مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی آخر لاعلاج ہو کر بادشاہ کو آپ ہی کی طرف آنا پڑا بہزار عجز و زاری آپ سے دُعا صحت کا طالب ہوا آپ نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی کہ اے اللہ تو نے بادشاہ کو ذلت دکھلائی اب اپنی بارگاہ کے فقیروں کے پکار اور دُعا کی عزت کو بھی دکھلا۔ چنانچہ دُعا کی برکت سے اسی وقت مرض جاتا رہا بادشاہ تندرست ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ دُعا اور وہ بھی مقبولان حق کی دُعا وہ شے ہے کہ جہاں دواؤں کی تاثیر ختم ہو جاتی ہے وہاں دُعا اپنا اثر دکھلاتی ہے فوراً بادشاہ نے توبہ کی اور دُعا کے موجبِ صد برکات ہونے کا اعتقاد درست کیا خدمت کو ذریعہ سعادت سمجھکر پھر ہمیشہ خدمت کر کے دُعائیں لیتا رہا۔ یحییٰ برمکی حضرت ثفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک ہزار درہم ماہانہ پیش کیا کرتے تھے ایک روز حضرت ثفیان کو دیکھا کہ سجدہ میں دُعا کر رہے ہیں کہ اے اللہ یحییٰ ہماری دُنیا کی حاجت روائی کرتا ہے تو اس کی آخرت کی مشکل آسان کر۔ مرنے کے بعد یحییٰ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہا اللہ تعالےٰ نے دُعا ثفیان کی وجہ سے مجھے بخش دیا۔ دیکھئے پہلے زمانہ میں دینی فضیلت رکھنے والوں کی دُعا کی کیا قدر تھی۔ یہ دُعا حاصل کرنی مسنون ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عمرہ کیلئے جا رہے تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شارکنی فی دعائک یا اخی۔ اے میرے بھائی مجھ کو بھی اپنی دُعا میں شریک رکھنا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تواضع ثابت ہوئی نیز دینی بزرگی اور فضیلت رکھنے والوں سے طالب دُعا ہونے کی ایک سُنت بھی قایم ہوئی۔

Marfat.com

اللہ کے نیک بندوں سے طالبِ دُعا ہونا مسنون ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی کا ذکر فرمایا کہ یہ وہ اویس ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے اگر تم سے ہو سکے تو اُن سے دعا مغفرت کرانا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اُن سے طالب دُعا ہوئے۔ ہمیشہ بزرگوں سے طالب دُعا رہے اور اگر اوقات اجابت میں وہ دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیں تو بیڑا ہی پار ہے۔ عین العلم ص۱۰۷ میں ہے رویر غبنی دعاءذی فضیلۃ دینیۃ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث ثلثہ لا ترد دعوتھم سے ثابت ہوا پانچ بار ربنا کہکر دُعا مانگنا اجابت دُعا کے لئے نہایت موثر ہے قرآن پاک میں اس لفظ مبارک کو پانچ بار ذکر کر کے اس کے بعد ارشاد فرمایا فاستجاب لھم ربھم رب نے ان کی دُعا قبول کی۔ حدیث شریف میں ہے اسم پاک ارحم الراحمین پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جو شخص اسے تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے کہ ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہوا۔

طریقہ دعا بھی لکھدیا گیا ہے اس طریق پر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا مانگنے میں مشغول ہو ۔ اور احقر کو بھی دعاء خیر سے فراموش نہ فرمائیں۔

رمضان اور پچھلا عشرہ

سوال۔ رمضان کے پچھلے عشرہ کے متعلق بھی کچھ ارشاد فرمائیں۔

جواب۔ پہلے عشرہ کے مقابلہ میں یقیناً یہ پچھلا عشرہ افضل ہے۔ کیونکہ اوقات خاصہ اور فاضلہ میں عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ پچھلا حصہ پہلے حصہ کے بہ نسبت اعلیٰ و افضل ہوتا ہے۔ دیکھئے صلوٰۃ وسطیٰ یعنی صلوٰۃ عصر کو بڑی اہمیت حاصل ہے وہ بھی دن کے پچھلے حصہ میں واقع ہے۔ رات کو تہجد ا۔۔۔ ر۔

نزول ہوتا ہے وہ بھی شب کے پچھلے حصّہ میں ہے۔ صلوۃ جمعہ جیسی فضیلت والی نماز وہ بھی دن کے پچھلے حصّہ میں ہے۔ عرفہ کے دن کا بھی پچھلا حصّہ افضل ہے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم بھی اسی پچھلے حصّہ میں دُعا میں مصروف رہے۔ اس نظریہ کے پیش نظر بھی رمضان کا پچھلا عشرہ پہلے عشروں کے مقابلہ میں اعلیٰ وافضل ہے اِس عشرہ میں طاعات اور عبادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے۔

کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد میزرہ واحیٰی لیلہ وایقظ اھلہ (بخاری)

جب رمضان آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بندِ کمر کو مضبوط باندھتے اور رات کو زندہ رکھتے اور اپنے اہل وعیال کو بیدار فرماتے تھے۔

شد میزرہ سے مراد عبادت میں مضبوط اور چست ہو جانا ہے جس طرح اُردو زبان میں کہتے ہیں اُس نے فلاں کام پر کمر باندھی یعنی فلاں کام کرنے پر مضبوط اور چست ہوگیا یا اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ میں ازواج مطہرات سے الگ رہتے تھے احیٰ لیلہ سے شب بیداری مراد ہے یعنی تمام رات یا اکثر رات نماز ذکر یا تلاوت وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ وایقظ اھلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر عبادت میں اہتمام فرماتے کہ اہل وعیال کو بھی عبادت کے لئے بیدار کرتے تھے۔ عبادت میں اہتمام کے سبب پچھلے عشرہ میں کھانا بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف سحر میں نوش فرماتے تھے تاکہ خالی پیٹ عبادت میں نشاط اور سرور زیادہ حاصل ہو اور اِس عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشا کے درمیان [illegible] تھے۔ ابن جریر نے کہا ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پچھلے عشرہ

Marfat.com

میں ہر رات غسل کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔ لطائف المعارف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان رمضان قام ونام فاذا دخل العشر شد المیزر واجتنب النساء واغتسل بین الاذانین وجعل العشاء سحورہ (لطائف عن ابن ابی عاصم)

جب رمضان ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام بھی فرماتے اور سوتے بھی اور جب عشرہ آتا تو کمر بستہ (عبادت کے لئے) ہو جاتے اور بیویوں سے علیحدہ رہتے۔ دونوں اذانوں کے درمیان غسل کرتے اور شام کا کھانا سحر کو تناول فرماتے (اس کا مفصل بیان صوم وصال کے بیان میں دیکھو)

حاصل یہ ہے کہ پچھلے عشرہ میں مندرجہ ذیل کام کرنے ہیں جو مواہب میں درج ہیں۔ (۱) بیویوں سے علیحدہ رہنا

(۲) شب بیداری کرنا کل رات کی یا اکثر رات کی زرقانی میں حدیث ہے کہ جس نے عشا اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھ لی اس کو بھی شب قدر سے حصہ مل گیا۔

(۳) اپنے اہل وعیال کو بھی عبادت کے لئے جگانا۔

(۴) تاخیر طعام کرنا سحور میں زرقانی میں ہے کہ حدیث میں ہے (رجعل عشاءہ سحورا) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجور یا پانی پر افطار کر کے کھانا سحر کو نوش فرماتے

(۵) غسل بین العشاء والمغرب یعنی عشاء و مغرب کے درمیان عشرہ میں ہر روز غسل کرنا۔

رمضان اور اعتکاف

سوال۔ رمضان کے پچھلے عشرہ میں جو اعتکاف کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے اور اس کا کیا حکم ہے

جواب۔ یہ اعتکاف سنت موکدہ ہے مگر علی الکفایہ بستی میں ایک نے بھی کر لیا تو ادا ہو گیا ورنہ تمام بستی گنہگار رہے باقی افضل اور اولیٰ ہے کہ ہر شخص عشرہ

رمضان میں اعتکاف کرے جیساکہ فتاوٰی قاضی خاں میں ہے۔ وفات تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہمیشہ آپ اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان پچھلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں۔

جب آپ اعتکاف فرماتے تھے تو آپ کی چارپائی یا آپ کا بستر ا۔ستون توبہ کے آگے یا پیچھے بچھایا جاتا تھا۔

انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع سریرہ وراء اسطوانۃ التوبۃ (ابن ماجہ ص۱۲۸)

جب آپ اعتکاف فرماتے تھے تو آپ کا فرش یا آپ کی چارپائی ستون توبہ کے آگے یا پیچھے بچھائی جاتی تھی۔

مرقات میں ہے کہ ستون توبہ مسجد نبوی کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے جہاں حضرت ابولبابہ کی توبہ قبول ہوئی یہ مقام بھی قابل زیارت ہے۔

قال نافع وقد اراني عبد اللہ بن عمر المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نافع نے کہا کہ مجھکو عبداللہ ابن عمر نے وہ جگہ دکھلائی جہاں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے۔

(ابن ماجہ ص۱۲۸)

مگر جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا بیس دن کا اعتکاف فرمایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دو دفعہ دور کیا اس میں اشارہ ہے کہ آخر عمر میں اعمال صالحہ کو المضاعف کر دیا جائے نیکیوں کی کثرت رکھی جائے (زرقانی ج۸ ص۱۳۶)

Marfat.com

سوال۔ اعتکاف کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ بہ نیت عبادت وتقرب الی اللہ مسجد میں ٹھہرنے اور اقامت کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

سوال۔ اعتکاف کا طریقہ بھی بتلائیں کہ رمضان کے آخر میں کس طرح اعتکاف کرے۔

جواب۔ رمضان کی بیس[۲۰] تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جاوے پھر وہاں سے نہ نکلے مگر عید کی رات کو۔ اگر آفتاب چھپنے کے بعد مسجد میں گیا تو یہ مسنون اعتکاف نہ ہوگا اسلئے عصر کے بعد مسجد میں چلا جاوے اور دس دن تک مسجد سے باہر نہ نکلے۔ پورے دس[۱۰] دن کا اعتکاف مسنون ہے۔ کچھ کمی ہو گئی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔

سوال۔ کس مسجد میں اعتکاف کرے۔

جواب۔ ہر اس مسجد میں اعتکاف کرے جہاں اذان واقامت ہوتی ہو ان سب میں افضل مسجد حرام ہے۔ اس کے بعد مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد بیت المقدس اس کے بعد جامع مسجد اس کے بعد وہ بڑی مسجد جہاں جماعت زیادہ ہوتی ہو (بحر الرائق ص۳۲۴ فتاویٰ قاضی خاں) ص۲۳

اعتکاف کے فوائد

سوال۔ اعتکاف کے فوائد کیا ہیں۔

جواب۔ گناہوں سے بچنا اور حصول ولایت اس کے اعلیٰ فوائد میں سے ہے حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ بھوک کی ریاضت میں مقامات کشف حاصل ہوتے ہیں اور فرمایا کہ میں چالیس اولیاء کرام سے ملا سب نے یہ فرمایا کہ ہم درجہ ولایت پر عزلت سے پہونچے تو اعتکاف میں روزہ یعنی بھوک بھی ہے اور عزلت یعنی گوشہ نشینی بھی لہٰذا اعتکاف ولایت اور کشف کے حصول کا کامیاب ذریعہ

Marfat.com

ہوا مسجد کا قیام مزید قرب کا باعث کیونکہ مکیں کا قرب جس طرح مکان میں حاصل ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قرب خاص مسجد میں ملتا ہے پھر ذکر تلاوت نماز مراقبہ مزید براں پس اس گوشہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا قرب در قرب اور اس کی ہم نشینی ہی ہم نشینی ہے انا جلیس من ذکرنی کا لطف خاص اس خلوت میں ہے وہ یہاں سے قبر کی خلوت اور اس اعتکاف کے لئے بھی انس باللہ کا سرمایہ جمع کرتا ہے نیز اہل سلوک کی ریاضت کے ارکان کا انحصار بھی چار چیزوں سے بچنے میں ہے۔ فضول طعام، فضول کلام، فضول اختلاط انام، فضول منام، ان کی تحصیل تکمیل میں اعتکاف میں بوجہ احسن حاصل اعتکاف عکوف القلب علی اللہ سے بنا ہے ریاضت کے ساتھ دل کو متوجہ الی اللہ رکھنے کی مشق اور ورزش کرنا ہے تاکہ درجہ ولایت حاصل ہو اور اتباع سنت میں محبوبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو۔

اعتکاف کے مشاغل

سوال - اعتکاف کے مشاغل بھی تحریر فرمائیں۔

جواب - نوافل۔ تلاوت قرآن پاک - درود شریف۔ استغفار۔ دینی کتابوں کا مطالعہ اور ان کی کتابت درس تدریس، تالیف تصنیف - ذکر - مراقبہ شغل نفی خواطر جیسے مبارک مشاغل میں مصروف رہے۔

سوال - معتکف کیا مسجد سے کسی حاجت کے لئے بھی باہر نہیں نکل سکتا۔

جواب - شرعی اور طبعی حاجت کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے مثلاً قضائے حاجت کے لئے فرض وضو اور غسل کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہے یہ طبعی حاجت ہے اگر اس مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا ہے تو قریب کی مسجد میں جہاں جمعہ ہو نماز پڑھنے کے واسطے جانے کی اجازت ہے یہ شرعی حاجت ہے

Marfat.com

مگر زیادہ پہلے نہ جائے۔ اذان اور خطبہ سے اتنے پہلے نکلے کہ مسجد میں پہونچکر دو رکعت تحیۃ المسجد جمعہ سے پہلے کی سنت ادا کر سکے اور بعد میں چار یا چھ رکعت پڑھ سکے۔ احتیاط ظہر اگر پڑھتی ہے تو وہ بھی واپس آکر اپنی ہی مسجد میں پڑھے ان ضرورتوں کے علاوہ کسی کام کے لئے باہر نکلنا جایز نہیں اگر نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا حتیٰ کہ قضائے حاجت کے لئے بھی باہر نکلنے کی اجازت ہے تو اتنی دیر کے لئے کہ طہارت کر کے فوراً چلا آئے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں اگر اس کے دو مکان ہیں تو جو قریب کا مکان ہے اُس میں قضائے حاجت کے لئے جائے دور کے مکان میں جائے گا تو بعض کے نزدیک اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ اور اگر قریب تر دوست کا مکان ہے تو یہ ضرور نہیں کہ اس کے یہاں قضائے حاجت کے لئے جائے اپنے ہی مکان میں جائے۔ اگرچہ اس سے دور ہو۔

سوال۔ اگر ڈوبتے اور جلتے ہوئے شخص کو بچانے کے لئے یا شہادت دینے کے لئے یا کسی کے جبر و اکراہ کی بنا پر مسجد سے باہر نکلا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اعتکاف فاسد ہو جائے گا کیونکہ یہ چیزیں معلوم الوقوع نہیں جو عقد اعتکاف کے وقت مستثنیٰ ہو جاتیں غالب الوقوع چیزیں مستثنیٰ ہوتی ہیں (بحر الرائق ص ۳۲۵)

سوال۔ کیا موذن منارہ پر اذان دینے کے لئے جا سکتا ہے۔

جواب۔ جا سکتا ہے اگرچہ راستہ باہر سے ہو

سوال۔ کیا مریض کی عیادت اور نماز جنازہ کے لئے بھی مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔

Marfat.com

جواب۔ نہیں اگر اسی ارادہ اور قصد سے نکلے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔
ہاں اگر اپنی کسی حاجت کے لئے نکلا ہے اور گذرتے ہوئے ضمناً سر راہ
مریض کی مزاج پرسی بغیر وقوف کئے کر لی [redacted] تو جائز ہے۔
حدیث میں ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض وھو معتکف فیمر کما ھو فلا یعرج یسئال عنہ۔
(مشکوۃ بحوالہ ابوداؤد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ معتکف ہوتے جس ہیئت اور روش پر آپ ہوتے اسی پر آپ گذرتے چلے جاتے نہ راہ سے کسی اور طرف مائل ہوتے نہ ٹھہرتے بلکہ سیدھے مزاج پرسی فرماتے ہوئے چلے جاتے۔

[redacted]

سوال۔ اگر نماز جنازہ یا عیادت یا مجلس علم میں حاضر ہو کر وعظ سننے کی شرط شروع اعتکاف میں لگا دے تو کیا اب خاص ان ہی چیزوں کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہوگا۔

جواب۔ جی ہاں جائز ہوگا۔ (درمختار)

سوال۔ کیا بچہ بھی اعتکاف کر سکتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں سمجھدار بچہ بھی اعتکاف کر سکتا ہے (عالمگیری ص۲۴۴)

سوال۔ کیا عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں کر سکتی ہے مگر مسجد میں اس کے لئے اعتکاف مکروہ ہے ہاں شوہر کے اذن سے صرف گھر میں اس مقام پر اعتکاف کر سکتی ہے جو نماز پڑھنے

Marfat.com

کے لئے مقرر کرلی جائے۔ اگر یہ ہے تو اس میں اعتکاف کرے اور اگر کوئی ایسی جگہ گھر میں مقرر نہیں تو اعتکاف نہیں کرسکتی ہاں اگر نماز کے لئے اب کوئی خاص جگہ مقرر کرلی ہے تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔ عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے اور (فرائض بھی عورت کو گھر میں ہی ادا کرنا افضل ہے) اسلئے مستحب ہے کہ گھر میں نماز کے لئے کوئی خاص جگہ بنالی جائے مگر مردوں کے فرائض اور اعتکاف کے لئے مخصوص مسجد ہے ہاں مرد بھی اس جگہ گھر میں سنتیں اور نوافل ادا کریں (درمختار شامی ۱۷۲)

شمائل ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا مکان مسجد سے کتنا نزدیک ہے مگر مجھے گھر میں نوافل پڑھنا زیادہ محبوب ہے

قرآن کریم میں ہے (واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلوۃ وبشر المومنین) یعنی گھر میں کوئی ایسی جگہ مخصوص کر لیجئے جو قبلہ رو ہو وہاں نماز پڑھئے اور ایمان والوں کو بشارت دیجئے انشاء اللہ اس جگہ کی برکت تمام گھر میں پہونچے گی اس کو مسجد البیت کہا جاتا ہے یہ حقیقت میں مسجد نہیں بلکہ گھر میں نماز اور وضو کی سہولت کے لئے ایک آرام کی جگہ ہے مثل چبوترہ یہ جگہ بلند بھی ہو کہ وضو بلند جگہ مستحب ہے چھینٹوں سے بھی حفاظت ہوگی۔

مسلمانوں کو تعمیر مکان کے وقت اس کا خاص لحاظ رکھنا چاہئے کہ کوئی چھوٹی سی جگہ نماز اور وضو کے لئے ضرور بنائیں یہ جگہ سایہ دار بھی ہو تو ہر موسم میں آرام ملے گا۔

سوال۔ اعتکاف کتنی قسم کا ہوتا ہے۔

جواب۔ تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) سنت موکدہ۔

(۲) نفل

Marfat.com

(۳) واجب۔

اوّل سنّت موکدہ رمضان عشرہ اخیرہ کا اعتکاف ہے جس کا بیان گذرا۔
دوم نفل اس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں جتنی دیر بھی چاہے مسجد میں بہ نیت اعتکاف ٹھہر سکتا ہے اس کے لئے کوئی معین مدت مقرر نہیں حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہوا اور اعتکاف کی نیت کرلی مسجد سے نکلنے تک نفل اعتکاف ہوگیا مسلمانوں کو چاہیئے مسجد میں اس نیت سے داخل ہوں تاکہ ثواب سے محروم نہوں۔

تیسرا واجب اعتکاف وہ نذر کا اعتکاف ہے یہ دو قسم کا ہے معلق اور غیر معلق۔ معلق یہ ہے کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو مجھ پر اللہ کے لئے اعتکاف ہے اور بغیر کسی کام پر معلق کئے اللہ کے لئے اعتکاف بول لیا تو یہ غیر معلق ہوا غرضکہ نذر بولنے سے اعتکاف واجب ہوجاتا ہے مگر یہ شرط ہے کہ زبان سے بولے صرف دل میں ارادہ کرلینا کافی نہیں ۔(درمختار۔ عالمگیری)

سوال۔ کیا اعتکاف کی تینوں قسم میں روزہ ہونا شرط ہے۔

جواب۔ نفل اعتکاف میں روزہ شرط نہیں۔ دن اور رات کی جس ساعت میں چاہے اعتکاف کرسکتا ہے۔ نذر کے اعتکاف میں روزہ ہونا شرط ہے اور رمضان کے مسنون اعتکاف میں فقہا کی عبارات سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے کہ شرط ہے اور اہل اسلام کا عمل شاہد ہے کہ یہ اعتکاف روزہ سے خالی نہیں ہوتا تو اس بنا پر سفر یا مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تو اعتکاف مسنون نہ ہوگا نفل ہوگا۔ مگر صاحب بحرالرائق۔ تنویرالابصار فرماتے ہیں کہ روزہ صرف نذر اعتکاف کے لئے شرط مگر فتح الخالق میں ہے۔

(ولا یخفی ان اعتکاف العشر الاخیر مقدر فیکون الصوم شرطا فیہ فتامل)

Marfat.com

سوال۔ کسی دن اعتکاف میں مسجد سے باہر آگیا تو اعتکاف اُسی دن کا ٹوٹا یا تمام اعتکاف باطل ہوگیا۔

جواب۔ اگر اعتکاف واجب ہے کسی معین مہینہ میں مثلاً ماہ رجب کے اعتکاف کی نذر ہے تو باہر نکلنے سے اسی دن کی قضا لازم آئیگی اور غیر معین مہینہ کی نذر ہے تو از سرِ نو تمام اعتکاف کی قضا لازم آئیگی اس صورت میں خواہ تتابع یعنی لگاتار اعتکاف کی نیت کی ہو یا نہیں یہاں اطلاق بھی تتابع کی تصریح کے مثل ہے بخلاف روزہ کے کہ مطلق ایک غیر معین ماہ کے روزے رکھنے میں تتابع کے احکام لازم نہیں آئینگے تفصیل اس کی بحر الرائق میں ملاحظہ ہو اور اگر رمضان کے آخر عشرہ کا اعتکاف مسنون ہے تو یہ نفل اعتکاف کے حکم میں ہے باہر نکلنے سے یہ اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔ جب بھی نکلا اتنا ہی نفل اعتکاف تمام ہوگیا البتہ مسنون اعتکاف پورے دس دن کا ہوتا ہے وہ حاصل نہیں ہوا فتح القدیر میں ہے کہ طرفین کے نزدیک اس کی قضا نہیں امام یوسف کے نزدیک مسنون اعتکاف کی قضا ہے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مسنون سے باہر آگئے تو بطریق استحباب شوال میں اس کی قضا فرمائی ازواج مطہرات بھی اسی اعتکاف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکل آئی تھیں مگر ان سے قضا منقول نہیں معلوم ہوا کہ قضا لازم نہیں بطریق استحباب قضا کر سکتا ہے تو پورے عشرہ کی قضا مستحب ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔

سوال۔ اگر مسجد جماعت میں اعتکاف نہیں کیا اور ایسی مسجد میں اعتکاف کیا کہ جس میں کوئی مؤذن اور امام بھی مقرر نہیں ہے تو کیا ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

جواب۔ جائز ہے درمختار میں ہے کہ صاحبین کے نزدیک ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے گو افضل اون مساجد میں ہے جن کا اوپر ذکر ہوا۔

سوال۔ کیا اس مسجد سے کسی دوسری مسجد جماعت میں جماعت سے نماز ادا کرنے کے لئے جا سکتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں جا سکتا ہے۔

سوال۔ کیا اعتکاف گھر میں نہیں ہو سکتا مسجد میں ہونا ضروری ہے۔

جواب۔ جی ہاں مرد کے لئے مسجد ہونا ضروری ہے مرد کا اعتکاف گھر میں نہیں ہوگا وانما یکفون فی المساجد۔ (عالمگیری ص۲۱۱) بحرالرائق

سوال۔ اگر طبعی اور شرعی ضرورت کے لئے مسجد سے باہر نکلا مگر فوراً مسجد کو واپس نہیں لوٹا کچھ دیر کے لئے باہر توقف کیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایک ساعت بھی بلا عذر توقف کیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور صاحبین کے نزدیک دن کے اکثر حصہ میں توقف کیا تو اعتکاف فاسد ہوگا ورنہ نہیں صاحب فتح القدیر نے امام صاحب کے قول کو ترجیح دی ہے (بحرالرائق) ص۳۲۶

سوال۔ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے دوسری مسجد میں گیا تھا وہاں بہت دیر تک ٹھیرا رہا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ وہاں کے توقف سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا کیونکہ مسجد محل اعتکاف ہے مگر ضرورت سے زیادہ ٹھیرنا مکروہ ہے کیونکہ جس مسجد میں شروع کیا ہے اُسی میں اعتکاف تمام کرے اور اسی میں اعتکاف کا وقت گذارے۔ (بحرالرائق ص۳۲۵)

سوال۔ براہ کرم تفصیل کے ساتھ بیان فرمائیں کہ اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

Marfat.com

جواب۔ اوّل بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے میں دوم جماع کرنے سے سوم معنے جماع یعنی بوس وکنار وغیرہ سے بشرط انزال چہارم حیض ونفاس پنجم جنون اور اغماء طویل ان سب چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے (بحر الرائق)

سوال۔ اگر بھول کر بھی یہ چیزیں اعتکاف میں واقع ہو جائینگی تو کیا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

جواب۔ جی ہاں فاسد ہو جائے گا (بحر الرائق)

سوال۔ کیا مسجد میں معتکف کے لئے کھانا پینا۔ سونا۔ خرید فروخت جائز ہے۔

جواب۔ جی ہاں جائز ہے کھانے کی چیزوں کی خرید وفروخت بھی بقدر ضرورت جائز ہے نہ کہ تجارت کے لئے کہ یہ مکروہ ہے منقطع الی اللہ کو امور دنیا میں اشتغال روا نہیں (بحر الرائق ص ۳۲۷)

سوال۔ بعض لوگ جو معتکف نہیں ہوتے وہ مسجد میں کھاتے پیتے اور گرمی میں دوپہر کو پنکھے کے نیچے عموماً سوتے ہیں ان کا یہ فعل کیسا ہے۔

جواب۔ مکروہ ہے صرف معتکف اور مسافر کو اجازت ہے اور ابن کمال کے قول کی بنا پر تو مطلقاً مکروہ نہیں بہرحال بہتر یہ ہے کہ غیر معتکف نفل اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو کچھ ذکر الٰہی اور نماز پڑھ کر کھائے پیئے۔
(در مختار شامی)

سوال۔ اگر مسجد میں کسی برتن میں وضو کرے تو کیسا ہے۔

جواب۔ اگر ماء مستعمل سے مسجد کے آلودہ اور ملوث ہونے کا احتمال ہے تو منع کیا جائے گا کیونکہ تنظیف مسجد واجب ہے ورنہ مضائقہ نہیں اور غیر معتکف بہرحال منع کیا جائے گا (بحر الرائق ص ۳۲۷)

Marfat.com

سوال۔ کیا اعتکاف کی حالت میں خاموش رہے اور کسی سے ملاقات بھی نہ کرے۔

جواب۔ نہ احباب سے ملاقات منع ہے نہ خاموش رہنا روا ہے بلکہ بے معنی خاموشی کو مکروہ لکھا ہے البتہ شر سے زبان کو روکے اور خیر کی باتیں کرے سو اس کی ہر وقت اور ہر جگہ کے لئے تعلیم ہے مسجد اور اعتکاف کی حالت اور بھی زیادہ مناسب اور اولیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ عمدہ سے عمدہ باتیں کیا کریں پس قرآن اور حدیث پڑھیں اور اعلیٰ سے اعلیٰ نکات اور اسرار اس کے بیان کریں مسائل فقہ بتلائیں قصص الانبیاء یا نیک اور صالح بندوں کی حکایات سنائیں مسجد میں مباح کلام سے بھی بچیں یعنی جس میں کوئی ثواب نہ ہو نیکیوں کو ایسا کھا جاتا ہے جیسا کہ لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے مگر اسبیجابی نے کہا ہے کہ معتکف کے لئے مضائقہ نہیں بہر حال وقت حاجت مباح کلام کی بھی اجازت ہے باتیں کر سکتا ہے۔ (درمختار)

رمضان اور شب قدر

سوال۔ کیا شب قدر کی تجسس اور تلاش مستحب ہے۔

جواب۔ جی ہاں مستحب ہے یہ سال کی بہترین شب ہے (عالمگیری)

سوال۔ کس ماہ میں اس کو تلاش کیا جائے۔

جواب۔ ماہ رمضان المبارک میں اس کو تلاش کیا جائے وہ بھی پچھلے عشرہ میں۔ اسی تلاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے شروع شروع میں آپ نے عشرہ اول میں اعتکاف کیا پھر عشرہ اوسط یعنی بیچ کے عشرہ میں پھر عشرہ اخیرہ میں جب آپ پر یہ ظاہر ہو گیا کہ شب قدر پچھلے عشرہ میں ہے تو ہمیشہ

Marfat.com

آپ نے تا وفات اسی اخیر عشرہ میں اعتکاف کیا

سوال۔ پچھلے عشرہ میں کن راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے۔

جواب۔ عدد طاق میں تلاش کرے مثلاً اکیسویں تیئسویں پچیسویں ستائیسویں اُنتیسویں راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے جیسا کہ بخاری شریف میں حدیث ہے۔

تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان۔ (بخاری ص۲۷۰)

تلاش کرو شب قدر کو رمضان کے عشرہ کی طاق راتوں میں۔

سوال۔ کیا آپ یہ بھی بتلا سکتے ہیں کہ ان طاق راتوں میں سے اغلب گمان کس رات کے بارہ میں ہے۔

جواب۔ صراحت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ نکتہ سنج حضرات نے قرآن کے اشاروں کی زبان میں یہ سمجھا ہے کہ وہ رات ستائیسویں شب ہے اسلئے کہ لیلۃ القدر میں نو حرف ہیں (۹) اور سورہ انا انزلنا میں اس کا تین (۳) مرتبہ ذکر آیا تین کو نو میں ضرب دیا جائے تو ستائیس ہوتے ہیں پس اشارہ ستائیس ویں شب کی طرف ہوا تفسیر مدارک میں ہے کہ جمہور علماء اسی طرف ہیں کہ وہ رات ستائیسویں شب ہے۔ (فتاوی قاضی خاں)

سوال۔ شب قدر کی فضیلت بھی بیان فرمائیں۔

جواب۔ اس کی فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ سورۃ انا انزلنا پوری سورۃ اس کی فضیلت میں نازل ہوئی تفسیر خازن میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا ذکر آیا کہ ہزار مہینہ تک اللہ کی راہ میں ہتھیار اپنے کندھے پر لئے رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب فرمایا اور اس کی تمنا اُمت کے لئے بھی پیدا ہوئی تو حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب آپ نے میری امت کو کوتاہ عمر فرمایا عمل میں کم ہونگے تو اس پر اللہ تعالےٰ نے

Marfat.com

لیلۃ القدر عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ شب آپ کی اور آپ کی اُمت کے لئے قیامت تک اُس مجاہد کے ہزار ماہ سے بہتر ہے اس شب کی چند خصوصیات ہیں۔ اس رات لوح محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نزول قرآن ہوا۔ اس رات میں ایک عمل خیر دوسری راتوں میں ہزار عمل خیر کی برابر ہے۔ اس رات میں فرشتوں کا نزول زمین پر اس کثرت سے ہوتا ہے کہ زمین باایں ہمہ وسعت و فراخی تنگ ہو جاتی ہے جیسا کہ تفسیر خازن میں ہے (وقیل سمیت بذالک لان الارض تضیق بالملائکۃ فیھا) اس رات میں روح کا بھی نزول ہوتا ہے یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی فرشتوں کی ایک عظیم جماعت کے ساتھ اُترتے ہیں ہر کھڑے اور بیٹھے اُس شخص کی تعریف کرتے ہیں اور دُعاء خیر دیتے ہیں جو ذکر الٰہی میں مصروف ہوتا ہے حضرت جبرئیل افضل ملائکہ ہیں جن کی بزرگی اور افضیلت کے بیان میں تفسیر روح المعانی نے یہ وجہ لکھی ہے کہ تمام انبیاء کرام کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریفہ ان کو زیادہ حاصل ہوئی اصل عبارت تفسیر روح المعانی میں یہ ہے (وانا اقول بالافضیلۃ ولیس عندی اقوی دلیلا علیھا من مزید صحبتہ لحبیب الحق بالاتفاق وسید الخلق علی الاطلاق صلے اللہ علیہ وسلم وکثیرۃ نفرتہ وجیوشہ لامتہ)

پس حضرت جبرئیل کے قرب میں آج کی شب صحبت و قرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں حاصل کرو جو حیات قلب و روح کا سبب ہے یہ رات محل سلام ہے صبح تک فرشتوں کا سلام ایمان والوں اور اہل مسجد کو پہونچتا ہے۔ تفسیر عزیزی میں ہے کہ ہر عبادت کرنیوالے سے حضرت جبرئیل مصافحہ کرتے ہیں۔

تفسیر کبیر میں ہے کہ حجاج ابن یوسف نے ایک شخص کو قتل کا حکم دیا وہ کسی طرح باریاب ہو کر یوسف سے سوال کرتا ہے سلام کا جواب کیا ہے

اُس نے کہا وعلیکم السلام۔ یعنی تم پر سلامتی ہو کہا بس آپ نے زبان دیدی آپ کی زبان سے مجھے سلامتی کا پیام پہونچ گیا اب میں سلامتی اور امان میں آگیا آخر حجاج نے اس کو امان دیدی اور کہا جا تو نے اپنی علم دانش سے اپنے کو بچالیا معصوم ملائکہ سلام کریں تو گویا اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے سلامتی پر سلامتی کا پیام پہونچا دیا صبح تک یہ پیام پہونچتا رہتا ہے نیز سلام کا نام بھی ہے گویا غفلت دور کر کے متوجہ الی اللہ کرتے ہیں اشارہ کیا کہ اور دور میں سلامتی ہے۔ کہ ہمہ وقت اس دھیان میں رہو ذات باری تعالیٰ تم پر نگراں ہے اور خاص نظر عفو و کرم ہے۔

حیات الصائمین میں ہے کہ طبری نے ایک جماعت سے ذکر کیا ہے کہ اس رات درخت زمین پر گرتے ہیں اور پھر جڑوں یعنی اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہر چیز سجدہ کرتی ہے بہر حال اہل کشف اور ارباب قلوب کو اگر کچھ عجائبات اس شب کے نظر آجائیں تو حق ہے شامی میں ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کسی کو یہ رات دکھلائے تو رویت اس کی ممکن ہے۔

نیز اس سے معلوم ہوا کہ کس قدر قوی تجلیات اور انوار کا ظہور ہے کہ جس کے آگے ہر چیز سجدہ ریز ہے۔ غرضکہ یہ رات انوار قرآن انوار ملائکہ انوار تجلیات الٰہی سے روشن ہے اس رات کو عبادت میں مصروف رہ کر قلب کی تنویر میں گذارا جائے گناہوں کی غفلت میں سو کر ضائع نہیں کیا جائے کہ بڑی قدر و منزلت کی رات ہے۔

سوال۔ اِس رات میں کیا عبادت کرنی چاہیئے۔

جواب۔ اس میں نمازیں پڑھنا چاہئیں۔ کیونکہ اِس رات میں نماز کے لئے قیام موجب مغفرت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

Marfat.com

من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا — جس نے قیام کیا شب قدر میں بوجہ ایمان
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ — اور طلب اجر کے اس کے پہلے کے گناہ مغفور ہوئے

یعنی شب قدر میں جس نے کھڑے ہو کر عبادت کی رخواہ طواف ہو یا نماز، اور اس قیام کا باعث صرف ایمان اور طلب اجر ہے نہ ریا اور سمعہ اس کی بخشش ہے پس اس شب میں جتنے بھی قیام ہیں اول ان کو ضائع نہ ہونے دے مثلاً تراویح نہ چھوڑے بیس رکعتوں کا قیام حاصل ہو گا۔ نماز مغرب وعشا کو مع سنت موکدہ اور غیر موکدہ کے حتیٰ کہ اوابین تک جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں ان کو بھی ادا کرے تاکہ غروب آفتاب کے بعد ہی سے اس کو قیام اللیل حاصل ہوتا چلا جائے۔ مغرب اور عشا کی نماز کو اگر اس شب جماعت کے ساتھ ادا کرے گا تو غنیۃ الطالبین میں ہے کہ اس کو بھی شب قدر کے قیام سے حصہ مل جائے گا۔ تہجد بھی پڑھے اور اگر کوئی خوش بخت ان سب قیاموں کے ساتھ مزید نوافل کی طرف بھی رغبت رکھتا ہے تو اس رات کی نوافل بھی حیات الصائمین کے حوالہ سے نقل کی جاتی ہیں۔

شب قدر کی نوافل

نفل اوّل۔ جو کوئی سو رکعت پڑھے گا ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار سورہ انا انزلناہ پڑھے پھر بعد سلام ستر بار استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمائے گا کہ حد بیان سے باہر ہے۔

نفل دوم۔ جو شخص ستائیسویں شب کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد سات بار سورہ اخلاص پڑھے اس نے شب قدر کا ثواب پالیا۔

نفل سوم۔ چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد ۲۷ مرتبہ انا انزلنا پڑھے بعد سلام سو بار درود شریف، سو بار سبحان اللہ سو بار استغفار سو بار یا حی یا قیوم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو سونے چاندی زمرد و یاقوت کے محل

Marfat.com

عطا فرمائے گا۔

نفل چہارم۔ تہجد کی بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد سترہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ بحساب آیات اُس نے ایک ہزار بیس آیات تلاوت کیں جو ایک ہزار ماہ سے بہتر رات ہے اُس میں ایک ہزار آیات پڑھنا مناسب ہے۔ اگر نوافل نہ پڑھ سکے تو قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ بہتر ہے وہ سورتیں اور آیات پڑھے جو اوراد شب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں اور وہ یہ ہیں۔ سورہ بقر۔ سورہ بنی اسرائیل۔ سورہ الم سجدہ یٰسین۔ الزمر۔ الدخان۔ اقتربت الساعۃ۔ الواقعہ۔ الحدید۔ الحشر۔ الصف۔ الجمعہ۔ التغابن۔ الملک۔ القیامہ الاعلیٰ۔ التکاثر۔ الکافرون۔ الاخلاص۔ المعوذتان۔ آیات میں سے شھد اللہ سے عند اللہ الاسلام تک۔ آخر سورہ کہف ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات تا آخر یہ سب مل کر کچھ اوپر ایک ہزار آیات ہوتی ہیں۔ خواہ یہ سب پڑھے یا بعض اور اگر نفل نماز میں ان کو پڑھے تو جمع بین الفضائل ہوگا فضیلت تلاوت بھی حاصل ہوگی اور فضیلت قیام بھی۔ یہ نہ ہو تو مستحبات پڑھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل پڑھتے تھے۔ اور فرمایا (ان فیھن آیت خیر من الف آیۃ) کہ ان میں ایک آیت ہزار سے بہتر ہے۔ جو مناسب ہے شب قدر سے جو ہزار رات سے بہتر ہے۔

شب قدر کا وظیفہ اور خاص شب قدر کا وظیفہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دریافت کرنے پر جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اس کو بکثرت پڑھے۔ عشا اور فجر کی نماز کو بھی جماعت سے پڑھ لے تو انشاء اللہ اس کو بھی شب قدر سے حصہ مل جائے گا۔ مشکوٰۃ باب قیام شہر رمضان میں یہ حدیث ہے اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ حُسِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ۔ آدمی

Marfat.com

جس وقت کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے یہاں تک کہ امام فارغ ہو تو اس کے لئے قیام اللیل کا ثواب شمار ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا اس شب میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر نظر عفو اور کرم فرماتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں فرماتا ہے مگر چار شخصوں پر نظر کرم نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَعْفُوْا عَلَیْھِمْ وَیَرْحَمُھُمْ اِلَّا اَرْبَعَۃً مُدْمِنَ خَمْرٍ وَعَاقًّا وَمُشَاحِنًا وَقَاطِعَ رَحِمٍ

(لطائف المعارف ص۲۱۹)

بیشک اللہ تعالیٰ شب قدر میں اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنین پر نظر ڈالتا ہے ان کو معافی دیتا ہے اور اُن کے اوپر رحم فرماتا ہے سوائے چار شخصوں کے ایک ہمیشہ شراب پینے والا۔ دوسرے ماں باپ کا نافرمان۔ تیسرے کینہ ور۔ چوتھے قطع رحم کرنیوالا اللہ تعالیٰ ان گناہوں سے محفوظ رکھے اگر کوئی ان گناہوں میں آلودہ ہو مثلاً عزیزوں سے قطع کئے ہوئے ہو یا ماں باپ کا نافرمان ہو یا شراب پیتا ہو یا مسلمان سے کینہ رکھتا ہو تو شب قدر آنے سے پہلے پہلے توبہ کرلے پھر اس رات میں غسل کرکے عبادت کے لئے تیار ہو جائے اور مورد لطف و کرم بنے۔

سوال۔ کیا شب قدر میں غسل کرنا بھی مستحب ہے۔

جواب۔ مستحب ہے۔

سوال۔ کیا تمام رات کی شب بیداری ہونی چاہیئے۔

جواب۔ نہر الفائق کے باب الوتر والنوافل میں ہے تمام رات یا اکثر رات شب بیداری میں مصروف رہے۔ (حیات الصائمین)

شب قدر کی طاق راتوں کا علیحدہ علیحدہ بیان

سوال۔ شب قدر کی جو طاق راتیں ہیں ان راتوں میں سے اگر

Marfat.com

ہر رات کے متعلق کچھ حدیث میں ذکر ہو تو تحریر فرمائیں تاکہ مزید شوق و رغبت کا باعث ہو۔

جواب۔ بہت اچھا ہر ایک رات کے متعلق علیٰحدہ علیٰحدہ تحریر کیا جاتا ہے۔

اکیسویں ۲۱ شب

بطور عنوان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو خواب میں شب قدر متعین کر کے دکھلائی گئی میں بھلا دیا گیا لیکن یہ تحقیق ہے کہ میں نے خواب میں اُس رات کی صبح کو آب و گل کے اندر اپنے کو سجدہ میں دیکھا۔ پس تلاش کرو اس کو پچھلے عشرہ اور اس کی وتر راتوں میں راوی حدیث کہتے ہیں کہ جو رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھی اُس میں بارش ہوئی مسجد کی چھت شاخ خرما کی بنی ہوئی تھی وہ ٹپکی میری آنکھوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر آب و گل کا اثر تھا اور یہ اکیسویں رات کی صبح تھی۔ راوی حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ (مشکوٰۃ۔ مرقات)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں نے شب قدر کو دیکھا راوی کی آنکھوں نے شب قدر کے دیکھنے والے محبوب کو دیکھا۔ یہ راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں دید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اُن کی پیشانی پر شب قدر کے نشان دیکھنے کی لذت اور مسرت کا اظہار (فبصرت عیناي) سے کیا اور تاکید بھی ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ وسطیٰ کا اعتکاف کر کے فارغ ہوئے جو حضرت جبرئیل نے حاضر ہو کر عرض کیا جس کو آپ طلب کرتے ہیں وہ تو آپ کے

Marfat.com

پیچھے اس لئے بعض نے استدلال کیا ہے کہ وہ اکیسویں شب ہے۔

۲۳ تیئسویں شب

لغلی عنوان

حضرت عبداللہ ابن اُنیس رضؓ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنگل میں رہتا ہوں وہاں ہی نمازیں ادا کر لیتا ہوں مگر مجھے ایک رات ایسی فرما دیجئے کہ رمضان کی راتوں میں وہ شب قدر ہو تاکہ اُس رات مسجد نبوی میں حاضر ہو کر عبادت کروں۔ آپؐ نے فرمایا تیئسویں شب کو آجاؤ اُن کے صاحبزادہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے والد کا کیا عمل تھا کہا عصر پڑھ کر مسجد میں داخل ہوتے پھر صبح ہی نماز پڑھ کر نکلتے تھے دروازہ مسجد پر اپنی سواری پاتے اس پر سوار ہو کر جنگل کو چلے جاتے پس اِس حدیث سے تیئسویں شب کی عظمتِ شان ظاہر ہوئی کہ عبداللہ ابن انیسؓ ہر سال اسی تاریخ میں اہتمام فرماتے تھے۔ ممکن ہے کہ یہ اختلاف لیلۃ القدر باختلاف اشخاص ہو ان کو ثواب اسی شب میں ملتا ہو یا جس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد میں آنے کے لئے فرمایا اُس سال تیئسویں کو لیلۃ القدر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہو گیا ان کو مطلع کر دیا وہ سمجھے کہ ہر سال اسی تاریخ کو ہوتی ہے بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ہر سال اِس تاریخ میں اہتمام فرمانے پر انکار نہیں فرمایا اور یہ وہ رات ہے کہ جس کی طرف ان کو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رہبری فرمائی۔ پھر کیوں نہ ہر سال حضرت عبداللہ اس کی قدر کرتے کہ یہی لایق قدر شب قدر ہے۔

Marfat.com

بغلی عنوان

۲۵ پچیسویں شب

عبادہ ابن صامتؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہم کو لیلۃ القدر کی خبر دیں فلاں فلاں نے جھگڑا کیا پس شب قدر کی پہچان اٹھالی گئی شاید تمہارے لئے یہ بہتر ہو پس اس کو تلاش کرو انتیس ویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دشمنی اور لڑائی جھگڑوں سے انسان بھلائی اور برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ قدر کا تین راتوں میں ہونا ظاہر فرمایا اُن میں ایک پچیسویں رات بھی ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پچیسویں شب ہی کے قائل ہیں لہٰذا قیام اللیل کے اہتمام سے اس میں غافل نہ رہے اگر شب قدر ہے تو قیام لیلۃ القدر کی بھی فضیلت اس کے ہاتھ سے نہیں گئی جو موجبِ غفران ہے۔

بغلی عنو

۲۷ ستائیسویں شب

راوی حدیث زِر بن حُبیشؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے سوال کیا کہ آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص تمام سال قیام اللیل کرے وہ شب قدر کو پا سکے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے یہ اسلئے انہوں نے کہا کہ لوگ بھروسہ نہ کر بیٹھیں ورنہ عبداللہ ابن مسعودؓ کو خوب علم ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے اور وہ بھی رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہے اور اس میں بھی ان کو شک نہیں کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔ پھر بلا استثنا قسم کھا کر ابی ابن کعب نے کہا کہ شب قدر ستائیسویں ہی رات ہے میں نے

Marfat.com

عرض کیا کہ آپ کس دلیل سے کہتے ہیں۔ اے ابا منذرؓ (یہ کنیت ہے ابی ابن کعبؓ کی) فرمایا اُس نشان کے سبب کہتا ہوں جس کی خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی کہ اُس دن آفتاب نکلے گا جس میں شعاعیں نہیں ہوں گی میں نے ستائیسویں کی صبح کو دیکھا کہ آفتاب ایسا ہی نکلا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے اسلئے ستائیسویں شب کو ظاہر نہیں کیا کہ لوگ باقی راتوں کے قیام کو چھوڑ دینگے اور اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔

انتیسویں شب ۲۹ — نعتی عنوان

اس شب کے لئے وہ حدیث ہے جو پچیسویں رات کے بیان میں گذری اس میں آپ نے انتیسویں ۲۹ شب کے متعلق یہی فرمایا کہ اس شب میں شب قدر کو تلاش کرے۔ شب قدر کی راتوں میں چونکہ یہ آخری رات ہے اسلئے پہلی راتوں میں جو کچھ کسر رہ گئی اس میں اس کی تلافی کی کوشش کی جائے اور پورے اہتمام سے شب بیداری میں مصروف رہنا چاہیئے نہ معلوم آئندہ سال حیات وفا کرے یا نہیں۔

سوال۔ شب قدر وغیرہ متبرک راتوں میں شب بیداری کتنے حصہ رات میں ہونی چاہیئے۔

جواب۔ ظاہر احادیث سے تو استیعاب ہی معلوم ہوتا ہے یعنی تمام رات قیام اللیل کرنا چاہیئے مگر فقہائے کرام فرماتے ہیں جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے کہ اکثر حصہ شب میں مصروف طاعت رہے گا تو قیام اللیل کا ثواب مل جائے گا اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو یہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز عشاء جماعت سے پڑھ لی اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا عزم بالجزم

Marfat.com

ہے تو بھی شب بیداری کا ثواب مل جائے گا۔

سوال۔ فضیلت والی کل کتنی راتیں ہیں اور ان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں۔

جواب۔ پندرہ[۲۴] راتیں ہیں مراقی الفلاح میں ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اِن پانچ راتوں کو زندہ رکھا اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی یوم الترویہ یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں رات۔ عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی رات۔ نحر یعنی بقرعید کی رات۔ عید الفطر کی رات۔ پندرہویں شعبان کی رات یعنی شب برارت اسی کتاب میں دوسری حدیث ہے کہ جس نے قیام اللیل کیا پندرہویں شعبان کی رات یعنی شب برارت کو اور عیدین کی راتوں کو اُس شخص کا دل اُس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے اسی کتاب میں ہے کہ شب برارت کا زندہ رکھنا سال بھر کا کفارہ ہے اور جمعہ کی رات کا جاگنا ایک ہفتہ کے گناہوں کا اور شبِ قدر میں جاگنا عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور پانچ راتوں میں دُعا رد نہیں ہوتی عیدین کی رات جمعہ کی رات اول رجب کی رات۔ شب برارت مراقی الفلاح میں ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کی ہر رات کا قیام شب قدر کی قیام کی برابر ہے۔

غنیتہ الطالبین میں شب بیداری کے لئے پانچ راتوں کا اور ذکر کیا ہے جس کی بنا پر یہ کل راتیں مجموعی طور پر حسب ذیل ہوئیں۔

(۱) شب برارت۔

(۲) شب قدر یعنی رمضان کی اکیسویں[۲۱] رات۔

(۳) شب قدر یعنی رمضان کی تیئسویں[۲۳] رات۔

(۴) شب قدر یعنی رمضان کی پچیسویں[۲۵] رات۔

(۵) شب قدر یعنی رمضان کی ستائیسویں رات۔

Marfat.com

(۶) شب قدر یعنی رمضان کی انتیسویں ۲۹ رات۔
(۷) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی پہلی رات۔
(۸) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی دوسری رات۔
(۹) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی تیسری رات
(۱۰) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی چوتھی رات۔
(۱۱) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی پانچویں رات۔
(۱۲) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی چھٹی رات۔
(۱۳) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی ساتویں رات۔
(۱۴) شب قدر حکماً یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں رات۔
(۱۵) شب قدر حکماً یعنی عرفہ کی رات۔
(۱۶) شب قدر حکماً یعنی دسویں ذی الحجہ کی رات۔
(۱۷) عید الفطرت کی رات۔
(۱۸) جمعہ کی شب۔

غنیۃ الطالبین میں ان پانچ راتوں کا اور اضافہ ہے۔

(۱۹) محرم کی اوّل شب۔
(۲۰) عاشورہ کی رات۔
(۲۱) رجب کی اوّل شب۔
(۲۲) رجب کی پندرھویں شب
(۲۳) رجب کی ستائیسویں شب

سوال۔ ان مذکورہ بالا راتوں میں کیا مشاغل ہونے چاہئیں۔
جواب۔ نماز، تسبیح تہلیل، ذکر، مراقبہ، تلاوت قرآن، سماعت قرآن، شغلہ حدیث

Marfat.com

درود شریف۔ سحر کے وقت کثرت سے استغفار میں مشغول ہونا۔

سوال۔ کیا شب قدر کی طرح روز قدر بھی ہے۔

جواب۔ جی ہاں ہے۔

روز قدر

سوال۔ روز قدر کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ اُس دن کو کہتے ہیں جو شبِ قدر کے بعد آتا ہے۔

سوال۔ کیا اس کا کوئی نشان بیان کیا گیا ہے۔

جواب۔ حضرت ابی ابن کعبؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کردہ نشان ظاہر کیا (انھا تطلع یومئذ لا شعاع لھا) یعنی اُس روز صبح آفتاب اس حال پر نکلے گا کہ اس کی تیز نورانی شعاعیں نہیں ہوں گی اہل نظر کو یہ اشارہ ہے کہ ملائکہ اور شب قدر کے انوار ضوئے شمس پر غالب ہوں گے جس کے مشاہدہ کے لئے اہل بصیرت کی نظر مطلوب ہے نہ اہل بصر کی بہر حال رات گذرنے کے بعد دن کا نشان اِس لئے بیان ہوا کہ رات کی طرح اس دن کو بھی زندہ رکھیں عبادات اور طاعات میں گذاریں رات کے جاگنے والے اِس دن میں غافل ہو کر نہ سوئیں، اس کی قدر بھی شب قدر کی طرح کریں بعض یہ کہتے ہیں شب قدر گذرنے کے بعد دن کی علامت کا بیان حصول نعمت پر شکر کے لئے یا فوت اور تلف ہونے پر اظہار پر افسوس کے لئے ہے مگر علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ علامت کا بیان اِسلئے ہے کہ اس دن کا احیار بھی احیار للیل کی طرح سے ہو ان کی عبارت یہ ہے۔

وفائدۃ کون ھذا علامۃ معرفۃ انما یوجد بعد انقضاء اللیلۃ لانہ لیس احیاء یومھا کما یسن احیاء	فائدہ اس علامت کے ہونے کا باوجود رات گذر جانے کے یہ ہے کہ اس کے دن کا احیار بھی اسی طرح ہو جس طرح اسکی

Marfat.com

لیلھا۔ (مرقات ص۳۶۳) رات کا ہوا۔

طحطاوی میں (ص۵۸۳) ہے۔

ذکروا ان الدعا لیلتھا ویومھا مستجاب فان فاتۃ لیلتھا ادرکہ یومھا۔	فقہا علما نے ایسا ذکر کیا ہے کہ شب قدر اور اس کے دن کی دعا مستجاب اور مقبول اگر رات فوت ہو جائے تو اسکے دن کی فضیلت کو حاصل کر

بہرحال علامت کا مشاہدہ تو خواص ہی کا حصہ ہے عوام کو علامت کا احساس ہو یا نہ ہو ہر شب قدر کے بعد دن میں عبادات کا اہتمام رکھیں۔ تفسیر درمنثور میں ہے کہ اس دن کا عمل شب قدر کے عمل کے برابر ہے۔

رمضان اور جمعۃ الوداع

سوال۔ رمضان میں جو جمعۃ الوداع آتا ہے اس کے بارہ میں بھی کچھ تحریر فرمائیں۔

جواب۔ یہ آخری جمعہ ہے بڑے اہتمام اور خشوع خضوع کے ساتھ ادا کرنا چاہئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہر نماز کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو اس طرح ادا کرو گویا کہ وہ صلوۃ الوداع ہے۔

اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع۔ (ابن ماجہ)	جب تم اپنی نماز کیلئے کھڑے ہو تو اس طرح نماز پڑھو جیسے وداع اور رخصت کرنے والے کی نماز ہو۔

پس ہر نماز کو خصوصاً آخر رمضان کی نمازوں کو یہ سمجھ کر ادا کرو کہ یہ عمر کی آخری نمازیں ہیں۔ تمام آداب ارکان و شرائط کے ساتھ اچھے اور بہتر طریق سے ادا کرکے نماز پڑھو چہ جائیکہ جمعہ کی نماز اور وہ بھی رمضان کے جمعہ کی نماز جو ستر جمعہ کے برابر ہے اور وہ بھی رمضان کے پچھلے جمعہ کی نماز جس کے متعلق آپ کو اوپر معلوم ہو چکا ہے

Marfat.com

کہ پچھلا حصّہ رمضان کا پہلے حصّہ سے بھی افضل ہے۔ لہٰذا اِس اہم نماز کی ادائیگی میں پوری سعی اور جدوجہد کریں جو کچھ بھی تقصیر اور کوتاہیاں پہلے نمازوں میں ہو چکی ہوں اُن سب کی تلافی توبہ استغفار اور رجوعیت الی اللہ سے اِس جمعہ میں کرنی چاہئے اور عمر کا آخری جمعہ سمجھکر جس طرح جدا ہونے والا حسرتناک انداز سے اپنوں سے ملکر رخصت ہوتا ہے اسی طرح مفارقت کے رنج سے کمال درجہ اندوہ وغم سے معمور اور تسلی حضور اور تعدیل ارکان کے ساتھ نماز جمعہ سے ہمکنار وہم آغوش ہوکر اس کو رخصت کریں بلکہ جمعہ کے بعد سے ہر فرض کی نماز کو آخری نماز سمجھیں کہ اے رمضان اگر عمر نے وفا کی تو آئندہ تیرے برکات سے پھر مستفیض ہوں گے ورنہ رمضان اور اے عمر کے پچھلے رمضان تجھے وداعی اور آخری سلام خدا تعالیٰ تیرے برکات کو قیامت تک سلامت رکھے اور تیرے فیوضات سے اُمت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے غنیۃ الطالبین میں حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے جو آخری وداعی سلام لکھا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

السلام علیک یا شہر الصیام — السلام علیک یا شہر القیام
السلام علیک یا شہر الایمان — السلام علیک یا شہر القرآن
السلام علیک یا شہر الرحمۃ والغفران — السلام علیک یا شہر العابدین والعابدین
السلام علیک یا شہر المجتہدین والصابرین

سوال۔ جمعہ کو کیا کیا کرنا چاہیئے۔

جواب۔ غسل کرے، مسواک کرے، خوشبو لگائے۔ دھلے ہوئے یا نئے کپڑے پہنے کچھ صدقہ دیکر مسجد کو جائے نوافل صلوٰۃ التسبیح پڑھکر مراقبہ اور تلاوت قرآن میں مصروف ہو۔ سورہ کہف کی تلاوت کرے۔ درود شریف

Marfat.com

بکثرت پڑھے کہ ہر خیر دین و دنیا کا اُمت کو آپ ہی کے دست کرم سے پہونچا آپ کے حقوق احسانات بہت ہیں درود کے ذریعہ یہ بھی ادائے حق ہے مگر قلیل ہے جمعہ کے درود کو یہ مزید فضیلت حاصل ہے کہ اس کو سیادت سے ایک پُر کیف نسبت اور تعلق ہے کیونکہ جمعہ سید الایام ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سید الانام تو سید الانام پر درود سید الایام میں بھیجنا اولیٰ و انسب ہے۔ زاد المعاد میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانام ویوم الجمعۃ سید الایام فللصلوٰۃ علیہ فی ھذا الیوم مزیۃ لیست لغیرہ مع حکمۃ اخری وھی ان کل خیر نالتہ امتہ فی الدنیا والاخرۃ فانما فالتہ امتہ علیہ۔

(زاد المعاد) ص ۳۷۳

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانام ہیں اور جمعہ کا دن سید الایام ہیں اس دن کے درود کے لئے جو فضیلت ہے وہ غیر کے لئے نہیں اس کے ساتھ ہی درود بھیجنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ ہر خیر دین و دنیا کا اُمت کو آپ کے دست کرم ہی سے پہونچا

مسجد میں پہلے سے جائے گردنوں کو پھلانگ کر نہ جائے ورنہ اُس نے اپنے لئے جہنم میں جانے کے لئے ایک پُل بنایا جیسا کہ حدیث میں ہے اتخذ جسرا یہ معروف اور مجہول دو طریقہ سے پڑھا گیا ہے مذکورہ بالا مطلب تو صیغہ معروف سے نکلے گا اور مجہول پڑھنے میں یہ مطلب ہوگا کہ خود اس کی گردن کو جہنمیوں کے لیے پل بنایا جائے گا۔ جہنمی اس کے گردن پر سے گذر کر جہنم میں جائیں گے لہٰذا اس سے بچے اور پہلے سے صف اول میں جا کر بیٹھے ورنہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے اور نماز خشوع خضوع کے ساتھ ادا کرے۔

رمضان اور اسباب مغفرت

سوال۔ رمضان میں جتنے اسباب مغفرت ہیں براہ کرم ان سب کو ایک

Marfat.com

جگہ جمع کر کے لکھدئے جائیں تاکہ سہولت ہو تلاش نہ کرنا پڑے۔

جواب۔ (۱) رمضان کا روزہ جس نے اپنے ایمان کے تقاضے سے اُمید ثواب کی بنا پر رکھا ایسا روزہ اسباب مغفرت میں سے ہے حدیث میں ہے۔

(من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ)

(۲) قیام رمضان بھی اسباب مغفرت میں سے دوسرا سبب ہے۔

(من قام رمضان ایمانا و حتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ)

پس جس نے خدا کے وعدہ پر ایمان رکھتے ہوئے قیام اللیل کیا تراویح اور تہجد پڑھے اس کی مغفرت ہے۔

(۳) قیام شب قدر بھی سبب مغفرت ہے حدیث شریف میں ہے۔

(من قام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ)

(۴) روزہ دار کو افطار کرانا بھی سبب مغفرت ہے حدیث میں ہے۔

(من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ و عتق رقبۃ من النار)

(۵) رمضان میں ذکر الٰہی کرنا بھی سبب مغفرت ہے خواہ ذکر جلی ہو یا خفی لسانی ہو یا قلبی بلکہ ذکر میں مناسب ہوگا کہ اسمائے الٰہی کو اپنے ورد میں رکھے۔ اس طور پر کہ ہر روز جتنے بھی نام ہو سکیں ان کو لے اور جتنے عدد جس نام کے ہوں اتنے ہی بار اس اسم کو پڑھے ہر ایک اسم سے متعلق اور متخلق ہونے کی کوشش کرے عجب لطف اور کیف حاصل ہوگا۔ حضرت والدی و مرشدی نور اللہ مرقدہ اسی طرح رمضان میں اسمائے الٰہی کا ورد کراتے تھے بیحد کیف اور سرور حاصل ہوتا تھا۔

تعلق اور تخلق کو مثال سے سمجھئے مثلاً اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ولی ہے پہلے اس کے معنے معلوم کر کے پھر اس کے ذریعہ خدا سے تعلق پیدا

Marfat.com

کرے ولی کے معنے محب و ناصر اور قریب کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ مومن اور متقی اور نیک بندوں سے محبت کرتا ہے ان کی مدد فرماتا ہے اور اپنی رحمتوں کے ساتھ ان سے قریب ہوتا ہے پس اس نام سے تعلق اس طرح پیدا کرے کہ اپنے تمام کاموں اور مشکلات میں اس اسم کے وسیلہ سے اللہ کی مدد اور نصرت طلب کرے تاکہ وہ اپنی رحمتوں کے ساتھ قریب ہو چونکہ وہ نیک بندوں سے محبت کرنے والا ہے تو نیک بندہ بننے کی کوشش کرے ایمان اور اعمال صالحہ سے اپنے کو زیادہ سے زیادہ مہذب بنائے تاکہ خدا اس سے محبت کرے اور اس کے دین و دنیا کے کاموں کا متولی اور کارساز ہو جیسا کہ وہ خود خبر دیتا ہے وھو یتولی الصالحین کہ وہ صالح بندوں کا متولی اور کفیل ہو جاتا ہے۔ تخلق یہ ہے کہ صفات حق سے وہ اپنے کو بھی موصوف کرے مثلاً خدا کی طرح نیک اور صالح بندوں سے محبت کرے اور دوستان حق کو دوست رکھے دین اور اہل دین کی نصرت کرے اور ان کے کاموں کا متولی اور کفیل ہو جائے اور یہاں تک خدا کی ان صفات کا عکس اپنے اندر پیدا کرے کہ اس نام سے بھی نامزد ہو اور یا ولی اللہ کہکر پکارا جائے ولی کا دل محل نظر حق ہو جاتا ہے جو کوئی محبت اور خدمت سے اس دل میں جگہ کرے خدا کی نظر اس پر بھی ہوتی ہے ایک مثال تفصیل کے ساتھ لکھدی گئی ہے اگر اس طرح تمام اسمائے الٰہی کے معنے سمجھ سمجھ کر ورد میں لائے اور متخلق باخلاق اللہ اور متصف باوصاف اللہ ہونے کی سعی کرے تو جنتی ہوگا۔

حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو شمار اور عدد کے ساتھ ورد میں رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگر ہر ایک اسم کو اس کے عدد کے موافق پڑھ کر فیض حاصل کرے تو موجب صد برکات و حسنات

Marfat.com

ہوگا یہ بڑا نافع اور مفید ذکر ہے۔ خاص رمضان میں ذکر کرنے والے کے بارہ میں یہ حدیث ہے۔ ذاکر اللہ فی رمضان مغفور۔ (لطائف المعارف)

(۶) ملائیکہ کا استغفار بھی سبب مغفرت ہے فرشتے افطار تک روزہ دار کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(۷) خود بھی رمضان میں استغفار کرے تاکہ اس کی طلب مغفرت بھی اس کی مغفرت کا باعث ہو حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان میں بخشش فرماتا ہے سوائے اس کے جس نے انکار کیا جیسا کہ حدیث میں ہے رمن ابی ان یستغفر اللہ) اس سے مراد وہ ہیں جو استغفار نہیں کرتے۔ لہٰذا بکثرت استغفار پڑھے خواہ (استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ) پڑھے یا یہ پڑھے (رب اغفر وتب علی انک انت التواب الغفور)

(۸) روزہ دار غلام اور خادموں پر کام کا بار ہلکا کرنا بھی سبب مغفرت ہے۔

(۹) عشرہ اوسط میں خدا تعالیٰ کی مغفرت نازل ہوتی ہے واوسطہ مغفرۃ پس یہ عشرہ بھی سبب مغفرت ہے۔

(۱۰) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے اللھم یا واسع المغفرت اغفر لی۔ خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفر لی انشاء اللہ افطار کے وقت یہ دعا بھی سبب مغفرت ہوگی۔

(۱۱) رمضان کی آخر رات میں بھی مغفرت ہوتی ہے (یغفر لامتہ فی آخر لیلۃ من رمضان) ۱۲۔ لہٰذا یہ بھی آخری سبب مغفرت ہے۔

Marfat.com

صوم قضا یعنی دوسرا فرض

قضائے رمضان کا روزہ

سوال۔ دوسرا فرض روزہ کونسا ہے۔

جواب۔ وہ قضائے رمضان کا روزہ ہے اگر کسی بیماری یا کسی عذر سے رمضان کے روزے قضاء ہو جائیں تو اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ ان کو گنتی کے موافق دوسرے دنوں میں قضا کر لو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (برہان)

سوال۔ دوسرا فرض روزہ کونسا ہے۔

جواب۔ وہ قضائے رمضان کا روزہ ہے اگر کسی بیماری یا کسی عذر سے رمضان کے روزے قضاء ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کو گنتی کے موافق دوسرے دنوں میں قضا کر لو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر (برہان)

سوال۔ قضا کے روزہ کی نیت کا وقت کب تک ہے۔

جواب۔ اس روزہ کی نیت کا وقت رات ہے طلوع فجر سے پہلے پہلے نیت

Marfat.com

کرلے کیونکہ اس کے لئے کوئی خاص دن مقرر نہیں لہذا اس کا تعین بذریعہ
نیت رات سے ضروری ہوا (ہدایہ ص۱۵۱ نور الایضاح ص۳۵۳)
سوال۔ اگر طلوع فجر کے بعد نیت کی تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ قضا کا روزہ نہیں ہوگا نفل روزہ ہو جائے گا لیکن مقصود بالذات
نفل کا روزہ رکھنا نہ تھا اسلئے اگر اس کو توڑ دے گا۔ تو اس نفل کی قضا واجب
نہیں ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ اس کو پورا کر لے نہ توڑنا مستحب ہے۔ (طحطاوی ص۳۵۳)
سوال۔ کیا قضا میں فلاں رمضان کے روزہ کی نیت متعین کرنا بھی ضروری ہے۔
جواب۔ جی ہاں ضروری ہے (نور الایضاح)
سوال۔ کس طرح نیت کرے۔
جواب۔ اس طرح نیت کرے نیت کی میں نے فلاں رمضان کے قضا کی یا فلاں
نفل کے قضا کی
سوال۔ رمضان کے روزوں کی قضا کب تک کرنی چاہئے
جواب۔ کوئی وقت معین نہیں لیکن مستحب ہے کہ زوال عذر کے بعد جب
بھی قدرت ہو قضا رکھ کر بری الذمہ ہونے میں جلدی کرے کہ یہ امر خیر میں جلدی
اور مسارعۃ ہے جو مطلوب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا سارعوا الیٰ مغفرۃ من
ربکم اگر قضا نہ کر سکا اور دوسرا رمضان آگیا تو مقدم آنے والے رمضان کے
روزہ ہیں بعد میں پچھلے رمضان کی قضا کرے (نور الایضاح مراقی الفلاح ص۳۷۵)
سوال۔ کیا قضا کے روزوں کا لگاتار رکھنا بھی لازمی ہے۔
جواب۔ لازمی تو نہیں ہے مگر مستحب ضرور ہے (مراقی الفلاح ص۳۷۵)
سوال۔ اگر قضا روزہ نہ رکھے تھے کہ مرض الموت میں مبتلا ہو گیا یا طاقت نہیں
رہی تو کیا حکم ہے۔

Marfat.com

جواب۔ وصیت لازم ہے کہ اس کا فدیہ ادا کر دیا جائے بشرطیکہ زوال عذر کے بعد اس کو قضا پر طاقت حاصل ہو گئی تھی مگر اُس نے روزہ قضا نہیں کیا اور اگر زوال عذر نہیں ہوا مثلاً وہ مرض جس کے سبب اُس نے افطار کیا ہے موجود ہے یا سفر ختم نہیں ہوا اسی بیماری اور مسافرت میں مر گیا تو اس پر وصیت نہیں

(نور الایضاح۔ مراقی الفلاح ص۳۷۵)

سوال۔ وصیت کتنے مال میں جاری ہو گی۔

جواب۔ اگر اس کے ذمہ قرض نہیں ہے تو کل مال کی تہائی میں سے وصیت پوری کی جائے گی اور اگر اس کے ذمہ قرض ہے تو اوّل قرض ادا کر کے پھر بقیہ مال کی تہائی سے وصیت پوری کی جائیگی بشرطیکہ کوئی وارث ہو ورنہ جو کچھ بھی بعد ادائیگی قرض باقی رہے گا وہ تمام کا تمام وصیت میں دیدیا جائے گا۔

سوال۔ ایک روزہ کا فدیہ کیا ہے۔

جواب۔ نصف صاع گیہوں ہے اس کا مفصل بیان اوپر احکام فدیہ میں گذرا وہاں دیکھئے۔

سوال۔ اگر کوئی مفلس ہے اور بہت سے روزوں کی قضا اس کے ذمہ لازم ہے مال بھی کچھ پیچھے نہیں چھوڑا ہے تو اس کے لئے کوئی ایسا حیلۂ رحمت تبلا دیا جائے کہ جس کے سبب آخرت میں اس کی گلو خلاصی ہو جائے

جواب۔ نصف صاع گیہوں قرض لیکر وہ کسی مسکین کو مرحوم کی طرف سے فدیہ میں دیدیا جائے یہ ایک روزہ کا فدیہ ہوا وہ مسکین پھر اس شخص کو ہبہ کر دے وہ شخص پھر اس مسکین کو دیدے جتنی مرتبہ اس طرح مسکین کو دیتا جائے گا اتنے ہی روزوں کا فدیہ ادا ہوتا جائے گا۔ یہ حیلہ غریبوں کے لئے رحمت۔

(طحطاوی) ص۳۷۵

Marfat.com

سوال۔ کیا بدوں وصیت ورثاء پر فدیہ دینا لازم نہیں۔

جواب۔ خواہ وارث ہو یا غیر بدوں وصیت کسی پر فدیہ دینا لازم نہیں ہاں اپنی طرف سے دیگا تو وہ تبرع اور احسان ہوگا۔ (طحطاوی ص۳۷۵)

سوال۔ کیا قضا روزہ سے پہلے نفل روزہ رکھ سکتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں نفل روزہ رکھ سکتا ہے بخلاف نماز کے اول اس کی قضا لازم ہے بعد میں نوافل ادا کرے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (من نام عن صلوٰۃ اونسیھا فلیصلھا اذا ذکرھا) معنی یہ ہوئے کہ جو شخص نماز سے سو جائے یا اس کو بھول جائے تو جب یاد آئے اس نماز کو پڑھے یاد آتے ہی پڑھنے سے معلوم ہوا کہ نماز کو تاخیر سے پڑھنا روا نہیں۔ قضا اول لازم ہے نفل پڑھنا لازم کو چھوڑ کر غیر لازم میں مشغول ہونا ہے جو مکروہ ہے ہاں سنتیں پڑھی جائیں گے ان کو نہیں چھوڑا جائے گا مگر روزہ میں فوراً قضا رکھنا لازم نہیں (درمختار۔ شامی ص۱۶۰)

سوال۔ قضا کن کن صورتوں میں لازم آتی ہے۔

جواب۔ اس کا مفصل بیان پہلے گذر چکا ہے وہاں ملاحظہ کیجئے۔

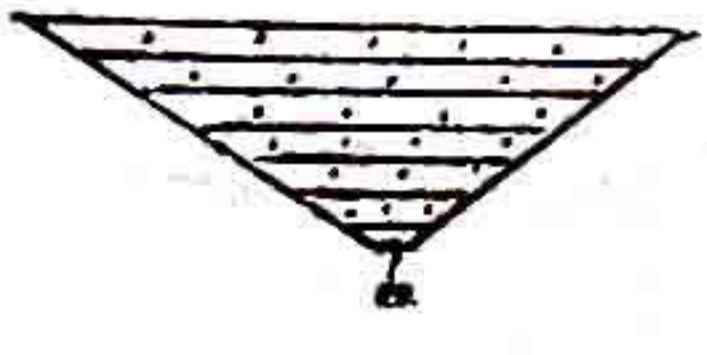

Marfat.com

صوم کفارہ یعنی تیسرا فرض روزہ

کفارہ رمضان کا

سوال ۔ تیسرا فرض روزہ کونسا ہے۔

جواب ۔ کفّارہ رمضان کا روزہ ہے۔ (طحطاوی ص۳۵۰ بحرالرائق ص۲۷۷)

سوال ۔ کفّارہ رمضان کے روزے کتنے ہیں اور کب لازم آتے ہیں۔

جواب ۔ رمضان کا بلا عذر قصداً روزہ توڑنے پر ساٹھ روزے پے در پے لگاتار رکھنے لازم ہوتے ہیں۔

سوال ۔ کفارہ میں کیا روزے ہی لازم آتے ہیں یا اس سے پہلے کچھ اور بھی لازم ہوتا ہے۔

جواب ۔ کفّارہ میں اوّل غلام یا باندی آزاد کرنا لازم ہوتا ہے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو پھر پے در پے ساٹھ روزے رکھنے لازم ہوں گے اس پر بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلانا ہوگا روزے کی صورت میں ایک دن بھی ناغہ نہ ہو ورنہ از سر نو شروع سے روزے رکھنے ہوں گے ہاں

Marfat.com

عورت کو حیض آجائے تو یہ عذر معاف ہے فارغ ہو کر از سر نو سلسلہ شروع کرنا ضروری نہیں جہاں سے چھوڑے ہیں آگے سے سلسلہ شروع کر دے باقی احکام کفارہ رمضان کے اوپر گذرے۔

سوال ۔نیت کا وقت کب ہے۔

جواب۔رات کو ہے۔

سوال۔نیت کس طرح کرے

جواب۔اس طرح کہے میں نے نیت کی فلاں رمضان کے روزہ کی کفارہ کی۔

صوم کفّارہ ظہار

یعنی

چوتھا فرض روزہ

کفارہ ظہار کا

سوال۔چوتھا فرض روزہ کونسا ہے

جواب۔کفارہ ظہار کا ہے قرآن پاک میں سورہ مجادلہ میں ہے فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین۔ (بحر الرائق۔برہان۔طحطاوی ص۳۵۰)

سوال۔ظہار کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ظہار اُسے کہتے ہیں کہ اپنی بیوی کو اُن عورتوں کے ساتھ تشبیہ دے جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہیں مثلاً اپنی بیوی کو خطاب کر کے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کے مثل ہے یا میری بہن کی مانند ہے ایسے کہنے کا یہ حکم ہے کہ جب تک اس کہنے

Marfat.com

کا کفارہ نہ ادا کرے گا بیوی سے جماع کرنا شہوت کے ساتھ اس کو چھونا اس کا بوسہ لینا اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کرنا سب حرام ہے اس کے پاس جانے کی جب اجازت ہو گی جب کفارہ ادا کر لے۔

سوال۔ کفارہ ظہار کیا ہے۔

جواب۔ اوّل غلام یا باندی آزاد کرنا خواہ مومن ہو یا غیر مومن اس پر قدرت نہ ہو تو پھر دو ماہ کے روزے لگاتار اس طرح رکھے کہ بیچ میں ایک دن بھی ناغہ نہ ہو نہ عورت سے جماع ہو اگر ناغہ ہو گیا یا اس اثنار میں اگرچہ رات ہی میں عورت سے جماع کر لیا تو از سر نو روزوں کو شروع کرے گا اور اگر روزوں پر قدرت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر بھر کر کھانا کھلائے مگر شرط یہ ہے کہ دوسرے وقت بھی وہی مسکین ہوں جنہوں نے صبح کھانا کھایا دوسرے نہ ہوں۔ (درمختار شامی)

سوال۔ اگر بیچ میں عورت کو حیض آجائے تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ کفارہ ظہار میں حیض و نفاس کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ یہ کفّارہ ظہار سوائے مرد کے عورت پر واجب ہی نہیں ہوتا۔ (درمختار)

سوال۔ اس کی نیت کا وقت کونسا ہے۔

جواب۔ شب ہے۔

سوال۔ نیت کس طرح کرے۔

جواب۔ رات کو کہے کہ میں نے نیت کی کل روزہ ظہار رکھنے کی واسطے اللہ کے کیونکہ اس کے لئے بھی کوئی دن خاص معین نہیں لہذا رات سے تعین ضروری۔

Marfat.com

صوم کفارہ قتل
یعنی
پانچواں فرض

روزہ کفّارہ قتل کا

سوال - پانچواں فرض روزہ کونسا ہے

جواب - کفارہ قتل کا روزہ ہے قرآن پاک میں سورہ نسا میں ہے - فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین من اللّٰہ -

(برہان - بحر الرائق - طحطاوی ص۳۵۵)

سوال - اس کے کتنے روزہ ہیں

جواب - ساٹھ روزہ ہیں لگاتار ایک روزہ بھی بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ از سر نو سلسلہ شروع کرنا ہوگا -

سوال - روزہ سے اوّل کیا لازم آتا ہے -

جواب - مومن غلام کا آزاد کرنا اس پر قدرت نہ ہو تو ہر دو ماہ کے روزہ فرض ہیں -

سوال - کس قتل پر یہ کفارہ لازم آتا ہے -

جواب - قتل خطا پر ہے جسکی صورت یہ ہے کہ شکار کا گمان کرتے ہوئے آدمی کے گولی مار دی یا گولی مار رہا تھا شکار کے مگر لگ گئی آدمی کے وہ مرگیا ان سب صورتوں میں کسی انسان کے قتل کرنیکا قصد اور ارادہ نہ تھا لہذا قتل کا گناہ نہوا بلکہ ترکِ احتیاط پر کفارہ لازم آیا کہ کیوں ایسی سخت بے احتیاطی کی کہ جس سے ایک انسان ہلاک ہوگیا (درمختار و شامی)

Marfat.com

صوم کفارہ یمین
یعنی
چھٹا فرض روزہ

کفّارہ یمین کا

سوال۔ چھٹا فرض روزہ کونسا ہے۔
جواب۔ کفّارہ یمین کا روزہ ہے قرآن کریم میں سورہ مائدہ میں ہے فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام۔ ابی اور ابو مسعود کی قراءت میں متتابعات بھی ہے
(برہان۔ طحطاوی ص۳۵۰ مدارک) ص۳۶۹

سوال۔ کفارہ یمین کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ قسم کے کفارہ کو کہتے ہیں جو شخص قسم کھا کر توڑ دے اس پر کفارہ لازم آتا ہے۔
سوال قسم کا کفارہ کیا ہے۔
جواب۔ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا بہر بہر پیٹ دونوں وقت اس شرط پر کہ شام کو بھی وہ ہی ہونگے جنھوں نے صبح کھایا یا ان کو کپڑا پہنانا یا غلام آزاد کرنا غرضکہ اِن تین باتوں میں سے جو چاہے اختیار کرے۔ کھانا کھلانے اور غلام آزاد کرنے میں وہی شرائط ملحوظ رہیں گے جو اوپر کفارہ ظہار میں مذکور ہوے اگر ان تین باتوں میں سے کسی ایک پر بھی قدرت نہیں ہوگی تو اب تین دن کے روزے لگاتار رکھنے لازم ہونگے اس طرح کہ ایک دن کا بھی ناغہ نہ ہو حتی کہ اس میں حیض کا بھی

Marfat.com

عذر مقبول نہیں اگر عورت کو حیض آگیا اور کوئی روزہ ناغہ ہو گیا تو بعد فارغ ہونے کے از سر نو روزہ رکھنے ہوں گے اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ اثنا روزہ میں مال پر قادر ہو گیا تو یہ روزہ کفارہ کے نہیں ہوئے یعنی یہ بھی شرط ہے کہ تین روزے تمام ہونے تک مال پر قدرت نہ ہو۔

سوال۔ کھانا کھلانے کی بجائے اس کی قیمت بھی دے سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب۔ کھانا کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا انکی قیمت دے سکتا ہے۔

سوال۔ ان روزوں کی نیت کا وقت کونسا ہے۔

جواب۔ رات ہے۔

سوال۔ اس روزہ کی نیت کس طرح کرے

جواب۔ رات کو کہے کہ میں نے نیت کی کل کفارہ یمین کے روزہ رکھنے کی اللہ کے واسطے۔

سوال۔ کیا کفارہ کی قیمت مسجد یا کفن میں دے سکتا ہے۔

جواب۔ نہیں اس کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ کا ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ کیا مرجانے سے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

جواب۔ نہیں وصیت اِس کے لئے لازم ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

صوم کفارہ حلق
یعنی
ساتواں فرض روزہ

کفارہ حلق کا

سوال۔ ساتواں فرض روزہ کون سا ہے۔

جواب۔ فدیہ الاذی کا ہے اسی کو کفارۃ الحلق کہتے ہیں۔ (فتح القدیر) ص۴۵

سوال۔ کیا اِس روزہ کا بھی ذکر قرآن کریم میں ہے۔

جواب۔ جی ہاں ہے سورہ بقر میں ہے فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ فضدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک (المحطاوی ص۳۵۰)

سوال۔ فدیۃ الاذی کا کیا مطلب۔

جواب۔ اس کا تعلق احرام سے ہے جب احرام باندھا جاتا ہے تو بحالت احرام حلق یعنی سر منڈوانا بھی منع ہے مگر سر میں جوئیں وغیرہ پڑ جائیں اور تکلیف زائد ہو تو سر منڈا سکتا ہے لیکن کفارہ لازم ہوگا اسی کو کفارہ حلق کہتے ہیں۔

سوال۔ اس کا کفارہ کیا ہوگا۔

جواب۔ اس کو اختیار ہے خواہ دم دے یعنی قربانی کرے مگر یہ قربانی حرم میں ہوگی غیر حرم میں جائز نہیں یا صدقہ دے نصف نصف صاع چھ مسکینوں کو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان چھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر بھر کر کھانا کھلائے مسکین کے لئے کوئی قید نہیں کہیں کے بھی ہوں حرم کے ہوں تو بہتر ہے۔ یا تین دن روزہ رکھے اور جہاں چاہے رکھے اس میں حرم کی بھی قید نہیں۔

Marfat.com

پس قربانی۔ کھانا۔ روزہ۔ تینوں میں سے جو چاہے اختیار کرے اگر روزہ کو اختیار کیا تو فرض ہوگا۔ (درمختار ص۲۸۸ طحطاوی ص۳۵۰ شامی)

سوال۔ کفارہ حلق کے تین روزہ پے در پے لگاتار رکھے جائیں گے یا متفرق۔

جواب۔ اختیار ہے چاہے لگاتار رکھے یا متفرق (درمختار ص۲۸۸)

سوال۔ کیا یہ کفارہ سر منڈانے کے ساتھ ہی خاص ہے۔

جواب نہیں بلکہ ہر وہ جرم کہ جس میں دم لازم آتا ہے اگر اس کو عذر کے ساتھ کیا تو یہ ہی کفارہ لازم آئے گا جس کی تفصیل احقر نے کتاب الحج میں لکھدی ہے۔ مثلاً خوشبو لگانا۔ سلا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ وغیرہ۔ فان جمیع محظورات الاحرام اذا کان بعذر ففیہ الخیارات الثلاثۃ (شامی)

سوال۔ اس کے علاوہ کیا اور بھی روزہ ہے۔

جواب۔ جی ہاں حج میں جن جرموں پر کہ صدقہ کا حکم ہے اور عذر کے ساتھ ان کا مرتکب ہوا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کی بجائے ایک روزہ رکھ لے (شامی ص۲۸۸)

سوال۔ اس کفارہ میں قربانی کا گوشت کیا خود بھی کھا سکتا ہے۔

جواب۔ نہیں۔ فقرا کا حق ہے۔

سوال۔ اس کی نیت کا وقت کب ہے۔

جواب۔ رات ہے۔

سوال۔ نیت کس طرح کرے۔

جواب۔ میں نے نیت کی کفارہ حلق کے روزہ رکھنے کی۔

Marfat.com

صوم جزاء صید
یعنی
آٹھواں فرض روزہ

جزاء صید کا

سوال۔ آٹھواں فرض روزہ کونسا ہے۔

جواب۔ جزاء صید کا روزہ ہے جس کا ذکر قرآن پاک سورہ بقرہ میں ہے۔
او عدل ذالک صیاما لیذوق وبال امرہ۔ یہ بھی فرض روزہ ہے۔
(طحطاوی ص۳۵۰ بحرالرائق)

سوال۔ تفصیل سے فرمائیں جزاء صید کا روزہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ بحالت احرام خشکی کے جانور کا شکار کرنا یا اس کی طرف شکاری کو اشارہ و رہبری کرنا حرام ہے اگر کسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا تو کفارہ لازم آئے گا اس میں جو روزہ ہے وہ فرض ہے۔

سوال۔ وہ کفارہ کیا ہے۔

جواب۔ شکار کی قیمت ہے کہ جس کا اندازہ دو عادل شخصوں سے کرایا جائے گا اب خواہ اس اندازہ کی ہوئی قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر کے گوشت فقرا کو تقسیم کرا دیا جائے یا اُس کا غلّہ خرید کر مساکین پر تصدق کر دیا جائے جس میں یہ شرط ہے کہ ہر ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار ضرور پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ میں جتنے بھی صدقہ ہو سکتے ہیں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے اگر روزہ اختیار کرے گا تو یہ فرض ہو گا۔

Marfat.com

سوال۔کیا ان روزوں کو بھی پے در پے رکھنا لازم ہوگا۔
جواب۔ان میں تتابع شرط نہیں یعنی ضروری نہیں کہ لگاتار رکھے (طحطاوی ص۳۵۰)
سوال۔ ان روزوں کی نیت کا وقت کونسا ہے۔
جواب۔رات ہے۔
سوال۔کس طرح نیت کرے۔
جواب۔رات کو کہے کہ میں نے کل جزا صید کے روزہ رکھنے کی نیت کی اللہ کے واسطے۔

صوم المتعہ یعنی

نواں فرض روزہ

تمتع کا

سوال۔نواں فرض روزہ کون سا ہے۔
جواب۔صوم المتعہ یعنی تمتع کا روزہ ہے قرآن پاک میں ہے فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ (طحطاوی ص۳۵۰ حیات الصائمین)
سوال۔صوم المتعہ یعنی تمتع کا روزہ کسے کہتے ہیں۔
جواب۔اول تمتع کو سمجھئے تمتع اسے کہتے ہیں کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور دو رکعت احرام پڑھ کر کہے اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی۔ پھر تلبیہ کرے یعنی لبیک کہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہو طواف۔

Marfat.com

رمل۔ سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہوکر حلق کرا کر احرام اتار دے جو چیز احرام سے اس پر حرام ہوگئی تھیں اب وہ سب چیزیں اس پر حلال ہوگئیں یہ عمرہ سے فارغ ہوگیا آٹھ ذی الحجہ تک برابر یہ چیزیں حلال رہیں گی آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد حرام سے پھر حج کا احرام باندھ کر منیٰ میں آئے گا پھر عرفات میں تو تاریخ کو وقوف کر کے مزدلفہ میں شب باشی کر کے دس ذی الحجہ کو پھر واپس منیٰ میں آکر رمی کرے گا اس سے فارغ ہو کر دسویں تاریخ کو اس پر واجب ہوگا کہ اس شکرانہ میں قربانی کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عمرہ و حج دو عبادتیں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اس کے بعد سر منڈائے اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اس پر دس روزے لازم آتے ہیں اسی کو صوم تمتع کہتے ہیں اور یہ روزے فرض ہیں۔ غرضکہ تمتع میں دو عبادتیں ہیں عمرہ و حج دونوں کا علیحدہ علیحدہ احرام باندھا جاتا ہے۔

سوال۔ ان دس روزوں کو کس طرح ادا کرے۔

جواب۔ تین تو ایام حج ہی میں احرام باندھنے کے بعد رکھے جائیں گے ان روزوں کی تاریخ یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک ہے آٹھویں سے پہلے بھی احرام باندھ سکتا ہے بلکہ یہ افضل ہے تو جب چاہے احرام باندھ کر نویں سے پہلے پہلے روزے رکھ کر فارغ ہو جائے ان میں تتابع شرط نہیں یعنی ان تینوں کو لگاتار رکھنا ضروری نہیں۔ اور سات روزے ایام حج گذرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے اور افضل یہ ہے کہ مکان پر واپس ہوکر رکھے ان روزوں میں بھی تتابع شرط نہیں چاہے لگاتار رکھے یا متفرق۔

سوال۔ ان دسوں روزوں کی نیت کا وقت کونسا ہے۔

جواب۔ رات ہے۔

Marfat.com

سوال۔ کس طرح نیت کرے۔
جواب۔ رات کو کہے میں نے اللہ کے لئے نیت کی کل صوم تمتع کے رکھنے کی۔

صوم القران یعنی
دسواں فرض روزہ
قرآن کا

سوال۔ دسواں روزہ فرض کون سا ہے۔
جواب۔ قرآن کا روزہ ہے۔ (طحطاوی ص۳۵۰)
سوال۔ قرآن کا روزہ کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ قرآن اسے کہتے ہیں کہ عمرہ و حج کی نیت سے ایک ساتھ احرام باندھے پھر دو رکعت احرام پڑھ کر کہے کہ اللھم انی ارید العمرۃ والحج فیسرھما لی وتقبل ھما منی پھر تلبیہ کرے نماز طواف ادا کر کے صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اس میں اب حلق نہیں ہوگا حلق کیا بھی تو دو دم لازم آئیں گے تمتع اور قرآن میں یہاں ہی سے فرق ظاہر ہوتا ہے۔ تمتع میں اب حلق کرا کر احرام اتارے گا اور قرآن میں عمرہ سے فارغ ہو کر حلق نہیں کرائے گا اور احرام سے بھی باہر نہیں ہوگا عمرہ پورا کرنے کے بعد طواف قدوم کرے گا پھر اسی احرام سے تمام افعال حج بجا لائے گا اور دسویں ذی الحجہ کو حلق کے بعد پھر طواف افاضہ کرلے تو حلا

Marfat.com

ہو گا قارن پر دسویں ذی الحجہ کو رمی کے بعد قربانی واجب ہے اس شکریہ میں کہ اللہ عزوجل نے اسے دو اہم عبادتوں کی توفیق بخشی قارن کو اگر قربانی کی استطاعت نہیں ہے تو دس روزے رکھنے لازم ہوں گے اسی طرح جس طرح تمتع کے بیان میں روزوں کا حال مذکور ہوا۔ غرضکہ قرآن بھی دو عبادتوں پر مستعمل ہے عمرہ و حج مگر یہ دونوں ایک احرام سے ادا ہوں گے۔

سوال۔ اِن روزوں کی نیت کا وقت کون سا ہے۔

جواب۔ رات ہے۔

سوال۔ نیت کس طرح کرے۔

جواب۔ رات کو کہے میں نے اللہ کے لئے نیت کی کل کے دن صوم قرآن رکھنے کی۔

صوم نذر مطلق
یعنی
گیارھواں فرض روزہ

نذر مطلق کا

سوال۔ کیا نذر کا روزہ رکھنا بھی فرض ہے۔

جواب۔ جی ہاں فرض ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (ولیوفوا نذورھم) تم کو چاہئے کہ اپنی نذروں کو پورا کرو۔ (مراقی الفلاح) ص ۳۵۰

سوال۔ نذر کا روزہ کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

جواب۔ منت کے بولے ہوئے روزہ کو کہتے ہیں پھر اگر کسی شرط کے ساتھ بولا ہو۔

Marfat.com

مثلاً یوں کہا ہے کہ اگر فلاں بیمار اچھا ہو جائے یا فلاں کام ہو جائے تو مجھ پر اللہ کے لئے روزہ ہے تو بیمار کے اچھا ہونے اور کام بن جانے پر روزہ رکھنا فرض ہو گا اس سے پہلے نہیں اس کو نذر معلّق کہتے ہیں اور کسی کام پر معلق نہیں کیا بغیر تعلیق مثلاً یوں کہا کہ میں نے اللہ کے لئے ایک روزہ بولا تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہو گیا بغیر کسی شرط کے جب چاہے رکھ لے اس کو غیر معلق کہتے ہیں اب خواہ معلق ہو یا غیر معلق نذر کی دو قسم ہیں مطلق اور معین۔

سوال۔ نذر مطلق کا روزہ کسے کہتے ہیں اور نذر معین کا کسے براہ کرم دونوں کی تعریف بیان فرمائیں۔

جواب۔ اگر روزہ رکھنا کسی خاص دن خاص ماہ خاص سال کے ساتھ معین نہیں کیا یوں کہا کہ مجھ پر کسی ایک دن یا کسی ایک ماہ یا کسی ایک سال کا اللہ کے لئے ماہ رجب کا روزہ رکھنا لازم ہے تو اس کو صوم نذر معین کہتے ہیں۔ صوم نذر معین کے احکام مستقل طور پر آگے لکھے جائیں گے یہاں صوم نذر مطلق کے احکام درج کئے جاتے ہیں۔

سوال۔ صوم نذر مطلق کا کیا حکم ہے مثلاً کسی نے ایک غیر معین ماہ کے روزے بولے ان کو لگاتار رکھے یا متفرق طور پر۔

جواب۔ اگر ان روزوں کی نذر میں یہ بھی مانا ہے کہ لگاتار رکھوں گا تو پے در پے روزے رکھنے لازم ہوں گے یہ اس طرح لازم ہوں گے کہ اگر بیچ میں ایک روزہ بھی ناغہ ہو گیا تو پھر از سر نو تمام روزے رکھنے ہوں گے اور اگر منت مانتے وقت یہ قید نہیں لگائی کہ میں ان کو لگاتار رکھوں گا تو اس پر لازم نہیں کہ لگاتار رکھے تیس روزے البتہ اس کے ذمہ ضرور لازم ہیں اس کو اختیار ہے کہ ان کو لگاتار رکھ کر پورا کرے یا متفرق طور پر رکھے۔ (عالمگیری ص ۲۱۰)

Marfat.com

سوال۔ اگر کسی نے مطلقاً ایک سال کے روزے بولے تو اس پر بارہ مہینہ کے روزے فرض ہوں گے یا رمضان کا ایک مہینہ منہا کر کے گیارہ مہینے کے روزے فرض ہوں گے۔

جواب۔ کامل بارہ ماہ کے روزے فرض ہونگے کیونکہ ان میں اتصال کی قید نہیں ان روزوں کو متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے تو درمیان میں رمضان کے آنے کا سوال ہی نہیں کہ جس کو منہا کیا جائے ہاں لگاتار ایک سال کے روزے رکھنے کی منت مانی ہے تو بیچ میں رمضان کا حائل ہونا لازمی ہے پس یہ منہا ہو جائیگا صرف گیارہ مہینہ کے روزے لازم ہوں گے کیونکہ رمضان خود اللہ تعالیٰ کے فرض روزوں کے لئے مقرر ہے یہ تحت نذر نہیں آسکتا لہذا اس کے علاوہ گیارہ ماہ کے روزے رکھنا اس کے ذمہ لازم ہوں گے۔ (ہدایہ۔ عنایہ۔ فتح القدیر ص ۱۰۳)

سوال۔ اگر بغیر شرط تتابع ایک سال کے روزے بولے یعنی سال کے پے در پے روزے رکھنے کی منت نہیں مانی ایسی صورت میں بعض روزے ایام ممنوعہ یعنی عید الفطر عید میں رکھے گا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ جائز نہیں کیونکہ اس کے ذمہ کامل روزے رکھنا لازم ہوئے ہیں پھر ناقص کیوں رکھے۔ (ہدایہ۔ فتح القدیر ص ۱۰۴)

سوال۔ زبان سے نکل گیا مہینہ بھر کا روزہ مگر نیت تھی ایک دن کا روزہ بولنے کی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ مہینہ بھر ہی کا روزہ رکھنا لازم ہوگا کیونکہ نذر میں زبان سے بولنے کا اعتبار ہے نیت کافی نہیں تلفظ ضروری ہے اسی پر حکم ہے۔

(عالمگیری قاضی خاں الاشباہ والنظایر)

سوال۔ اگر کسی نے دل میں نیت کی اور زبان سے کچھ بھی نہ کہا تو کیا نذر

Marfat.com

نہ ہوگی۔

جواب۔نہیں کیونکہ اس میں زبان سے بولنا شرط ہے شاید اسی وجہ سے اُردو زبان میں نذر کے روزہ کو بولا ہوا روزہ کہتے ہیں۔

سوال۔ نذر مطلق بشرط تتابع میں لگاتار روزے کیوں لازم ہوئے۔

جواب۔اسلئے کہ تتابع منصوص ہوگئی ہے اِس کا لحاظ ضروری ہے (عالمگیری ص ۲۲۲ / ۱ شامی ص ۱۷۲)

سوال۔صوم نذر مطلق میں نیت کا وقت کب ہے۔

جواب۔رات کو۔ (درمختار۔تنویر)

سوال۔ نیت کس طرح کرے۔

جواب۔ نیت کی میں نے اللہ کے لئے نذر کے روزے رکھنے کی۔

سوال۔کسی نے کہا کہ اگر میں اچھا ہوگیا تو حج کروں گا یہ نہ کہا کہ مجھ پر اللہ کے لئے حج کرنا لازم ہے تو کیا یہ صحیح نذر ہوگئی یا بدون (للہ علی) کہے نذر نہیں ہوگی۔

جواب۔نذر معلق میں صحیح ہے غیر معلق میں درست نہیں چونکہ یہاں نذر معلق ہے لہذا حج واجب ہوگا۔ (عالمگیری ص ۲۲۳ / ۱)

بحر الرائق میں ہے کسی نے کہا میں حج کروں گا تو اس پر کچھ نہیں اور کہا کہ اگر میں اچھا ہو جاؤں گا تو حج کروں گا تو حج لازم ہوگا (بحر الرائق ص ۳۲۰)

Marfat.com

صوم نذر معین یعنی
بارہواں فرض روزہ

نذر معین کا

سوال ۔کیا نذر معین کا روزہ بھی فرض ہے۔

جواب ۔جی ہاں فرض ہے اسی آیہ کریمہ ولیوفوا نذورھم سے جس سے نذر مطلق کا روزہ فرض ہوا۔ اس کی فرضیت بھی ثابت ہے۔

سوال ۔ نذر معین کا روزہ کسے کہتے ہیں۔

جواب ۔اگر روزہ رکھنے کو خاص دن خاص ماہ خاص سال کے ساتھ مقرر کردیا ہے مثلاً یوں کہا ہے کہ میں نے اللہ کے لئے جمعرات یا رجب یا آئندہ سال ۱۳۷۹ھ کا روزہ بولا تو اس کو صوم نذر معین کہتے ہیں۔

سوال ۔نذر معین کا روزہ مثلاً رجب کے مہینہ کا روزہ بولا تو کیا ان کو لگاتار رکھے۔

جواب ۔جی ہاں لگاتار رکھے کیونکہ معین مہینہ کے سب ایام علے الاتصال ہیں لہذا مجبوراً روزے بھی لگاتار رکھنے ہوں گے مگر بیچ میں کوئی ناغہ ہوجائے گا تو اس صورت میں از سر نو روزے نہیں رکھنے ہوں گے آگے سے سلسلہ شروع کردے جو روزہ ناغہ ہوگیا بعد میں اس کی قضا کرلے اس کے مقابل وہ صورت ہے کہ مطلقاً کسی غیر معین ایک ماہ کے روزے بولے تو ان کو متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے لیکن بشرط تتابع ان روزوں کو بولا ہے یعنی یوں کہا مسلسل

Marfat.com

رکھوں گا تو اب لگاتار رکھنے ہوں گے اگر بیچ میں ایک بھی ناغہ ہو جائے گا تو تمام روزے از سر نو شروع کرنے ہوں گے کیونکہ یہاں تتابع منصوص ہے اس کا لحاظ ضروری ہے لہذا بولے ہوئے وصف کے ساتھ ادائیگی لازم ہے وصف میں خلل آنے سے از سر نو شروع کرنا ہوگا۔ (عالمگیری۔ فتح القدیر ص۱۳۔ درمختار ص۱۷۲)

سوال۔ بولا یہ تھا کہ رجب کے کامل روزے رکھوں گا مگر یہ مہینہ انتیس کا ہوا تو ایک روزہ کم ہونے کے سبب کیا اس کی قضا کرے۔

جواب۔ قضا نہیں معین مہینہ خواہ انتیس کا ہو یا تیس کا جتنے بھی دن کا ہوگا اتنے ہی دن کے روزے رکھنے لازم ہونگے ہاں مطلقاً بلا تعین کسی ایک ماہ کے روزے بولے تھے تو اس کے ذمہ کامل تیس روزے رکھنے فرض ہوں گے ان روزوں کو اگر اس نے ماہ رجب میں شروع کیا وہ انتیس کا ہوگیا تو ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی کیونکہ ایک کی کمی رہی یہی حکم اس صورت کا ہے کہ بغیر نامزد کئے مطلقاً تین ماہ کے روزے بولے مگر ان کو شوال۔ ذی القعدہ۔ ذی الحجہ میں رکھا شوال مثلاً انتیس کا ہوا تو بعد میں اس کمی کو پورا کرنا ہوگا۔ (فتاوی قاضی خاں ص۲۰۰)

سوال۔ اگر کسی نے سال رواں یا ماہ رواں میں کہا کہ مجھ پر اللہ کے لئے اس سال یا ماہ کے روزے لازم ہیں تو کتنے روزے رکھنے اس پر لازم ہوں گے۔

جواب۔ جتنے دن ماہ اور سال میں باقی رہ گئے ہیں ان ایام کے روزے اس پر لازم ہونگے جو دن گذر گئے ان ایام ماضیہ کے روزے اس پر لازم نہیں۔

(عالمگیری شامی۔ فتح القدیر)

سوال۔ اگر وقت معین سے پہلے روزہ رکھ لیا تو اس روزہ سے نذر ادا ہوئی یا نہیں مثلاً جمعرات کا روزہ بولا یا رجب کا مگر رجب اور جمعرات کے آنے سے پہلے ہی روزہ رکھ لیا تو یہ نذر پوری ہوئی یا نہیں۔

Marfat.com

جواب۔ نذر پوری ہوگئی وقت کی قید ضروری نہیں مُنہ سے الفاظ نذر کا بولنا سبب نذر ہے وہ پایا گیا جو فی الحال موجود ہے پس سبب پائے جانے کے بعد یہ روزے رکھے گئے لہذا روزے ادا ہو گئے قربت اصل روزہ میں ہے وقت کی قید لغو ہوگئی ہاں اگر روزوں کو کسی شرط کے ساتھ مقید کیا ہے مثلاً کہا کہ اگر فلاں بیمار اچھا ہوگیا تو میں نے اللہ کے لئے روزہ بولا اگر اس روزہ کو مریض کے اچھا ہونے سے پہلے رکھ لیا تو یہ نذر کا روزہ نہ ہوا اچھا ہونے کے بعد پھر رکھنا ہوگا کیونکہ یہ شرط ہے کہ سبب پہلے نہ تھا اب متحقق ہوا اسی طرح اگر وقت معین کے روزہ کی نذر کو بھی بطور شرط بولے گا تو اس صورت میں اگر وقت معین سے قبل روزہ رکھے گا تو نذر کا روزہ نہیں ہوگا مثلاً یوں کہا کہ جب رجب آئے تو مجھ پر اللہ کے لئے اس کے روزے لازم ہیں۔ تو اس صورت میں رجب سے پہلے روزے رکھنے جائز نہیں ہوں گے پس ایک صورت میں رجب سے پہلے جائز اور ایک میں جائز نہیں۔ (درمختار۔ شامی ص۱۷۲۔ بحرالرائق ص۳۲۰)

سوال۔ جس صورت میں رجب سے پہلے روزے رکھنے جائز ہیں اس صورت میں اگر پہلے روزے رکھے اور وہ مہینہ انتیس ۲۹ کا تھا بعد میں رجب آیا وہ تیس کا ہوا تو کیا ایک روزہ جو کم ہوا اس کی قضا لازم ہے۔

جواب۔ جی ہاں قضا لازم ہے۔ (فتح القدیر۔ شامی ص۱۷۲)

سوال۔ نذر معین کے روزہ کی نیت کا وقت کب تک ہے۔

جواب۔ ضحوہ کبریٰ سے پہلے پہلے ہے مگر بہتر یہ ہے کہ رات ہی کو نیت کرلے (تنویر درمختار ص۱۱۶)

سوال۔ کس طرح نیت کرے۔

جواب۔ نیت کی میں نے جمعرات کے بولے ہوئے روزہ کی اللہ کے واسطے۔

Marfat.com

سوال۔ روزہ کے علاوہ کسی اور شے کی بھی نذر مانی جاسکتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں نماز۔ حج۔ صدقات۔ اعتکاف وغیرہ کی بھی نذریں مانی جاسکتی ہیں۔

سوال۔ براہ کرم نذر کے متعلق کوئی ضابطہ بیان فرمائیں کہ نذر کے کیا شرائط ہیں تاکہ اصول معلوم ہو کہ نذر کن چیزوں کی صحیح ہے اور کن صورتوں میں نادرست ہے۔

جواب۔ نذر کے لئے چند شرطیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) نذر جس چیز کی بولی جائے شرط ہے کہ اس کی جنس سے کوئی چیز واجب بھی ہو تو عیادت مریض کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس کی جنس سے کوئی عبادت فرض واجب نہیں یہ قید اسلئے لگائی تاکہ اتباع ہو نہ ابتداع۔

(۲) وہ چیز مقصود لذاتہ ہو کسی دوسری عبادت کا وسیلہ نہ ہو پس وضو کی نذر صحیح نہیں یہ نماز کا وسیلہ ہے مقصود لذاتہ نہیں۔

(۳) دوسرے وہ چیز خود واجب اور فرض نہ ہو تو نماز ظہر کی نذر صحیح نہیں کہ یہ خود فرض ہے۔

(۴) وہ شے گناہ فی نفسہ نہ ہو لہذا عید بقرعید اور ایام تشریق کے دنوں کی روزے کی نذر صحیح ہوگی کہ ان دنوں میں روزہ تو رکھنا گناہ ہے مگر یہ گناہ فی نفسہ نہیں بلکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی ضیافت کے ترک اور اعراض کیوجہ سے منع ہے تو یہ ممنوع لغیرہ ہوا پس اس کی نذر فی حد ذاتہ صحیح ہے عارض کی وجہ سے نہ رکھے بعد میں قضا کرے ہاں قتل کی نذر صحیح نہیں کہ یہ فی نفسہ گناہ ہے۔

(۵) وہ شے محال نہ ہو لہذا گذرے ہوئے کل کی نذر صحیح نہیں۔

(نور الایضاح۔ مراقی الفلاح ص ۳۷۸)

Marfat.com

سوال۔ کیا نذر میں ثواب ہے۔
جواب۔ بیشک ثواب ہے کیونکہ یہ عبادت ہے۔

صوم قضائے نذر
یعنی
تیرہواں فرض روزہ

قضائے نذر کا

سوال۔ قضائے نذر کے روزے بھی کیا فرض ہیں۔
جواب۔ جی ہاں اس کا سبب بھی نذر ہی ہے اور نذر سے روزہ فرض ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولیوفو انذورھم تو یہ روزہ بھی فرض ہے قضا کی فرضیت کی وہ ہی دلیل ہے جو اصل کی ہے۔ (ماخوذ از شامی) ص ۱۷۴
سوال۔ صوم قضائے نذر کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ وقت معین کے بولے ہوئے روزے جو وقت پر نہ ادا ہو سکے اس کی قضا میں جو روزہ رکھا جائے گا اس کو صوم قضائے نذر کہتے ہیں کیونکہ قضا

Marfat.com

وقت سے عبادت کے فوت ہونے پر لازم آتی ہے لہذا نذر معین میں قضا لازم ہوگی کیونکہ اس میں وقت مقرر اور معین ہے۔ بخلاف نذر مطلق کے کہ اس میں کوئی وقت کی قید نہیں مطلق عن القید کو جب چاہے رکھے ادا ہی ہوگا قضا نہیں۔

سوال۔ وہ کونسی نذر کی صورتیں ہیں جن میں قضا لازم آتی ہے اس کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں۔

جواب۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں قضا لازم آتی ہے۔

(۱) اگر کسی نے ایام نہیہ یعنی عید بقرعید ایام تشریق یعنی گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ کے دنوں کے روزے بولے تو باعتبار اصل روزہ کے نذر صحیح ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے روگردانی کے سبب شروع کرنا گناہ ہے لہذا ان دنوں میں چھوڑ دے۔ بعد میں ان کو قضا کرنا واجب ہے اور اگر ان دنوں میں روزے رکھ لئے تو عہدہ برآ ہو جائے گا۔ مگر فعل حرام کے ساتھ۔

(۲) کسی نے نذر بولی کہ اس سنہ رواں کے روزے مجھ پر اللہ کے لئے فرض ہیں تو بھی پانچ روزے ایام منہیہ کے قضا کرنا لازم ہوگا۔ ہاں ایام ممنوعہ کے گذرنے کے بعد روزے بولے تو اب قضا لازم نہیں یہی حکم کسی معین سال کے روزوں کی منت کا ہے کہ صرف ایام منہیہ کے پانچ دن کی قضا لازم ہوگی۔

(۳) مطلق سال کے روزے بولے مگر بشرط تتابع تو اس صورت میں بھی صرف پانچ روزے ایام ممنوعہ کے قضا کرنے لازم ہوں گے۔ (درمختار ص۱۷)

(۴) کسی نے شوال۔ ذی القعدہ۔ ذی الحجہ تین ماہ کے روزوں کی منت مانی تو اس میں بھی صرف پانچ دن کے روزے ایام منہیہ کے قضا کرنے لازم ہوں گے (قاضی خاں ص۲۰۰)

Marfat.com

(۵) اگر عورت نے جمعرات کے دن کی شرط کے ساتھ روزہ کی منّت مانی مگر اس دن حیض آگیا تو ایک دن کی قضا لازم ہے حیض کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے۔ (قاضی خاں ص۲۰۱)

(۶) معین سال کے روزوں کی منّت میں بھی صرف ایام منہیہ کے پانچ دن کے روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

(۷) مطلق تین ماہ کے روزے بولے تھے ادائیگی کے لئے اس نے شوال۔ ذی القعدہ۔ ذی الحجہ کو مقرر کیا شوال کا مہینہ انتیس ۲۹ کا ہے تو چھ روزے کی قضا اس کی ذمہ لازم ہوگی تو ایک روزہ انتیس ۲۹ والے مہینہ میں جو کم ہے اسکی اور پانچ ایام منہیہ کے دنوں کی کل چھ دنوں کی قضا لازم ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال۔ مطلق بشرط تتابع میں ایام منہیہ کے پانچ روزوں کی قضا جو لازم آئے گی تو ان کو متفرق طور پر بھی ادا کر سکتا ہے یا قضا میں بھی لگاتار روزے رکھے۔

جواب۔ جی ہاں لگاتار روزے رکھے گا ان پانچ روزوں کی قضا میں بھی تتابع لازم ہے۔ (بحر الرائق ص۲۱۸) (ہدایہ ص۱۰۲)

سوال۔ اگر عورت نے معین سال کا روزہ بولا تو کیا حیض کی قضا لازم ہے۔

جواب۔ جی ہاں لازم ہے۔ (عالمگیری)

سوال۔ اگر کسی نے کہا کہ مجھ پر اللہ کے لئے ہر جمعرات کا روزہ رکھنا لازم ہے مگر ایک جمعرات کا روزہ ناغہ ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ اس نذر کی قضا لازم ہے اور اگر اس نذر سے قسم کا ارادہ کیا تھا تو کفارہ ادا کرے پھر اگر دوسری جمعرات کا روزہ بھی ناغہ کیا تو اب کفارہ نہیں ایک مرتبہ حانث ہو گیا دوسری مرتبہ حانث نہیں ہوگا۔ (عالمگیری۔ بحر الرائق ص۲۱۸)

Marfat.com

سوال۔ اگر شیخ فانی ہونے کے سبب قضا سے عاجز ہو گیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار دے۔ (عالمگیری)
سوال۔ ماہ رجب کی نذر معین مانی مگر کسی وجہ سے رجب میں روزہ نہ رکھ سکا تو اس کی قضا کو متفرق طور پر ادا کرے یا لگاتار روزہ رکھے۔
جواب۔ ہر طرح اختیار ہے۔ (عالمگیری ص۲۲۳)

صوم یمین مطلق
یعنی
چودھواں فرض روزہ
یمین مطلق کا

سوال۔ کیا قسم کا روزہ بھی فرض ہے۔
جواب۔ جی ہاں فرض ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قد فرض اللہ علیکم تحلۃ ایمانکم۔
سوال۔ یمین یعنی قسم کا روزہ کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ قسم کھا کر جو شخص اپنے اوپر روزہ لازم کر لیتا ہے اس لازم شدہ روزہ کو یمین کا روزہ کہتے ہیں عربی میں یمین قسم کو کہتے ہیں مثلاً یوں کہا بخدا یعنی اللہ کی قسم میں ایک مہینہ کے روزے رکھوں گا۔ تو اس قسم سے اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنے لازم ہوں گے (طحطاوی ص۳۵۰)
سوال۔ نذر سے بھی روزہ لازم آتا ہے۔ اور قسم سے بھی دونوں میں وجہ

Marfat.com

فرق کیا ہے۔

جواب۔ نذر کے ترک میں قضا ہے یمین کے ترک میں کفارہ۔

(حیات الصائمین عن حاشیہ شیخ الاسلام علی شرح الوقایہ ص۲۰۵)

سوال۔ یمین کے روزوں کے کتنی قسمیں ہیں۔

جواب۔ دو قسم ہیں مطلق۔ معین = معین میں خاص وقت میں روزہ رکھنے کی قسم ہوتی ہے مطلق میں یہ کوئی قید نہیں مثلاً یوں کہا واللہ میں ایک ماہ کے روزے رکھوں گا یہ یمین مطلق ہے۔ (نور الایضاح ص۳۵۲ طحطاوی ص۳۵۰)

سوال۔ کیا قسم کا احتمال الفاظ نذر میں بھی ہو سکتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں نذر قسم کے معنی کو محتمل ہے کیونکہ نذر میں ایجاب مباح ہے تو اس کی ضد جو نذر سے قبل حلال و مباح تھی وہ حرام ہو گئی یہ تحریم حلال ہی قسم ہے بقولہ تعالیٰ (لم تحرم ما احل اللہ لک)

سوال۔ جب نذر میں معنی قسم بھی ہیں تو کیا ہو سکتا ہے کہ اگر نذر نہ ادا کر سکا تو کفارہ یمین ادا کر دے قضا لازم نہ آئے۔

جواب۔ کہیں قضا لازم آتی ہے کہیں کفارہ کہیں دونوں صورت مسئلہ سمجھنے کے لئے ذیل کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) نذر کا لفظ تو زبان سے نکالا مگر قسم اور نذر دونوں میں سے کسی ایک کی بھی نیت نہیں کی۔

(۲) یا نیت تو کی مگر صرف نذر کی نیت کی۔

(۳) نذر کی نیت کی مگر اس کے ساتھ قسم کی نفی کی بھی نیت کر لی اور تصریح کر دی کہ قسم مراد نہیں۔ مذکورہ بالا تین صورتوں میں یمین نہیں صرف نذر ہے اس کا یہ حکم ہے کہ ادا کرے ورنہ قضا لازم ہے کفارہ نہیں یہ نہیں کہ ادا نہیں کی

Marfat.com

تو یہ کفارہ دیکر فارغ ہو جائے اب رہ گئی باقی تین اور صورتیں وہ یہ ہیں۔
(۴) نذر کا لفظ بولا اور قسم کی نیت کی اور بصراحت نذر کی نفی بھی کر دی کہ اس لفظ سے صرف قسم ہی میری مراد ہے۔ نذر نہیں۔
یہ صورت بالاجماع صرف قسم ہی کی ہوگی اس سے نذر مراد نہیں ہوگی اس میں کفارہ لازم ہوگا۔ اگر ادا نہ کیا۔
(۵) لفظ تو نذر کا ہے اور اس میں نیت قسم اور نذر دونوں کی کی۔
(۶) بولا تو لفظ نذر کا مگر نیت صرف قسم کی کی۔ نذر کی نیت اور عدم نیت سے کوئی تعرض ہی نہیں کیا دو صورتوں میں نذر اور یمین دونوں لازم ہوں گے تو اگر روزہ نہ رکھا تو دونوں کے احکام جاری ہوں گے قضا بھی لازم ہوگی بوجہ نذر اور کفارہ لازم ہوگا بوجہ یمین (طحطاوی) ص ۳۸۱

سوال۔ کیا نذر کی شکلیں کچھ اور بھی ہیں جو بمعنی یمین ہیں۔
جواب۔ جی ہاں ہیں۔ اگر گناہ کی نذر مانی تو یہ بھی یمین ہے کفارہ یمین لازم ہوگا اگر کسی ایسی شرط پر نذر کو موقوف کیا جس کو یہ کرنا نہیں چاہتا مثلاً کسی سے کلام کرنا پسند نہیں یا کسی کے گھر جانا نہیں چاہتا تو صرف کلام اور گھر میں جانے سے اپنے کو روکنے اور منع کرنے کے قصد سے یوں نذر معلق مانی کہ اگر فلاں سے کلام کروں یا فلاں کے گھر جاؤں تو مجھ پر روزہ لازم تو یہ بھی بمعنی یمین ہے کفارہ یمین لازم ہوگا اگر گھر گیا یا کلام کیا۔ کسی امر محال پر نذر معلق کر لینے سے بھی کفارہ یمین لازم ہوگا۔ (فتح القدیر ص ۱۰۱ مرانی الفلاح ص ۳۷۹)

سوال۔ یمین مطلق کے روزے لگاتار رکھے یا متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے۔
جواب۔ اس کا حکم نذر مطلق کا سا ہے متفرق بھی رکھ سکتا ہے مگر شرط تتابع کے ساتھ مقید کیا ہے تو لگاتار رکھے گا مثلاً یوں کہا کہ واللہ ایک مہینہ کے روزے

Marfat.com

رکھوں گا تو ان کو متفرق بھی رکھ سکتا ہے اور اگر یوں کہا کہ واللہ ایک ماہ کے لگاتار روزے رکھوں گا تو لگاتار ایک ماہ کے روزے رکھنے ہوں گے اگر بیچ میں ایک دن کا بھی روزہ ناغہ ہوگیا تو از سرنو پھر تمام روزے رکھنے ہونگے
(مراقی الفلاح ص۳۷۵ شامی ص۱۱۵ عالمگیری ص۲۱۵)

سوال۔ یمین مطلق کے روزہ کی نیت کا وقت کب ہے۔
جواب۔ رات کو ہے۔
سوال۔ نیت کس طرح کرے۔
جواب۔ میں نے نیت کی کل یمین مطلق کے روزہ رکھنے کی اللہ کے واسطے۔
سوال۔ اگر کسی نے کہا کہ مجھ پر اللہ کے لئے ہے کہ میں اُس دن شکرانہ میں روزہ رکھوں جس دن فلاں شخص سفر سے واپس آئے اس سے قسم کا ارادہ کیا وہ شخص رمضان میں آیا تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ اس پر کفارہ یمین ہے قضا نہیں ہے کیونکہ آنے کے دن کی شرط پوری نہیں ہوسکی یعنی روزہ شکر نہیں رکھے گا۔ کیونکہ وقت نیت نہیں آیا ہاں وقت نیت سے پہلے آگیا اور یہ نیت شکر اس نے روزہ رکھ لیا تو قسم پوری ہوگئی کیونکہ یہ ہی نیت تھی البتہ یہ روزہ رمضان کا ہی ہوگا جیسا کہ یہ نیت نفل کوئی رمضان میں روزہ رکھے تو وہ رمضان ہی کا ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں ص۲۰)

Marfat.com

صوم یمین معین
یعنی
پندرہواں فرض روزہ

یمین معین کا

سوال۔ کیا یمین معین کا روزہ بھی فرض ہے۔
جواب۔ جی ہاں فرض ہے لقولہ تعالیٰ قد فرض اللہ علیکم تحلۃ ایمانکم۔
سوال۔ یمین معین کا روزہ کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ جو شخص وقت خاص میں روزہ رکھنے کی قسم کھائے اس معین وقت کے روزہ کو یمین معین کا روزہ کہتے ہیں مثلاً جمعرات یا رجب یا معین سال کے روزوں کی قسم کھائی تو یمین معین ہے۔
سوال۔ یمین معین کے روزوں کو لگاتار رکھے یا متفرق طور پر۔
جواب۔ لگاتار رکھے گا مگر بیچ میں کوئی روزہ ناغہ ہو جائے گا تو از سر نو تمام روزے نہیں رکھنے ہوں گے اس کے تمام احکام مثل نذر معین کے ہیں جو ناغہ ہو جائے اس کا کفارہ ہے باقی روزوں کا سلسلہ آگے سے شروع کر دے۔
سوال۔ ایام ممنوعہ کے روزہ کی قسم کھائی تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ کفارہ ادا کرے۔
سوال۔ یمین معین کی نیت کا وقت کب تک ہے۔
جواب۔ صحوۂ کبریٰ کے قبل تک ہے مگر رات میں نیت کرنا افضل ہے۔

Marfat.com

سوال۔ نیت کس طرح کرے۔
جواب۔ نیت کی میں نے کل یمین معین کے روزہ رکھنے کی اللہ کے واسطے۔

باب دوم

واجب روزوں کے بیان میں

واجب روزہ

صوم التطوع بعد الشروع

سوال۔ صوم التطوع بعد الشروع کسے کہتے ہیں۔
جواب۔ نفل روزہ شروع ہونے کے بعد کو کہتے ہیں۔
سوال۔ کیا نفل روزہ بھی شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے۔
جواب۔ جی ہاں واجب ہو جاتا ہے (ومن الواجب صوم التطوع بعد الشروع) (شامی ص ۱۱۳)
سوال۔ نفل روزہ رکھا تھا کہ آج کسی مسلمان بھائی نے اس کی دعوت کر دی تو کیا حکم ہے۔
جواب۔ افطار نہ کرے دعوت قبول کر کے دعوت کرنے والے کے گھر جائے اور دعا کر کے واپس چلا آئے یا اس کے گھر میں نماز پڑھے

Marfat.com

تاکہ اس کی برکت حاضرین اور اہل خانہ کو پہونچے حدیث میں ہے۔

اذا دُعِیَ احدکم الی طعام فلیجب	جس وقت بھی تم میں سے کسی کی دعوت کی جائے
فان کان مفطرا فلیاکل وان	قبول کرو پس سو اگر روزہ نہیں ہے تو کھالو
کان صائما فلیصل (مراقی الفلاح ص۳۷۶)	اور اگر روزہ سے ہو تو دعا دو۔

فلیصل کے معنے طحطاوی میں یہ بھی لکھے ہیں کہ نماز پڑھو چاہئے کہ روزہ کا عذر پیش کر کے نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تاکہ گھر میں برکت ہو اور تمہارے بلانے کا نفع اس کو پہنچے۔ اگر دعوت میں کھانا نہ کھانے سے دعوت کرنے والے کو ایذا پہونچے تو روزہ توڑ کر اس کے خاطر کھانا کھا لو مگر یہ روزہ واجب ہو گیا تھا اس لئے بعد میں اس کی قضا کی جائے لیکن زوال سے پہلے افطار کر سکتا ہے زوال کے بعد نہیں۔ مگر ماں باپ کا حق زیادہ ہے تو ان کی خاطر عصر کے وقت تک بھی روزہ توڑ سکتا ہے پھر نہیں۔ (مراقی الفلاح ص۳۷۷)

سوال۔ اگر میزبان نفل روزہ رکھے ہوئے ہے اور مہمان کی یہ خوشی ہے کہ گھر والا میزبان میرے ساتھ کھانا کھائے تو کیا یہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں توڑ سکتا ہے مگر اسی تفصیل کے ساتھ جس کا بیان ابھی اوپر گذرا۔ (مراقی الفلاح ص۳۷۷)

سوال۔ نفل روزہ کی نیت کا وقت کب تک ہے۔

جواب۔ ضحوۂ کبریٰ تک یعنی نصف النہار شرعی تک۔

سوال۔ کیا قلب مسلم میں خوشی پہونچانے کیلئے روزہ توڑنے میں کچھ ثواب ہے۔

جواب۔ جی ہاں ثواب ہے حدیث شریف میں ہے

من افطر لحق اخیہ یکتب لہ ثواب	جس نے اپنے بھائی کے حق اخوت کی وجہ سے
صوم الف یوم ومتی قضی یوما یکتب	روزہ افطار کیا اس کو ایک ہزار روزوں کا

Marfat.com

لہ ثواب صوم الفی یوم۔ ثواب ملیگا اور جس دن قضا کرے گا اس کے لئے دو ہزار روزوں کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مراقی الفلاح ص۳۷۷)

سوال۔ یہ تو معلوم ہو گیا کہ ضیافت نفل روزہ توڑنے کے لئے عذر ہے اس کے علاوہ نفل روزہ کو بلا عذر توڑنا کیسا ہے۔

جواب۔ مکروہ تحریمی ہے (طحطاوی) ص۳۷۶

واجب روزہ

صوم قضاء النفل

سوال۔ صوم قضائے نفل کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ کسی نے نفل روزہ رکھا وہ ٹوٹ گیا تو اس کے عوض جو روزہ رکھا جاتا ہے اس کو صوم قضاء نفل کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ روزہ بھی واجب ہے۔

جواب۔ جی ہاں یہ روزہ بھی واجب ہے (شامی ص۱۱۳)

سوال۔ اگر رمضان کے ہونے نہ ہونے میں شک ہے اس شک کے دن میں کسی نے نفل روزہ رکھا اس نیت سے کہ اگر رمضان ہو گیا تو یہ روزہ رمضان کا ہو جائے گا ورنہ نفل ہے۔ ابھی یہ روزہ پورا نہیں کرنے پایا تھا کہ اس نفل کے روزہ کو توڑ دیا تو کیا اس نفل کی بھی قضا ہو گی۔

Marfat.com

جواب۔ نہیں اسلئے کہ اس میں اسقاط فرض کی بھی نیت ہے اور قضا اس نفل کی ہے جس میں اسقاط کی نیت نہ ہو خالص نفل ہی کی قصد سے روزہ شروع کر کے لازم کیا جائے وہ یہاں نہیں اسلئے قضا بھی واجب نہیں (درمختار، شامی ص۱۲۲)

سوال۔ اگر کسی نے کسی واجب یا فرض روزہ کو اس گمان پر شروع کیا کہ یہ میری ذمہ لازم ہے بعد شروع معلوم ہوا کہ اس کے ذمہ کوئی روزہ فرض نہیں جب فرض نہیں تو یہ روزہ نفل ہو رہا تھا اگر اس کو توڑ دیا تو کیا حکم ہے کیا اس کی قضا بھی واجب ہوگی۔

جواب۔ فوراً توڑ دیا تو اس کی بھی قضا نہیں کیونکہ یہ بھی اسقاط فرض کے لئے رکھا جا رہا تھا قصداً نفل کی نیت سے یہ روزہ نہیں رکھا گیا (شامی ص۱۲۲)

سوال۔ اگر فوراً نہیں توڑا معلوم ہونے کے کچھ دیر بعد توڑا کیا حکم ہے۔

جواب۔ اب قضا لازم آئیگی۔

سوال۔ اگر عیدین یا ایام تشریق میں نفل روزہ رکھ کر توڑ دیا تو کیا حکم ہے کیا اس کی قضا کرے گا یہاں تو قصداً بہ نیت نفل ہی روزہ رکھا ہے۔

جواب۔ بیشک یہاں قصداً بہ نیت نفل روزہ رکھا ہے کوئی اسقاط فرض کی نیت شامل نہیں مگر اس روزہ کی بھی قضا نہیں کیونکہ ان ایام میں روزہ رکھنا منع ہے تو اس کی حفاظت اور صیانت لازم نہیں یہ تو گناہ ہونے کے سبب اس قابل ہے کہ اس کو مٹایا جائے اس خلاف شرع فعل کی قضا کیا جب ادا ہی درست نہیں تو قضا کیسی (ہدایہ ص۱۰۵)

سوال۔ قضاء نفل کے روزہ کی نیت کا وقت کیا ہے۔

جواب۔ رات ہے۔

سوال۔ کس طرح نیت کرے۔

Marfat.com

جواب۔ میں نے نیت کی کل فلاں نفل روزہ کے قضا رکھنے کی اللہ کے واسطے۔

واجب روزہ

صوم اعتکاف المنذور

سوال۔ صوم اعتکاف المنذور کسے کہتے ہیں (یعنی بولے ہوئے اعتکاف کا روزہ)
جواب۔ کسی نے اعتکاف کی نذر مانی تو اس اعتکاف میں روزہ رکھنا بھی لازم آتا ہے جو اس اعتکاف کے لئے شرط ہے اسی لازمی روزہ کو صوم اعتکاف المنذور کہتے ہیں۔ یعنی نذر کے اعتکاف کا روزہ۔
سوال۔ کیا یہ روزہ بھی واجب ہے۔
جواب۔ جی ہاں واجب ہے۔
سوال۔ اگر کسی نے رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی تو کیا اس اعتکاف کے لئے رمضان کا فرض روزہ کافی ہو جائے گا۔
جواب۔ جی ہاں کافی ہو جائیگا۔ (شامی۔ عالمگیری ص ۲۲۴)
سوال۔ اگر رمضان میں یہ شخص نذر روزے رکھ سکا نہ اعتکاف کر سکا بعد میں دونوں کی قضا لازم ہوگی تو کیا اس قضائے اعتکاف میں اسی رمضان کے قضا روزے کافی ہو جائیں گے۔
جواب۔ جی ہاں اس اعتکاف کی قضا میں اسی رمضان کے قضا روزہ کافی ہو جائینگے

Marfat.com

کیونکہ قضا ادا کا خلف ہے اصل کے ساتھ جائیز تو اس کی قضا کے ساتھ بھی جائز لیکن ہاں اس قضاء اعتکاف کو دوسرے رمضان میں رکھنا چاہئے تو اس رمضان کے روزہ اس کے لئے کافی نہیں ہوں گے۔ (درمختار ص ۱۷۹)

سوال۔ کسی مہینہ کا کسی نے اعتکاف بولا تو کیا وہ اعتکاف کسی اور فرض اور واجب روزہ کے ساتھ بھی ادا ہو سکتا ہے یا اس کے لئے خاص روزہ رکھنے ہوں گے

جواب۔ اس کے لئے خاص ہی روزہ رکھنے ہوں گے۔ یہی اُس کے لئے واجب ہے صرف رمضان کی نذر میں شرف کی وجہ سے رمضان کے روزہ اور قضا کے روزوں کے ساتھ کہ وہ ادا کا خلف ہے جائز کر دیا گیا تھا ورنہ کوئی بھی نذر کا اعتکاف کسی فرض واجب روزہ کے ساتھ جائز نہیں اس کا اپنا علیحدہ ہی روزہ ہے جس کو صوم اعتکاف منذور کہتے ہیں اسی واجب روزہ کے ساتھ یہ واجب اعتکاف ادا ہو سکتا ہے۔ (درمختار۔ شامی ص ۱۷۹)

سوال۔ اگر کسی نے تین دن کی اعتکاف کی نذر مانی تو کیا اس میں رات بھی شامل ہے۔

جواب۔ جی ہاں شامل ہے جب متعدد دنوں کی نذر مانی جائے گی تو رات دن دونوں شامل ہوں گے لہذا تین دن رات کا اعتکاف واجب ہوگا۔ بحرالرائق ص ۲۲۸

سوال۔ اگر کسی نے صرف رات کا اعتکاف بولا تو کیا یہ صحیح ہے۔

جواب۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ نذر کے اعتکاف میں روزہ واجب ہے اور رات روزہ کا محل نہیں لہذا نذر صحیح نہیں۔

سوال۔ اگر تین دن کا اعتکاف بولا اور یہ تصریح کر دی کہ میری مراد صرف دن ہے رات نہیں تو کیا یہ نیت صحیح ہوگی۔

Marfat.com

جواب۔ جی ہاں صحیح ہوگی اس صورت میں صرف دن ہی کا اعتکاف واجب ہوگا۔ (بحر الرائق ص ۳۲۸)

سوال۔ اگر کسی ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تو کیا اس میں رات بھی شامل ہے۔

جواب۔ نہیں اس صورت میں صرف دن ہی کا اعتکاف واجب ہوگا۔

سوال۔ یہ شخص کس وقت مسجد میں اعتکاف کے لئے جائے۔

جواب۔ قبل طلوع فجر جائے اور بعد غروب گھر واپس آئے۔ (بحر الرائق ص ۳۲۸)

سوال۔ اگر اعتکاف رات دن کا بولا ہے تو پھر اعتکاف کب سے شروع کرے دن سے یا رات سے۔

جواب۔ اس اعتکاف کی ابتدا رات سے ہوگی کیونکہ دن سے پہلے رات آتی ہے دیکھو رمضان میں روزہ سے پہلے تراویح شروع ہو جاتی ہیں لہذا قبل غروب آفتاب مسجد میں حاضر ہو جائے اور نذر کے آخری دن بعد غروب گھر واپس ہو۔ (بحر الرائق ص ۳۲۹)

سوال۔ اگر اعتکاف کے تمام دنوں میں جنون اور بے ہوشی رہی تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ نیت نہ ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں ہوا تو اعتکاف نہ ہوا کیونکہ روزہ اس اعتکاف کے لئے شرط ہے لہذا بعد صحت دونوں کی قضا کرے (درمختار۔ شامی) ص ۱۸۶

سوال۔ نذر کے اعتکاف کے روزے لگاتار رکھے یا متفرق بھی رکھ سکتا ہے۔

جواب۔ لگاتار اعتکاف کے ساتھ رکھے گا بشرطیکہ تصریح نہ کر دی ہو عدم

Marfat.com

تتابع کی ورنہ پھر متفرق بھی رکھ سکتا ہے۔ (مراقی الفلاح) ص۳۷۵

سوال۔ اگر کسی نے مطلق ایک غیر معین کے اعتکاف کی نذر مانی تو کیا اب بھی اعتکاف کے روزے متتابع یعنی مسلسل رکھنے ہوں گے۔

جواب۔ جی ہاں مسلسل رکھنے ہوں گے مطلق میں تتابع کی شرط لگائی ہو یا نہیں بہرصورت تتابع اعتکاف کے ساتھ لازم ہے بیچ میں اگر ناغہ ہوگیا تو ازسرنو شروع کرنے ہوں گے (بحرالرائق) ص۳۲۶

سوال۔ اگر عورت نے ایک ماہ کے منذور اعتکاف کے روزے رکھنے شروع کئے تھے کہ حیض ونفاس آگیا تو کیا حکم ہے۔

جواب۔ ان دنوں کی قضا کرے اور مہینہ سے فارغ ہوتے ہی متصل ہی پھر شروع کردے ورنہ ازسرنو سلسلہ شروع کرنا ہوگا۔ اور جن دنوں میں ناغہ ہوا ہے اُس دن کے اعتکاف اور روزہ دونوں کی قضا کرے۔ (بحرالرائق) ص۲۲۴

سوال۔ اگر معین مہینہ یعنی مثل ماہ رجب کے اعتکاف کی نذر کی تو بیچ میں ناغہ ہونے سے کیا ازسرنو سلسلہ شروع کرنا ہوگا۔

جواب۔ نہیں جتنا ناغہ ہوا اُسی کی قضا کرے۔ (بحرالرائق) ص۳۲۶

سوال۔ اس کی نیت کس طرح کرے۔

جواب۔ زبان سے کہے نیت کی میں نے اعتکاف نذر کی اللہ کے واسطے

سوال۔ یہ اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

جواب۔ بلا عذر مسجد سے باہر نکلنے سے جماع سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے نیز روزہ ٹوٹ جانے سے بھی اعتکاف نذر ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ روزہ شرط ہے۔

سوال۔ کیا نذر کے اعتکاف کے لئے زبان سے بولنا بھی شرط ہے۔

جواب۔ جی ہاں زبان سے بولنا شرط ہے۔ (درمختار ص۱۸۶۔ فتاویٰ بزازیہ)

Marfat.com

باب سوم

نوافل روزوں کے بیان میں

سوال۔ نوافل کے روزہ سے کیا مراد ہے اور اس میں کیا اجر و ثواب ہے۔

جواب۔ فرض اور واجب کے علاوہ جتنے بھی روزہ ہیں وہ سب نفل کہلاتے ہیں ان میں دنوں اور مہینوں کے روزے علیحدہ علیحدہ لکھے جائیں گے ان کے علاوہ وہ اعمال بھی مستند کتابوں سے درج کئے جاتے ہیں جو روزوں کے ساتھ مشروط ہیں اور جو مشروط نہیں ہیں ان کو بھی ضمناً لکھا جائے گا تاکہ مخلوق الٰہی کو زیادہ سے زیادہ نفع پہونچے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (من استطاع ان ینفع اخاہ فلیفعل) جتنا بھی ہو سکے اپنے بھائی کو نفع پہونچا۔ بہرحال نفل روزوں میں بعض روزہ مسنون ہیں بعض مستحب اور بعض مکروہ غرضکہ اس باب میں سب کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا جائے گا۔ مکروہ روزوں سے اجتناب کیا جائے باقی نوافل کو رغبت اور شوق کے ساتھ اختیار کیا جائے کہ ایک روزہ گناہوں سے کمال درجہ بُعد اور دوری کی اہلیت پیدا کر دیتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کسی نے اللہ کی رضاء کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جتنا کہ کوا جب سے کہ بچہ تھا اُڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔ غور کرو کس قدر مسافت بعیدہ طے کی ہوگی۔ اِس میں اشارہ ہے کہ جہنم میں لیجانے والی جہنمی خواہشوں اور گناہوں سے بعد اور دوری کی صلاحیت

اس درجہ حاصل ہوئی ہے اور عفت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نفل روزہ رکھنے والیکو زمین بھر سونا بھی دیا جائے تو اس کو اس کا پورا اجر نہیں ملا اِس کا ثواب تو قیامت ہی کو ملے گا۔

اس سے پہلے بیان فرائض کا ہوا تو اب ضروری ہوا کہ نوافل کا بھی بیان ہوتا کہ قرب فرائض کے بعد انسان نوافل کے ذریعہ بھی خدا کا قرب حاصل کرے۔ حدیث قدسی میں ہے کہ جب بندہ نوافل پر ہمیشگی کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے کہ میں اس کے کان آنکھ ہاتھ پاؤں ہو جاتا ہوں بجائے ان کے اس کی حاجت روائی خود خدا کرتا ہے اعضا نور الٰہی میں بیست اور فنا ہو جاتے ہیں تمام وسائل و اسباب نظر سے اُٹھ جاتے ہیں مولیٰ سے اتنا قرب حاصل ہو گیا کہ واسطہ گوش و چشم بھی درمیان میں نہیں رہا ہے

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن نہ دہم
گوش را حدیث تو شنیدن نہ دہم

پس نفل روزہ رکھ کر اس مقام قرب کو بھی حاصل کرنا چاہئے۔

سوال۔ کیا نفل روزے اوراد اور وظائف اور اعمال میں بھی کام آتے ہیں۔

جواب۔ جی ہاں روزہ سے عمل کی تاثیر قوی ہو جاتی ہے مولانا داعظ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حرز الامان میں تحریر فرماتے ہیں رسے باید کہ در روز عمل روزہ دار بود کہ روزہ در اجابت دعوات وحصول مرادات مدخل تمام است ودر اخبار وارد شدہ است کہ دعائے روزہ دار مردود نمی شود۔) اگر اس کے ساتھ مناسب آیات و اذکار و اسماء الٰہی سے بھی توسل پکڑے اور وجود نفلی کے ساتھ رقمی وعددی وجود کو بھی شامل کر لے اور پہلے کچھ صدقہ بھی دیدے تو عمل نہایت درجہ قوی اور سریع الاثر ہو جاتا ہے۔ جمع ہمت اور پوری توجہ

Marfat.com

کے ساتھ عمل کرے انشاء اللہ تعالےٰ مراد حاصل ہوگی۔ احقر انشاء اللہ موقعہ بموقعہ اعمال بھی درج کرتا رہے گا۔ اب احقر نفل روزوں کا بیان شروع کرتا ہے

ہر ماہ کے تین روزے

سوال۔ کیا ہر ماہ میں تین روزے رکھنا مستحب ہے۔

جواب۔ جی ہاں مستحب ہے (نور الایضاح) ص۳۵۰

سوال۔ ان کے بارہ میں کوئی حدیث ہے اور ان کا کیا ثواب ہے۔

جواب۔ جی ہاں ان کے بارہ میں حدیث ہے اور ان کا ثواب عمر بھر کے روزوں کا ثواب ہے بخاری شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صُم من الشھر ثلثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالھا وذالک مثل صیام الدھر ہ	مہینہ میں تین روزہ رکھو شک نہیں کہ ایک نیکی دس کی برابر ہے تو وہ مثل صیام الدھر کے ہو گئے۔

ہر نیکی دس گنا ہونے کی وجہ میں تین دن کے روزے تیس دن یعنی پورے ایک ماہ کے روزے کے برابر ہو گئے اگر اسی طرح ہر مہینہ رکھتا چلا گیا تو گویا تمام عمر روزہ ہی میں رہا۔

سوال۔ ان تین روزوں کو کن تاریخوں اور کن دنوں میں رکھے۔

جواب۔ انکا رکھنا بارہ طریقہ سے ثابت ہے۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جس طرح چاہے رکھے سب مسنون ہیں۔

(۱) اوّل غیر معین کہ سارے ماہ میں جب چاہے رکھ لے۔

(۲) شروع مہینہ میں پہلی تاریخ سے تیسری تک۔

(۳) وسط ماہ میں یعنی تیرہویں۔ چودہویں۔ پندرہویں تاریخ میں۔

Marfat.com

(۴) تین روزے اخیر مہینہ میں۔
(۵) ہفتہ۔اتوار۔پیر کا روزہ۔کسی بار پہلے مہینہ میں۔
(۶) منگل۔بدھ۔جمعرات کا روزہ۔کسی بار دوسرے مہینہ میں۔
(۷) اوّل انکی یعنی ابتدا دوشنبہ سے ہو یعنی پیر۔منگل۔بدھ۔کا روزہ کہ پیر سے متبرک ہے
(۸) اوّل ان کا پنجشنبہ ہو جمعرات۔جمعہ۔ہفتہ کا روزہ۔کیونکہ جمعرات کا دن متبرک ہے۔
(۹) نوچندی پیر اور دو جمعراتیں۔
(۱۰) نوچندی جمعرات اور دو پیریں۔
(۱۱) پیر۔جمعرات اور پھر پیر دوسرے ہفتہ کی۔
(۱۲) ہر عشرہ میں ایک روزہ۔

ایّام بیض کے روزے

سوال۔ ایّام بیض کے روزہ کیسے ہیں۔

جواب۔ مستحب در مستحب ہیں اوّل تو ہر ماہ میں تین روزہ رکھنا مستحب ہے اور پھر اُن کا ایّام بیض میں ہونا مندوب در مندوب جس نے مہینہ میں تین روزہ رکھے ایک مستحب ادا کیا اور جس نے ان کو ایّام بیض میں رکھا دو مستحب ادا کئے (نور الایضاح۔مراقی الفلاح ص۳۵۰)

سوال۔ ایّام بیض سے کونسی تاریخیں مراد ہیں۔

Marfat.com

جواب۔ مواہب میں ہے ہر مہینہ کی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ تاریخوں کے دن اس سے مراد ہیں ان کو بیض اس لئے کہتے ہیں کہ بیض کے معنے ہیں سفید اور روشن کے یہ ابیض کی جمع ہے چونکہ ان دنوں کی راتیں اوّل سے آخر تک چاندنی سے سفید اور روشن رہتی ہیں اسلئے مطلب یہ ہوا کہ یہ دن کی طرح اپنی راتوں کے روشن کنندہ ہیں۔ یا اسلئے بیض کہتے ہیں کہ ان دنوں کے روزے گناہوں کو دور کرتے ہیں اور دلوں کو روشن کرتے ہیں یا اسلئے بیض کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اُترے تو اُن کا تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ ان تین دنوں میں تین روزہ رکھو جب تیرہویں کو روزہ رکھا تو اُن کا تہائی بدن سفید اور روشن ہوگیا جب چودھویں کو روزہ رکھا تو دو تہائی اور پندرھویں کو روزہ رکھا تو تمام بدن سفید اور روشن ہوگیا مراقی الفلاح میں حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ان دنوں کے روزوں کا حکم دیتے تھے اور فرمایا کہ یہ مثل صیام الدھر ہیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سفر اور حضر میں کبھی نہیں چھوڑا۔ نسائی شریف میں ہے

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر ایام البیض فی حضر ولا سفر۔ (مشکوٰۃ بحوالہ نسائی)

سفر اور حضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے ہمیشہ رکھتے تھے۔

ایام بیض کے روزے تنویر قلب میں اکسیر ہیں اور پھر عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں گویا تمام عمر کے روزوں کی تنویر تنہا ان روزوں میں ہے۔ پھر سنت اور عمل مصطفےٰ کا نور مزید براں مواہب میں ہے کہ اکثر کسوف ان ہی تاریخوں میں ہوتا ہے پس اللہ سے دعا ہے کہ ہمارا قلب گرہن میں نہ آئے ہمیشہ منور رہے

سوال۔ کیا ذی الحجہ کے مہینہ میں بھی ایام بیض کے یہ تینوں روزہ رکھ سکتا ہے۔

Marfat.com

جواب۔ ذی الحجہ کی تیرہ تاریخ کو روزہ رکھنا منع ہے۔ اسلئے تیرہ تاریخ کو روزہ نہیں رکھا جائے گا لہٰذا ابتداء تیرہ سے نہ کرے نحر اور تشریق کے دنوں کو چھوڑ کر جب چاہے تین روزہ رکھ لے۔

برص وجذام کے لئے عمل مجرّب

سوال۔ کوئی عمل بھی اگر ایام بیض میں کرنے کا ہو تو وہ بھی ارشاد فرمائیں۔

جواب۔ ان دنوں میں ایک عمل جذام اور برص کے لئے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تین دن روزے رکھے وقت افطار ستاون بار یا مجید پڑھ کر دُعا کرے یا اللہ جس طرح آپ نے ان روزوں کی برکت سے جسم آدم کو صاف کیا میرے جسم کو بھی پاک صاف کر دیجئے۔ پانی پر دم کر کے اس سے افطار کرے انشاء اللہ صحت ہوگی۔

صیام الدھر

یعنی

ہمیشہ روزہ رکھنا

سوال۔ ہمیشہ یعنی عمر بھر روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ درمختار میں ہے کہ مکروہ ہے ایسے روزے رکھنے والوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (لاصام ولا افطر) کہ اس نے نہ روزہ ہی رکھا نہ افطار کیا کیونکہ برابر رکھتے ہوئے ایک عادت ہو جائے گی تو روزہ ایک رسمی اور عادتی چیز بن جائیگی تکلیف اور مشقت

Marfat.com

محسوس نہ ہوگی حالانکہ عبادت کی بنا مخالفت عادت پر ہے جو ایک ریاضت ہے اور وہ تکلیف ہے جس کے ساتھ مزید ثواب متعلق ہے۔ (لا افطر) نہ افطار کیا جو کھاتا پیتا تو راحت و آرام حاصل کرتا بہرحال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے انکار لطیف ضرور محسوس ہوتا ہے ابن الہمام نے لکھا ہے کہ صوم الدہر مکروہ ہے اس کی علت بیان کی کہ یہ روزہ ضعیف کر دیتے ہیں اور طبعی اور عادتی چیز بن کر رہ جاتے ہیں۔ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ مکروہ ہے مگر اس وقت کہ عیدین اور ایام تشریق کے روزے نہ چھوڑے اگر ان ممنوع روزوں کا لحاظ کرتا ہے ان کو نہیں رکھتا تو پھر صیام الدہر میں کوئی مضائقہ نہیں یہی فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ اگر ایام منہیہ میں افطار کرتا ہے تو پھر باقی تمام دنوں میں روزہ رکھتا ہے تو کوئی حرج نہیں اگر ایام ممنوعہ کے ساتھ ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو پھر حقیقت میں لا صام ولا افطر کا مصداق ہوا ممانعت کی وجہ سے نہ روزہ ہی ہوا نہ افطار ہی رہا۔ اگر ان ایام ممنوعہ کو منہا کر کے روزہ رکھتا ہے تو اس پر کوئی انکار وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت ابو طلحہؓ انصاری اور حضرت حمزہؓ ابن عمر اسلمی ہمیشہ روزے رکھتے تھے ایام ممنوعہ کے علاوہ تو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں فرمایا نیز مرقات میں بیہقی سے یہ حدیث منقول ہے (من صام الدھر ضیقت علیہ جھنم) جو صائم الدہر ہوا اس پر دوزخ کو تنگ کر دیا جائے گا سو یہ دوزخ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس میں کوئی بھی جگہ اور گنجائش اس کے لئے باقی نہیں رہیگی۔ بعض نے کہا کہ یہ حدیث حکمی صیام الدہر کی فضیلت میں ہے نہ کہ حقیقی صیام الدہر کے بارہ میں جیسا کہ ہر ماہ کے تین روزے وغیرہ ہیں۔

Marfat.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اگر کوئی رکھتا ہے تو اس پر انکار نہیں بشرطیکہ آیام ممنوعہ یعنی عید بقرعید ایام تشریق میں نہ رکھے یا ایسا ضعف لاحق ہو جائے کہ جو حقوق کی ادائیگی سے مانع ہو تو پھر بیشک مکروہ ہے ورنہ نہیں۔

وصال کے روزے

سوال۔ وصال کا روزہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ طے کے روزے کو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ رات میں روزہ افطار نہ کرے دو روزے یا زیادہ اس طرح رکھے کہ درمیان میں شب کو افطار نہ ہو روزہ کو روزہ سے ملا دے اور پے در پے روزہ رکھتا چلا جائے۔

سوال۔ وصال کے روزہ کے بارہ میں کیا حکم ہے۔

جواب۔ نور الایضاح میں ہے کہ مکروہ ہے اشعۃ اللمعات میں ہے کہ اس کے کراہت تنزیہی اور تحریمی میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح قول یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے صوم وصال صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے جب آپ نے منع کیا تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ بھی تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا (ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی) (مشکوۃ) ص۸۶

تم میں کون ہے میری مثل میں رات گذارتا ہوں اس حال میں کہ میرا رب مجھکو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اس طعام اور شراب سے کیا مراد ہے اس میں مختلف اقوال ہیں مختار یہ ہے کہ اس سے مراد غذاء روحانی ہے قرب حق تعالیٰ میں لذت مناجات معارف اور فیضان الٰہی اس قدر قلب اقدس

Marfat.com

پر وارد ہوتا تھا کہ غذائے جسمانی اور اس کے لوازمات سے دنوں مستغنی رہتے اور کچھ اس استغنا کا نمونہ تو مجازی محبت میں بھی حاصل ہو جاتا ہے چہ جائیکہ محبت حقیقی اور حضوری میں مسرت معنوی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی اس میں عالم کے اندر کوئی حضور کا شریک و سہیم نہیں۔ مگر امت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا لہذا ہمکو وصال کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اشعۃ اللمعات میں ہے کہ اہل سلوک کو ریاضت نفس پر اگر حرص و رغبت زیادہ ہے تو ایک چلو پانی سے ضرور افطار کر لے تاکہ وصال کی حقیقت سے نکل جائے اور فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل ہو۔

صوم داود

سوال۔ صوم داود کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ ایک دن روزہ رکھنا ایک دن چھوڑنا یعنی بیچ میں ایک دن ناغہ کر کے روزے رکھتے ہوئے چلے جانا اس کو صوم داود کہتے ہیں۔

سوال۔ اس کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ یہ افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب پسندیدہ روزہ ہے حدیث شریف میں ہے۔

احب الصیام الی اللہ صیام داود
واحب الصلوٰۃ الی اللہ صلاۃ داود
کان ینام نصفہ ویقوم ثلثہ وینام
سدسہ وکان یفطر یوما ویصوم یوما
(مراقی الفلاح بحوالہ ابوداود)

اللہ کے محبوب ترین روزے صیام داود ہیں اور محبوب ترین نماز نماز داودی ہے وہ نصف رات سوتے اور تہائی شب میں اٹھتے اور پھر چھٹے حصہ میں سو جاتے اور ایکدن افطار کرتے تھے اور ایکدن روزہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

نماز تہجد کے بعد سونے میں نماز فجر کے لئے مزید طاقت اور نشاط اور موت حاصل کرنا ہے اور بیچ میں روزہ ناغہ کرکے دوسرے روزہ کے لئے قوی ہوتا ہے

صوم فی سبیل اللہ

سوال۔ صوم فی سبیل کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جہاد میں یا طلب علم یا حج عمرہ کے راستہ میں یا اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نفل روزہ رکھنے کو صوم فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔ (مرقات)

سوال۔ اس کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ یہ روزہ مستحب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا اس کے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی برابر ایک خندق حائل کردی گویا اللہ تعالیٰ نے اتنی مسافت پر دوزخ کو اس سے دور کردیا۔ (مشکوۃ)

صوم ختم القرآن

سوال۔ صوم ختم القرآن کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ جس دن ختم قرآن ہو اس دن کے روزہ کو صوم ختم القرآن کہتے ہیں۔

سوال۔ یہ روزہ کیسا ہے۔

جواب۔ مستحب ہے طلحہ بن مصرف مسیب بن رافع حبیب بن ابی ثابت جیسے رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلیل القدر تابعین ختم قرآن کے دن روزہ رکھتے تھے۔ (ویستحب صیام یوم الختم) (اذکار نووی) ص ۴۹۔

سوال۔ قرآن کتنے دن میں ختم کرے۔

Marfat.com

جواب۔ اس میں مختلف عادتیں بہتر یہ ہے کہ بخاری شریف کی اس حدیث پر عمل کرے کہ۔

صم کل شہر ثلثۃ ایام واقرء القرآن فی کل شھر

ہر ماہ کے تین روزے رکھ اور ایک ماہ میں ختم قران کر۔

قرآن میں تیس پارے ہیں ہر دن ایک پارہ پڑھنے میں یہ بھی فائدہ ہوگا کہ اکثر تاریخ معلوم کرنے کے لئے کسی سے پوچھنے یا کیلنڈر دیکھنے کی حاجت نہیں ہوگی پہلی تاریخ کو پہلا پارہ دوسری کو دوسرا تیسری کو تیسرا پارہ شروع ہوگا تو یہ شخص اپنی تلاوت کے پارہ سے معلوم کرلے گا کہ آج کونسی تاریخ ہے مثلاً آج تیسرا پارہ اس کا شروع ہے تو آج بلا تکلف بتلا دیگا کہ تیسری تاریخ ہے علی ہذا القیاس اور اگر زیادہ ہمت ہے تو ہر ہفتہ میں ایک ختم قرآن کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقرء فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علے ذالک متفق علیہ۔

صیام اربعین

یعنی

چلہ کے روزے

سوال۔ صیام اربعین کسے کہتے ہیں۔ اور اس کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ چالیس دن کے روزے کو کہتے ہیں خلاصہ اور خزانۃ المفتیین میں ہے کہ یہ مکروہ ہے فتاوی نبرازیہ میں ہے کہ جہال جو چلہ میں روزہ رکھتے ہیں مکروہ ہے یہ صوم نصاری سے ہے اسی طرح یضاب میں ہے۔ مگر چالیس دن کے

Marfat.com

روزوں کا ثبوت قرآن پاک سے ہے۔ احقر محمد محمود عرض کرتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جب کتاب توریت دینے کا وعدہ فرمایا تو ان سے اللہ تعالیٰ نے ایک چلہ روزوں کا پورا کرایا نیز حدیث شریف میں ہے من اخلص اللہ اربعین صباحا ظہرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ انشاء اللہ چلہ کرنے والوں کے قلب سے حکمت الٰہیہ کے چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ اور بہت سے اولیاء کرام کا اس پر عمل رہا ہے۔

عمل اربعین

سوال۔ اگر چلہ میں کوئی عمل اور وظیفہ پڑھنے کا ہو تو وہ بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ ایک عمل کیا بہت سے اُمور کے لئے چلہ ہوتا ہے چند اعمال درج ذیل ہیں۔

برائے تحصیل علوم و معارف صدریہ و مخفیہ

مجرب عمل برائے تحصیل علوم و معارف

پاک لباس اور طہارت کاملہ کے ساتھ چالیس دن روزے رکھے روزے کی ابتدا جمعہ کے دن سے ہو اور ہر روزہ کا افطار رزق حلال پر ہو سوتے وقت سات مرتبہ سورہ والشمس سات مرتبہ سورہ والضحیٰ سات مرتبہ الم نشرح سات مرتبہ قل اللھم مالک الملک رتا) بغیر حساب پڑھ کر یوں دُعا مانگے۔

اللھم انی اسئلک بقدرتک وسلطانک وتسخیرک لکل شئی یا احد

Marfat.com

یاصمد یا وتر یاحی یا قیوم اسئلک ان تصلی علی سیدنا محمد والہ
ان تیسرلی العلم الذی سری عن کثیر من خلقک واکرمت بہ کثیرا
ممن عبادک وتغنینی بہ عمن سواک فانک مالک الملک وبلادک
بیدک مقالید السموات والارض انک علیٰ کل شئی قدیر ہ
اللہ تعالیٰ اس کو کوئی عالم یا مرشد یا ولی یا عامل وغیرہ غیب سے ایسا عطا
فرمائے گا جس سے مخفی علوم اور اسرار حاصل ہوں گے۔

مجرب عمل برائے نزول انوار و تجلیات الہیہ و انکشاف عالم غیب

چالیس دن کا روزہ رکھے اور اسم اللہ کا ورد اس چلہ میں اس طرح کرے کہ خالی اور تنہا مکان میں بیٹھ کر حواس ظاہری کو بند کرے تاکہ فیض باطن مفتوح ہو زبان کو تالو سے لگائے پھر اللہ اللہ کی تکرار دل سے کرے تمام چلہ کے اندر مصروفیت اسی میں رہے یہاں تک کہ نورِ ذکر تمام باطن کو روشن اور منور کر دے اور تمام اعضاء میں اس کا نور پھیل جائے پھر آنکھوں میں وہ روشنی پیدا ہو گی کہ جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے عالم مثال کے عجائب و غرائب بیداری میں مشاہدہ کرے گا ارواح انبیاء اولیا اور ملائکہ اس پر ظاہر ہوں گے ملکوت السموات والارض اس پر آشکارا ہو گا بعض اکابر سے منقول ہے انھوں نے ایک طالب صادق کو دیکھ کر فرمایا کہ تجھکو کوئی ایسی چیز سکھلا دوں جو تیرے لئے غایت درجہ مفید اور تجھ کو اس درجہ پر پہونچا دے کہ اس سے اوپر کوئی درجہ متصور نہ ہو عرض کیا فرمائے ارشاد ہوا کہ ہمیشہ اللہ اللہ کہتے رہو اور ایک سانس میں تین بار سے کم نہ ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اظہار نہ ہو

Marfat.com

کے ساتھ اللہ کہو سات دن تک اس طرح اس کی تکرار کرو کہ اس کے سوا کوئی کلمہ ضرورت بلا ضرورت زبان پر نہ لاؤ روزہ حلال شے پر افطار کرو رات میں جس قدر ہو سکے بیدار رہو ایک ہفتہ کے بعد عجائب زمین اس پر ظاہر ہونگے اسی طرح سات دن مشغول رہو تو آسمان کے عجائب ظاہر ہوں گے پھر اس سات دن کے عمل کے بعد عجائب ملکوت منکشف ہونگے چالیس دن اگر اس طرح تمام کر لئے تو مقامات رفیعہ اور کرامات عالیہ کا مالک ہوگا اور عالم میں تصرف کرنے کی قوت اس کو حاصل ہو گی بعض اکابر نے کہا ہے کہ جو کوئی اس اسم کو ہر روز ہزار بار پڑھے گا صاحب یقین اور ارباب تمکین میں سے ہوگا ایک جماعت حرف ندا کے ساتھ یا اللہ پڑھتی ہے دوسری جماعت صرف اسم اللہ کو بغیر حرف ندا کے اس کے ۶۶ عدد کے مطابق پڑھتی ہے۔ بعض چلہ میں مراقبہ کرتے ہیں درود اور استغفار پڑھتے ہیں بعض اسمار الٰہی کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور اُن سے تعلق اور تخلق پیدا کرتے ہیں۔
حضرت کبیر الاولیاء نے چلہ کو شغل نفی خواطر میں صرف کیا چالیس رات تک کوئی خطرہ آپ کے قلب میں پیدا نہیں ہوا۔

چپ روزہ

سوال۔ چپ روزہ کسے کہتے ہیں
جواب۔ روزہ رکھے اور کسی سے باتیں نہ کرے روزہ میں عدم کلام کو اپنے اوپر لازم کرے۔
سوال۔ اس کا کیا حکم ہے۔
جواب۔ ایسا روزہ رکھنا مکروہ ہے یہ صوم اہل کتاب تھا منسوخ ہوگیا۔
(نور الایضاح مراقی الفلاح)

سوال۔ روزہ میں بات کرنا کیسا ہے۔

Marfat.com

جواب۔ اچھی بات کرنے سے روزہ منع نہیں کرتا اور بُری باتوں سے ہر وقت روکا جاتا ہے۔

سوال۔ کیا روزہ میں مراقبہ کرنا اور سکوت میں رہنا جائز نہیں۔

جواب۔ جائز ہے اس سکوت سے منع کیا گیا ہے جس کو روزہ کا رکن سمجھ کر اختیار کیا جائے کہ امساک عن الکلام بھی رکن ہے مثل امساک ثلثہ کے اگر اس طرح کا اعتقاد نہیں کیا جاتا ہے تو منع نہیں بلکہ معارف حقائق الٰہیہ اور کونیہ یا مراقبہ اور ذکر قلبی وخفی میں مشغول ہونے کی وجہ میں سکوت ہے تو یہ بڑے پایہ کا سکوت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ (مشکوٰۃ ص ۸۶/۴)

سکوت اور خاموشی کے ساتھ آدمی کا مقام ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔

اگر تعلیم اور القائے خیر کے لئے بولتا ہے تو روزہ منع نہیں کرتا یہ سکوت سے بھی بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا املاء الخیر خیر من السکوت یعنی نیک باتوں کا القار کرنا سکوت سے بھی بہتر ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔

وَقُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ احسن

میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ اچھی سے اچھی باتیں کریں۔

اگر گویائی کی کسی میں قوت نہیں عادتاً خاموش رہتا ہے تو یہ بھی مکروہ نہیں

صوم مریم یعنی مریم روزہ

سوال۔ مریم روزہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ پندرہ رجب کے روزہ کا نام عورتوں نے رکھ چھوڑا ہے۔

Marfat.com

سوال۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت بالسنہ میں تحریر فرمایا کہ کتب احادیث میں نفیاً اثباتاً اس کا کوئی ذکر نہیں ابتداء اسلام میں جاری تھا تو اب منسوخ ہو گیا۔

گرمی کے روزے

سوال۔ گرمی کے موسم میں روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ مستحب ہے دن کے طول اور گرمی کی وجہ میں ثواب زیادہ ہے۔
(لطائف المعارف حیات الصائمین)

صوم النیروز و المہرجان

سوال۔ مذکورہ بالا روزہ کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ نئے دن کے روزہ کو کہتے ہیں کہ جس دن آفتاب برج حمل میں آتا ہے اور مہرجان وہ دن ہے کہ جس میں سورج برج میزان میں آتا ہے یہ دونوں فارسی یعنی ایرانیوں کے عید کے دن تھے۔ (مراقی الفلاح)

سوال۔ ان میں روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ مکروہ ہے ہاں اس کی شکل بدل دے یعنی اس کے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ لے یا اتفاقیہ معتاد روزہ اس دن آپڑے تو مکروہ نہیں۔ (طحطاوی) ص ۳۵۱

اسی طرح اور بھی آگے روزے آئیں گے کہ تنہا مکروہ ہیں مگر ان کے ایک دن پہلے یا بعد روزہ رکھ کر شکل تبدیل کر دی جائے تو کراہت

جاتی رہتی ہے۔

حرام روزے

سوال۔ حرام روزے کتنے ہیں۔

جواب۔ کل پانچ ہیں وہ یہ ہیں۔ عید الفطر کے دن کا روزہ۔ بقرعید کے دن کا روزہ۔ ایام تشریق یعنی گیارہ بارہ تیرہ ذی الحجہ کے دنوں کا روزہ۔

سوال۔ ان ایام میں روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ ان میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے جو قریب بحرام ہے بلکہ صاحب برہان نے تو ان ایام میں روزہ رکھنے کو صراحت کے ساتھ حرام فرمایا یہ دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذکر کرنے اور کھانے پینے کے لئے رکھے گئے ہیں جو کوئی ان ایام میں روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ کی دعوت سے روگردانی کریگا اور اس کے حکم کے مخالفت ہوگی جو حرام ہے۔ (مراقی الفلاح) ص ۳۵۱

سوال۔ کیا ان ایام میں فقط نفل روزہ رکھنا ہی منع ہے یا واجب روزہ رکھنا بھی منع ہے۔

جواب۔ سب روزے رکھنا ان ایام میں منع ہیں۔ (شامی)

مکروہ روزے

سوال۔ کیا مکروہ روزے بھی ہیں تو ان کو بھی بیان فرمائیے تاکہ مزید معلومات حاصل کر کے ان سے احتراز کیا جائے۔

جواب۔ جی ہاں ہیں ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) ہفتہ۔ اتوار۔ عاشورہ کا تنہا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار شامی) ص ۱۱۴

Marfat.com

اس کا علاج یہ ہے کہ اس کی شکل بدل دے وہ اس طرح کہ اس کے ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ اس کے ساتھ ملا دے تو کراہت جاتی رہتی ہے ۔ ان روزوں کا بیان ابھی مہینوں اور دنوں کے روزوں کے بیان میں آتا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیے ۔ نورالایضاح میں جمعہ کے تنہا روزہ کو بھی مکروہ لکھا ہے مگر فتاویٰ قاضی خان نے لکھا ہے کہ کوئی مضائقہ نہیں اس کا مفصل ذکر جمعہ کے بیان میں آئے گا ۔

(۲) عورت کا نفل یا واجب روزہ رکھنا بغیر اجازت شوہر کے مکروہ تنزیہی ہے ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

اِس کا علاج یہ ہے کہ عورت شوہر سے اجازت لیکر روزہ رکھے ۔ یا شوہر بیمار ہو یا روزہ دار ہو یا بحالت احرام ہو تو اب روزہ رکھ سکتی ہے اس میں اجازت کی ضرورت نہیں اگرچہ منع کرے بہرحال اس روزہ کے کراہت دور کرنے کی دو ہی صورتیں ہیں یا ان ایام مذکورہ میں روزہ رکھے یا شوہر سے اجازت لیکر رکھے ورنہ عورت کا روزہ مکروہ ہوگا مگر رمضان میں اجازت کی ضرورت نہیں اور نہ قضائے رمضان میں اجازت کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا وجوب منجانب اللہ ہے ہاں نفل اور واجب روزہ کہ جس کا وجوب عورت کی جانب سے ہو اس میں اجازت کی ضرورت ہے مثل صوم نذر صوم یمین کے بغیر اجازت شوہر مکروہ ہیں (حیات الصائمین)

(۳) مسافر کا روزہ رکھنا مکروہ ہے جبکہ سفر میں روزہ رکھنے سے بے حال ہو جائے کیونکہ اس میں اہلاک نفس ہے ورنہ افضل ہے اگرچہ رمضان کے سفر میں اس کو رخصت حاصل ہے ۔

(۴) مزدور کا نفل روزہ بھی مکروہ ہے بغیر اس مالک کی اجازت کے

Marfat.com

کہ جس کے یہاں اُجرت پر کام کرتا ہے بشرطیکہ اُس کے کام میں حرج ہو ورنہ نہیں (عالمگیری) ص ۲۰۱

اس کا علاج یہ ہے کہ یا تو اُس کے کام میں حرج واقع نہ ہونے دے تو اجازت کی ضرورت نہیں اور اگر حرج واقع ہونے کا اندیشہ ہے تو اجازت کے ساتھ روزہ رکھے اور اگر روزہ رکھا کام میں حرج ہوا اور اجازت بھی نہ لی۔ تو روزہ مکروہ ہوگا۔

(۵) شک کے دن کا روزہ بھی مکروہ ہے خواہ رمضان کی نیت سے رکھے یا کسی قضا اور واجب کی نیت سے یا اس تردد کے ساتھ رکھے کہ اگر رمضان ہوگیا تو رمضان ہے ورنہ نفل ہے یا قضا ہے یا کوئی اور واجب ہے ان سب صورتوں میں روزہ مکروہ ہے اِس کا علاج یہ ہے کہ اگر مغلوبی قلب کے ساتھ نیت کرنے پر قادر ہے تو فقط نفل ہی کی نیت سے روزہ رکھے تو کراہت نہیں۔ اور اگر تردد اور خلجان سے نیت کے وقت نجات نہیں ملتی تو روزہ نہ رکھے۔

(۶) حاجی کو میدان عرفات میں عرفہ کے دن یا یوم ترویہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (فتاوی قاضی خاں) ص ۱۸۸

مہینوں کے روزے

سوال۔ مناسب ہوگا کہ مہینوں میں سے ہر ماہ کے روزوں کا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر فرمائیں اور اس امر پر بھی روشنی ڈالیں کہ کیا مہینوں اور دنوں اور اوقات فاضلہ میں کچھ اللہ تعالیٰ نے خواص رکھے ہیں۔

Marfat.com

جواب۔ بیشک ان میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے خواص رکھے ہیں مکان اور زمان میں عجب عجب خواص ہوتے ہیں جو ناقابل انکار ہیں جن مہینوں اور دنوں اور اوقات اور مقامات پر جو دعائیں اذکار اوراد وظائف طاعات اور عبادات معین ہیں ان کو اُن معین اوقات اور مقامات پر . . . . . .

. . . . بجالانے میں جو منافع اور فوائد ہیں وہ غیر میں نہیں یہی حال دنوں کا ہے لہٰذا دن اور مہینہ کے روزے جو شریعت سے ثابت ہیں ان کو اُن ہی اوقات خاصہ میں ادا کرنے سے عجیب منافع حاصل ہونگے اس لئے احقر ہر مہینہ ہر دن کے علیحدہ علیحدہ روزے لکھا ہے اور جو خاص خاص اعمال ان میں بزرگوں سے وارد ہوئے ہیں ان کو بھی ہر ماہ و دن کے تحت درج کردئے ہیں اگر روزوں کے ساتھ اُن اعمال کو کیا جائے گا تو حصول مرادات کے لئے انشاء اللہ اکسیر ثابت ہوں گے۔ بارہ مہینوں میں سے ہر مہینہ اور دنوں میں سے ہر دن ایک خاص کام اور مہم کے لئے مخصوص ہے جو مطلب اور مہم جس ماہ اور جس دن کے ساتھ خاص ہے اُس کے لئے اذکار بھی خاص ہیں مطالب اور مقاصد کے موافق آیات اور اسماء الٰہی بھی خاص ہیں ان سب کا اجتماع عجیب نعمت ہے شیخ شرف الدین بونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لمحہ نورانیہ اور لمحہ روحانیہ میں تحریر فرماتے ہیں اس حدیث کے تحت

ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لھا۔ کہ نفحات سے مراد مناسب وقت اور مقصد کے مطابق اسم الٰہی ہے دُعا کی قبولیت اور اعمال کی تاثیر کے لئے وقت اور زمانہ کو بڑا دخل ہے خصوصاً اوقات شرعیہ مثلاً ماہ رجب شعبان رمضان ذی الحجہ اور محرم کے عشرہ جمعہ اور عرفہ کا دن۔ تہجد کا

Marfat.com

وقت فرایض کے بعد شب قدریہ اوقات ممتاز ہیں۔ اگر وقت کے لحاظ کے ساتھ شرایط اعمال کا بھی لحاظ رکھے تو مطلب انشاء اللہ بہت جلد حاصل ہوگا نفع عام کے لئے قلمی بیاض حرز الامان لملا واعظ حسین کاشفی سے نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) اگر کسی مہینہ میں کوئی عمل شروع کرنا ہو تو اس ماہ کا چاند دیکھنے کے وقت اذکار خمسہ ضرور پڑھے جو یہ ہے۔

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(۲) اسی طرح اسماء الٰہیہ میں سے ہر ماہ کیلئے علیحدہ اسم ہے اس کو تعداد معین میں پڑھنا ہوگا جس کا ذکر ہر ماہ میں علیحدہ مع تعداد آئے گا۔

(۳) کسی کامل سے اجازت بھی حاصل کرلے۔

(۴) گناہ کے لئے ہرگز عمل نہ کرے۔

(۵) اکل حلال بھی شرط ہے اکابر فرماتے ہیں کہ مشتبہ لقمہ بھی کھالیا تو باطن میں چالیس دن تک ظلمتِ رہیگی۔ دعا میں کچھ اثر نہ ہوگا۔

(۶) عمل سے پہلے صدقہ دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا عند المنکسرۃ قلوبھم پس فیضان الٰہی حاصل کرنے کے لئے صدقہ کو پورا دخل حاصل ہے شکستہ دلوں کی مسرت سے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی مدعا جلد بر آئے گا۔

(۷) اگر عمل کو بہت قوی کرنا ہو تو ترک حیوانات بھی کرے مثلاً گوشت چربی اور جو چیز بھی حیوانات سے حاصل ہوں سب کو چھوڑ دے مثلاً دودھ دہی گھی انڈا یہ سب محرکات نفس ہیں ان کے ترک میں روحانی قوت کا غلبہ ہوگا عالم پاک سے استفاضہ کی اہلیت حاصل ہوگی اثناء عمل میں کچھ

Marfat.com

پیاز لہسن مولی سگریٹ حقّہ سے بھی احتراز کرے کہ ان کی بو سے ملائیکہ کو ایذاء پہونچتی ہے۔

(۸) طہارت کاملہ کے ساتھ عمل شروع کرے باوضو ہو اور اگر غسل کرے تو زیادہ عمدہ ہے۔ واللہ یحب المتطھرین۔ نجاست باطنی وظاہری سے کپڑے بھی پاک صاف ہوں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (وثیابک فطھر) یعنی نہ کسی ظاہری نجاست سے کپڑا نجس ہو نہ حرام پیسہ سے بنا ہو نہ خرید کیا ہوا ہو جگہ بھی پاک ہو نہ کوئی ظاہری نجاست اس پر ہو نہ مغصوب زمین ہو بہتر یہ ہے کہ مسجد ہو۔

(۹) عمل میں وقت کا بھی لحاظ رہے مثلاً اذان واقامت کے درمیان فرض نماز کے بعد۔ نزول باران کے وقت۔ اس کے ساتھ وہ جگہ بھی شامل کرلی جائیں جو اجابت دُعا کے لئے خاص ہیں تو نُورٌ عَلیٰ نُور۔

(۱۰) عمل میں روبقبلہ ہو کر دوزانو یا چہار زانو بیٹھ کر پڑھے وقت اشراق کوئی عمل پڑھے تو چہار زانو بیٹھکر پڑھنا ہی بہتر ہے۔

(۱۱) ایک دفعہ کے عمل پر اکتفا نہ کرے تکرار رکھے جب تک کہ مراد حاصل نہ ہو۔

(۱۲) عمل کا اظہار کسی پر نہ کرے خواہ عزیز ہو یا بیگانہ محرم ہوں یا نامحرم

(۱۳) عمل شروع کرنے سے پہلے اور بعد میں اوّل آخر درود شریف اور یہ بھی شروع میں پڑھے۔ سبحان ربی العلی الاعلے الوھاب۔

(۱۴) ایات واسماء دو قسم پر ہیں۔ حصری۔ اطلاقی۔

حصری وہ ہیں جن کے پڑھنے کی کوئی تعداد معین ہو ان کو اسی تعداد میں پڑھنا شرط ہے۔ اطلاقی وہ ہیں۔ کہ جن کے پڑھنے کی تعداد معین نہیں ان کو

Marfat.com

کمال یقین کے ساتھ جتنا بھی ہو سکے پڑھے پھر جو کچھ بھی پڑھے تجوید اور ترتیل اور مخارج کے لحاظ کے ساتھ پڑھے تاکہ معنے غلط نہ ہو جائیں۔ آواز نہ پست ہو نہ بلند جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تجھر بصلوتك ولا تخافت بها۔ (صلوۃ) کو اگر بمعنی دُعا لیا جائے تو یہ مطلب بھی نکلے گا کہ درمیانی آواز سے دُعا مانگو۔ قرأت دل اور زبان کی موافقت سے ہو۔ اسماء الٰہی کے ذکر کی تکرار میں صفات کمال پیش نظر ہوں۔ دُعا اور عرض حاجات کے وقت الحاح وزاری بھی مستحب ہے۔ کم از کم تین بار تکرار ہو۔

(۱۵) عدد حصری میں اگر ایک وقت پوری تعداد نہیں پڑھ سکتا ہے تو مختلف اوقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے مگر یہ یاد رہے کہ دونوں وقتوں کے درمیان کلام۔ منام۔ اکثار طعام۔ اختلاط۔ اطفال ونساء وعوام سے پرہیز کرے۔

(۱۶) عدد حصری میں اگر پڑھنے کے دوران کلام کر لیا تو عمل باطل ہو جائے گا اور اگر اطلاقی ہے تو کلام کی اجازت ہے مگر معتد بہ اثر نہ ہوگا لہٰذا بہتر ہے کہ از سر نو عمل شروع کرے۔

(۱۷) عامل کے لئے سب و شتم جھوٹ غیبت بہتان چغلی فحش کلام سے علیحدہ رہنا بھی ضروری ہے بلکہ ذکر و فکر مراقبہ میں مشغول رہنے والا ہو۔

(۱۸) عمل پڑھ کر دم کرے تو نفث کے طریقہ پر دم کرے۔

(۱۹) کلامی اعمال سے کتابی اعمال کا اثر زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اس کو دوام اور بقا حاصل ہے۔ کتابت دو قسم پر ہے۔ رسمی اور وقفی یعنی تعویذ اور نقوش کی شکل میں ہو تو وقفی ہے ورنہ رسمی۔

(۲۰) قلم بھی جدید ہو وجہ حرام سے خرید کی ہوئی نہ ہو سیاہی مناسب

Marfat.com

ہو اعمال محبت میں سفید یا زرد یا سبز ہو اور اعمال عداوت میں سیاہ نیلی سرخ ہو یہ بھی وجہ حلال سے ہو۔

(۲۱) جب تعویذ وغیرہ کچھ لکھو تو خوب توجہ کے ساتھ لکھو حروف اور خطوط اپنی وضع اصلی سے متغیر نہ ہوں بوقت کتابت تحریر پر نگاہ جمی رہے تاکہ توجہ تمام سے مقصد جلد بر آئے۔

(۲۲) توجہ اور جمع ہمّت اعمال میں راس المال ہے۔

(۲۳) عمل کے وقت روزہ دار ہو کہ عمل میں اس سے زیادہ قوت حاصل ہوتی ہے پہلے ہی لکھا جا چکا ہے اور اب پھر مزید تاکید و توجہ کے لئے حزر الاماں سے لکھا جاتا ہے۔ می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود کہ روزہ را در اجابت دعوات وحصول مرادات مدخل تمام است در اخبار وارد شدہ است کہ دعائے روزہ دار مردود نمی شود۔

اب ہر مہینہ کے خاص اعمال اور روزہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔

محرم

سوال۔ محرم اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ پہلا مہینہ ہے۔

سوال۔ محرم کے روزے کیسے ہیں۔

جواب۔ بڑی فضیلت کے روزے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

افضل الصیام بعد شہر رمضان	رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے اس
شہر اللہ الذی تدعونہ المحرم وافضل	مہینے کے ہیں کہ جس کو تم محرم کہکر پکارتے ہو

Marfat.com

الصلوٰۃ بعد الفریضہ قیام اللیل (مسلم)

اور سب سے زیادہ فضیلت والی نماز فرضوں کے بعد قیام اللیل یعنی تہجد کی نماز ہے

اس حدیث سے چند فوائد معلوم ہوئے۔

(۱) محرم کا نام شہر اللہ یعنی اللہ کا مہینہ ہے۔

(۲) یہ تعظیمی اضافت اللہ کی طرف اس ماہ کی عظمت و فضیلت کے بیان کے لئے کافی ہے نسبت خصوصی کے اظہار نے یہ بتلایا کہ یہ ماہ خاص تجلیات الٰہی کا مظہر ہے۔ روزہ کو بھی اللہ کی طرف اضافت ہے فرمایا الصوم لی تو اللہ تعالےٰ سے مزید قرب کی نسبت و اضافت پیدا کرنے کے لئے اس ماہ کا روزہ اکسیر ہے اہل نسبت کو مزید نسبت حاصل کرنے کے لئے اس ماہ کے روزوں سے غافل نہیں ہونا چاہئیے روزوں سے ترقی کے لئے یہ افضل مہینہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو ابو داؤد نے روایت کیا۔ (صم من المحرم واترک صم من المحرم واترک صم من المحرم واترک) تین بار آپ نے فرمایا کہ سب کو چھوڑ اور محرم کا روزہ اختیار کر۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ نفل روزہ کے لئے محرم کا مہینہ تمام مہینوں میں افضل ہے پھر بقیہ ماہ حرام یعنی رجب ذی القعدہ ذی الحجہ کے روزے ہیں۔

سوال۔ آپ لکھتے ہیں کہ محرم کا مہینہ تمام مہینوں سے افضل ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں بکثرت نفل روزے رکھا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ شعبان کا مہینہ افضل ہے۔ حضرت اسامہ بن زید ماہ حرام میں روزے رکھا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ شوال میں رکھا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نفل روزوں کے لئے شوال

Marfat.com

افضل ہے۔ شش عید کے روزہ بھی شوال میں ہیں جن کا ثواب صیام الدہر کے برابر ہے تو یہ روزے افضل ہوئے یا محرم کے براہ کرم تحقیقی جواب اس کا بیان فرمائیے۔

جواب۔ بھائی وہ بھی افضل ہیں اور یہ بھی۔ نفل کی دو قسمیں ہیں ایک متصل بفرض دوسرا منفصل یعنی ایک وہ نوافل ہیں جو فرض سے ملے ہوئے ہیں دوسری وہ ہیں جو فرض سے منفصل اور جدا ہیں چونکہ فرائض کا مرتبہ نوافل سے بہت اعلیٰ ہے لہذا جو فرائض سے متصل نوافل ہیں قرب فرائض کی جہت سے ان کو بھی دیگر نوافل پر فضیلت حاصل ہے وہ فرائض کے لواحق ہونے کے لحاظ سے گویا فرائض ہی میں شامل ہیں۔ اس قرب و اتصال کی جہت سے جو روزے افضل ہیں وہ شعبان اور شوال کے روزے ہیں کیونکہ یہ ہی رمضان سے نزدیک و متصل ہیں دوسری حدیث میں اسی قرب و اتصال کی جہت فضیلت کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صم رمضان والذی یلیہ) روزہ رکھ رمضان اور اس کے متصل مہینہ کا اس کے بعد جو نوافل فرائض سے جدا اور منفصل ہیں اُن کا مرتبہ ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت محرم کے روزہ کو حاصل ہے۔ لہذا رمضان کے بعد تمام نوافل میں ماہ محرم کے روزہ افضل ہوئے اسی طرح نماز میں تابع فرائض ہونے کے لحاظ سے سنن اور نوافل کا مرتبہ زیادہ ہے اس کے بعد تمام نوافل پر قیام اللیل یعنی تہجد کو فضیلت حاصل ہے باعتبار اخلاص مشقت اور ریا اور سمعہ کے دور ہونے کے بھی تہجد افضل ہے اور باعتبار تابع فرض ہونے کے سُنّتیں موکدہ افضل ہیں بعض نے اور بھی وجوہات بیان کئے ہیں۔ (لطائف المعارف)

Marfat.com

سوال۔ محرم کے روزوں کا کیا ثواب ہے۔

جواب۔ ایک روزہ تیس کی برابر ہے تو ہر روزہ پر تیس روزوں کا ثواب ملے گا ایک روایت میں ہے کہ جس نے ماہ حرام میں تین روزے رکھے جمعرات جمعہ ہفتہ کا تو اللہ تعالیٰ نوسو برس کی عبادت کا اُس کے نامہ اعمال میں ثواب درج فرمائے گا۔ (شرح عین العلم) ص ۱۸۳

ماہ محرم میں روزہ مسنون ہونیکی حکمت

سوال:۔ ماہ محرم میں روزے مسنون ہونے کی حکمت کیا ہے۔

جواب:۔ چونکہ سال کی ابتدا ہے تو بناء خیر پر ہوگی انشاء اللہ اس کی برکت سال بھر رہیگی پھر آخر سال میں بھی اگر روزہ رکھا تو سال کی انتہا بھی خیر پر ہوگی اور ابتداء بھی لہذا آخر تاریخ ذی الحجہ میں روزہ رکھے تاکہ اس کا سال از اول تا آخر خیر و برکت سے معمور ہے۔

اوّل محرم اور آخر ذی الحجہ کے روزہ کی فضیلت

سوال۔ اگر اس نے محرم کی اوّل تاریخ اور ذی الحجہ کی آخر میں روزہ رکھا تو کیا اس کی بھی کوئی فضیلت ہے۔

جواب۔ جی ہاں ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ذی الحجہ کی آخری تاریخ اور محرم کی پہلی تاریخ میں روزہ رکھا حق تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف فرمائے گا نیز جب سال کے اوّل اور آخر میں عبادت ہوگی تو درمیان کے حصّہ کو بھی طاعت ہی میں محسوب فرمائیگا۔ (شرح شرعۃ الاسلام)

سوال۔ محرم کے عشرہ اوّل میں روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ محرم کی اول تاریخ سے دس دن تک روزہ رکھنا مستحب ہے

Marfat.com

عاشورہ کے روزہ کا حکم

سوال۔ عاشورہ کا روزہ کیسا ہے۔

جواب۔ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ عاشورہ کے روزے کے ساتھ اگر نویں اور گیارہویں تاریخ کے دو روزے اور شامل کر کے تین روزے رکھے تو یہ سب میں زیادہ فضیلت والا اعلیٰ و افضل روزہ ہے اور اگر اس کے ساتھ ایک روزہ ملا لیا جائے خواہ ایک دن قبل نویں تاریخ کا یا بعد میں گیارہویں تاریخ کا اس طرح کل دو روزے رکھے تو یہ تین سے درجہ میں کم ہے اور اگر تنہا عاشورہ کا ایک ہی روزہ رکھا اس سے قبل یا بعد کوئی روزہ نہیں رکھا تو یہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے در مختار میں ہے کہ تنہا روزہ مکروہ تنزیہی ہے یعنی پسند نہیں کہ صرف ایک ہی روزہ پر اکتفا کیا جائے بلکہ ترغیب ہے کہ دوسرا بھی اس کے ساتھ ملا یا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ظاہر فرمایا تھا کہ اگر آئندہ سال رہا تو نویں تاریخ کا روزہ رکھوں گا مگر آئندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ اگرچہ نویں تاریخ کا روزہ نہیں رکھا مگر عزم اور ارادہ ظاہر ہونے کی وجہ سے مسنون ہوگیا تو اس کو بھی فضیلت حاصل ہوئی مرقات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صوموا الیوم عاشورا وخالفوا الیھود وصوموا قبلہ یوما وبعدہ یوما) کہ عاشورہ کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو ایک دن عاشورہ سے قبل اور ایک روز بعد روزہ رکھو پس تین دن کا روزہ افضل ہوا۔

عاشورہ کے دن کیا کیا کرنا ہے

سوال۔ عاشورہ کے دن کی کیا فضیلت ہے اور اس دن کیا کیا کرنا ہے۔

جواب۔ لطائف المعارف میں ہے کہ اس دن کا روزہ اپنی فضیلت کے

Marfat.com

لحاظ سے پہلے نبیوں میں معروف اور مشہور رہا ہے بعض روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء نے اس دن روزہ رکھا ہے تم بھی رکھو عاشورہ وہ دن ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی سے نجات ملی اللہ تعالیٰ نے اُن پر آگ کو باغ کیا اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو رفعت حاصل ہوئی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ ورفعناہ مکانا علیا اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے نجات ملی اسی دن حضرت یعقوب علیہ السلام طویل فراق کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سے ہم آغوش ہوئے۔ مسند امام احمد حنبل سے معلوم ہوا کہ اسی دن جودی پہاڑی پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھیری اور طوفان سے نجات ملی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت کو اس دن فرعونی پنجۂ ظلم سے رستگاری حاصل ہوئی بخاری میں ہے۔ (ھذا الیوم نجی اللہ بنی اسرائیل من عدوھم فصامہ موسیٰ) پس عاشورہ انعام ربانی کا دن ہے مقبولان حق پر جس دن مولیٰ تبارک کا کرم خاص ہوتا ہے اس وقت رحمت الٰہی کو طلب کرنا اقرب باجابت ہوتا ہے اس لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ (وذکرھم بایام اللہ) کہ خاص دنوں کی یاد سے نفع حاصل کیا جائے۔ امام احمد اور بزار وغیرہما حضرت جابر بن عبداللہ سے راوی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد فتح میں پیر منگل۔ بدھ تین دن دعا فرمائی بدھ کے دن دونوں نماز یعنی ظہر اور عصر کے درمیان دُعا قبول ہوئی خوشی کے آثار چہرہ انور پر نمودار ہوئے۔

حضرت جابر نے اس رحمت اور نعمت کے وقت کو یاد رکھا فرماتے ہیں جب مجھکو کوئی مہم پیش آتی ہے تو بدھ ہی کے دن اسی وقت میں یعنی ظہر عصر کے درمیان میں دُعا کرتا ہوں میری دُعا قبول ہوتی ہے یعنی مشکل آسان ہو جاتی

Marfat.com

پس ہم کو بھی عاشورہ کا دن خدا سے نعمت و رحمت طلب کرنے اور دُعائیں مانگنے میں گذارنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ مقبولان حق کے صدقہ میں ہم پر بھی مہربان ہو۔ ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات الا فتعرضوا لھا۔ تمہاری زندگی کے ایام میں تمہارے رب کی خوشبوؤں کی پٹیں ہیں تم اس کو تلاش کرو اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جیسا کہ ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ رمضان کے بعد اگر تو روزہ رکھنا چاہتا ہے تو محرم میں رکھ (فانہ شھر اللہ وفیہ یوم تاب اللہ فیہ علی قوم ویتوب علی آخرین) یعنی یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی ہے اور دوسروں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا اس میں ترغیب توبہ ہے لہذا اس روز بکثرت استغفار پڑھے اللہ تعالیٰ سے رحمت اور مغفرت طلب کرے اس کے علاوہ کچھ اور بھی آج کام کرنے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آج عاشورہ کے دن کچھ صدقہ بھی دے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے مروی ہے کہ عاشورہ کے روزہ کا ثواب ایک سال کے روزے اور اس دن کے صدقہ کا ثواب ایک سال کے صدقہ کے برابر ہے (لطائف المعارف)

عاشورہ کے دن عیال پر وسعت فراخی رزق کا مجرب عمل ہے

(۲) عاشورہ کے دن اہل و عیال پر کھانے کی وسعت کرے کہ یہ باقی تمام سال کے رزق اور روزی کی وسعت کا سبب ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ من وسع علی عیالہ فیہ وسع اللہ جس نے عاشورہ کے دن اپنے عیال پر

Marfat.com

علیہ سائر عامہ — وسعت اور فراخی کی اللہ تعالیٰ باقی تمام سال اُس پر وسعت اور فراخی فرمائے گا۔

طحطاوی میں ہے کہ عیال پر وسعت کی یہ حدیث صحیح ہے لطائف المعارف میں ہے کہ سفیان ابن عینیہ فرماتے ہیں کہ پچاس ساٹھ سال کا ہمارا تجربہ ہے کہ عاشورہ کے دن کی وسعت سے روزی میں وسعت ہوتی ہے حضرت جابر صحابی کا بھی تجربہ ہے پس اس دن کھانا طیار کر اکر اہل وعیال پر وسعت کرے اور غرباء کو بھی تقسیم کرے تاکہ عاشورہ کے دن صدقہ کا ثواب بھی ملے۔

(لطائف المعارف طحطاوی زرقانی) ص ۱۳۳/۸

(۳) اس میں ہو سکے تو نوافل بھی کچھ پڑھ لے حدیث میں ہے رھذا یوم تاب اللہ فیہ علیٰ قوم فاجعلوہ صلوۃ وصوما، یہ دن وہ ہے کہ جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی سو تم اس میں نماز اور روزہ ادا کرو۔ فرض نماز تو ادا کرنا ہی ہے مگر آج ذرا پابندی وخیال کے ساتھ جماعت سے پڑھے اس کے علاوہ ایک نفل بھی لکھی جاتی ہے کسی سے ہو سکے تو پڑھے۔

سو رکعت پڑھے چار چار کی نیت سے بعد فارغ ہونے کے ستر مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ستر ہی مرتبہ استغفار اور ستر ہی مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو مشک اور عنبر سے بھر دے گا اور جب قبر سے اُٹھے گا تو چہرہ اس کا مثل قمر روشن ہوگا۔ (لطائف، شرعتہ الاسلام)

(۴) عاشورہ کے دن صلہ رحمی بھی کرے بڑی فضیلت ہے ثواب یحییٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام عطا ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔

(شرح شرعتہ الاسلام) ص ۲۱۸/

Marfat.com

(۵) عاشورہ کے دن مجلس ذکر میں بھی حاضر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورہ کے دن عالم کی مجلس میں حاضر ہوگا ایک ساعت ان کے ساتھ بیٹھے گا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جنّت میں داخل فرمائے۔
(شرح شرعتہ الاسلام) ص ۲۱۷

(۶) عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ ہر بال کے عوض جنّت میں درجہ بلند فرمائے گا۔ (شرح شرعتہ الاسلام)

(۷) عاشورہ کے دن مسلمانوں کی راہ سے تکلیف اور ایذاء کو دور کرے صلح کرائے مسلمانوں کو سلام کرے اگر دس مسلمانوں کو بھی سلام کیا تو گویا تمام مسلمانوں کو سلام کیا اور امن سلامتی کا پیام دیا کس قدر نیت کا اجر ملے گا
(شرح شرعتہ الاسلام)

(۸) عاشورہ کے دن غسل کرنے سے گناہوں سے پاک ہوتا ہے جیسا کہ آج ماں کے پیٹ سے پاک ہوا اور جس نے دو مرتبہ غسل کیا اس کو کبھی آشوب چشم کی شکایت نہیں ہوگی۔ (شرح سرعتہ الاسلام)

(۹) حدیث میں ہے عاشورہ کے دن سرمہ لگائے طحطاوی میں ہے یہ حدیث ضعیف ہے مگر موضوع نہیں ہے فضائل میں ضعیف حدیثوں پر بھی عمل مقبول ہے۔

(۱۰) روزہ بھی رکھے بعض علماء متقدمین کو خواب میں دیکھا گیا تو فرمایا کہ اس روزہ کے طفیل میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساٹھ برس کے گناہ بخشدئے حضرت قتادہ رضؓ فرماتے ہیں کہ یہ زکوۃ کے ضایع کرنے والے کا بھی کفارہ ہے۔
(لطائف المعارف۔ شرح شرعتہ الاسلام)

Marfat.com

تمام ماہ محرم کے روزے اور اُن کی فضیلت

سوال۔ عاشورہ کے علاوہ تمام ماہ محرم میں روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ مستحب ہے البتہ عشرہ میں زیادہ تاکید ہے اِس ماہ کا ایک روزہ دوسرے ماہ کے تیس دن سے افضل ہے اور رمضان کا ایک روزہ ماہ حرام کے تیس سے افضل ہے حدیث مسلم میں ہے (افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم) محرم سے بعض نے عاشورہ مراد لیا ہے اور بعض نے تمام محرم مراد لیا ہے تو اس حدیث کی بنا پر تمام ماہ کے روزے بھی افضل ہو سکتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت۔ اشعۃ اللمعات)

عمل

سوال۔ ماہ محرم کو حکماء اسلام نے کن مہمات کے ساتھ خاص کیا ہے۔

جواب۔ شجاعت۔ عزم و ثبات۔ تقویت قلب۔ دشمن پر ظفر اور کامیابی کے لئے خاص ہے۔ اس میں سفر وسط ماہ میں کرے۔

(حرز الامان لمولانا واعظ حسین کاشفی قلمی بیاض)

سوال۔ براہ کرم کوئی عمل بھی بتلائیں۔

جواب۔ اوّل اس ماہ کا ذکر اللہ اکبر سولہ ۱۶ مرتبہ پڑھیں پھر اس ماہ کا خاص اسم یا خیر المنزلین دو سو اٹھاسی ۲۸۸ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کریں۔

(واعظ کاشفی)

جو شخص اوّل محرم کو ایک سو تیرہ مرتبہ بسم اللہ شریف لکھ کر اپنے پاس رکھے گا انشاء اللہ مدت العمر اس کو کوئی امر مکروہ پیش نہیں آئے گا۔

(مجربات دیربی) اگر روزہ کے ساتھ عمل ہو گا تو قوی ہو گا۔

Marfat.com

عمل برائے تقویت قلب
دفع اختلاج وہول

سوال۔ عاشورہ کے دن کا بھی کوئی عمل لکھیں

جواب۔ حرز الامان میں ہے

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو اس دن کا خاص ذکر ہے اس کو انچاس ۴۹ مرتبہ پڑھے اس دن وقتِ زوال محلِ اجابت ہے جو دعا کرے گا انشاء اللہ قبول ہوگی۔ اگر کسی کا قلب ضعیف ہوگیا تجارت وغیرہ میں نقصان پہونچنے یا دیگر مکروہاتِ زمانہ نے پست ہمت کر دیا ہو کہ اب کسی کام کرنے پر جرأت اور شجاعت پیدا نہیں ہوتی تو اس کو چاہئے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مذکورہ بالا تعداد میں پڑھ کر اسم اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ کا ورد ان اسماء کے مطابق کرے انشاء اللہ باہمت اور قوی القلب ہو جائے گا (ورد العظیم) اور نقش ذیل لکھ کر بازو پر باندھ دے۔

لاحول	ولاقوۃ	الاباللہ	العلی العظیم
العلی العظیم	الاباللہ	ولاقوۃ	لاحول
ولاقوۃ	لاحول	العلی العظیم	الاباللہ
الاباللہ	العلی العظیم	لاحول	ولاقوۃ

صفر

سوال۔ صفر کونسا اسلامی مہینہ ہے۔

جواب۔ دوسرا مہینہ ہے۔

سوال۔ کیا اس ماہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص تاریخ کا روزہ رکھنا ثابت ہے۔

Marfat.com

جواب۔نہیں کوئی خاص روزہ ثابت نہیں۔
سوال۔تو کیا یہ مہینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ سے خالی رہا۔
جواب۔نہیں۔کوئی مہینہ ایسا نہیں کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ سے خالی چھوڑا ہو۔حدیث شریف میں ہے وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا کاملا منذ قدم المدینۃ الا رمضان اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مہینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا نہیں گذرا کہ جو روزہ سے خالی رہا ہو اگرچہ کامل ماہ کو صرف رمضان کے روزہ رکھے اس کے تحت حضرت ملا علی قاری نے شرح شمائل میں یہ فائدہ لکھا ہے۔

فیہ ایماء الی انہ یستحب ان لا یخلو شھرا من صوم نفل وان لا یکثر منہ حتی یمل بل علی وجہ التوسط والاقتصاد (شرح شمائل للملا علی القاری)

اس حدیث میں اسطرف اشارہ ہے کہ مستحب ہے نہ کوئی مہینہ نفل روزہ سے خالی رہے نہ اتنی کثرت سے روزہ رکھے کہ انتہا ملال پر ہو جد توسط میں رہتے ہوئے روزہ رکھے یعنی درمیانی روش ہو۔

سوال۔پھر اس ماہ میں کن تاریخوں میں روزہ رکھے۔
جواب۔جب چاہے روزہ رکھے مگر حد توسط میں اس طرف بھی لطیف اشارہ ہے کہ وسط ماہ یعنی تیرہ۔چودہ۔پندرہ تاریخ کے روزے رکھے کہ یہ ایام بیض کے روزے ہیں جو مسنون ہیں۔ان روزوں کا رکھنے والا صایم الدھر کے حکم میں ہے۔نیز خیر الامور اوسطھا اس پر صادق۔
سوال۔سنا ہے کہ صفر کا مہینہ منحوس مہینہ ہے اس میں بلاؤں کا نزول ہوتا ہے کیا اس کے بارہ میں کوئی ذکر حدیث میں آیا ہے۔
جواب۔بخاری شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

Marfat.com

لاعدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر — چھوت چھات۔ بدشگونی۔ ہامہ۔ صفر کوئی چیز نہیں (بخاری ص۸۵۷)

اس حدیث میں لاصفر سے نزول بلا کی نفی ہے۔ یا بلا کا نزول ہے تو اس کے موثر بالذات ہونے کی نفی ہے الفاظ کی تشریح درج ذیل ہے۔

عدوی عدوی سے مراد امراض متعدیہ کا لگ جانا ہے زمانہ جاہلیت میں لوگ متعدی امراض کو موثر بالذات سمجھتے تھے جو شرک ہے اس کی نفی کر کے صحیح اسلامی عقیدہ سمجھایا گیا کہ یہ تو ایک سبب ہے تمام اسباب عادیہ میں یہ ہی عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ اسباب خود موثر نہیں موثر اللہ تعالیٰ ہے چنانچہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ریگستان میں ایک اونٹ ہرن کی طرح صحیح سلامت دوڑتا پھرتا ہے مگر وہ ہی اونٹ جب کسی خارش والے اونٹ سے ملتا ہے تو بیمار ہو جاتا ہے اس کو بھی خارش ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا پہلے اونٹ میں یہ خارش کا مرض کہاں سے آیا یہ ہی کہا جائے گا کہ اللہ نے پیدا کیا تو یہاں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ سبب کے بعد بھی اللہ ہی نے پیدا کیا ہر حال وہی خالق امراض ہے۔ مقصود تعلیم عقیدۂ توحید کی اصلاح ہے نہ اصول طبیہ کو معطل کرنا ورنہ اسباب متعدیہ میں سے ایک مرض جذام بھی ہے جس کے لئے آپ نے فرمایا (فر من المجذوم کما تفر من الاسد) کہ جذامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو یہاں اسباب کی رعایت کی تعلیم ہے اور لا عدوی سے اسباب کے تاثیر ذاتی کی نفی اور اس کے اعتقاد کا ابطال مقصود ہے ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنا ناقہ چھوڑ کر خدا پر توکل کروں فرمایا (اعقلھا وتوکل) اس کو باندھ پھر خدا پر بھروسہ کر۔ ع بر توکل پائے اشتر را ببند۔ پس یہ معنے سمجھانا ہے

Marfat.com

کہ توکل قلب سے طرح اسباب ہے یعنی دل سے اسباب بھروسہ کا نکالنے کا نام ہے نہ ترک اسباب کہ یہ حکمت الٰہی کا ابطال ہے مگر اسباب کی پابندی میں اس قدر غلو اور انہماک بھی پسند نہیں کہ انسان وہم میں مبتلا ہو جائے اگر راستہ میں بلی گذر گئی تو کھڑے کے کھڑے رہ گئے گھر سے نکلے ہی تھے کہ کسی کی چھینک کی آواز آگئی تو آگے کا جانا ترک کر دیا۔ کوئی مر گیا تو بس مکان ہی چھوڑ دیا اس خیال سے کہ یہاں کا رہنا ہماری موت کا سبب ہے یہ سب لغو خیال ہیں قلب کو مضبوط رکھو اور یہ دعا پڑھ کر راستہ چلو اور گھر میں بلا خوف و خطر رہو۔ دعا یہ ہے۔ اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیات الا انت۔ اگر توکل قوی ہو جائے تو اسباب مضرت کا کچھ خوف و ہراس قلب پر طاری نہ ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا نوش فرمایا اور کچھ بھی نقصان نہ ہوا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قول و فعل سے یہ ہی تعلیم دینا مقصود تھا کہ موثر بالذات اللہ ہے اسباب نہیں۔ یہاں سے قلب کی اصلاح کی اہمیت معلوم ہوئی لطائف المعارف ص۲۷۰ میں ہے۔ (الاشتغال بتطھیر القلوب افضل من الاستکثار من الصوم والصلوۃ مع غش القلوب ودغلھا) اسلئے اولیا کرام صوفیائے عظام نے تطہیر قلوب کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اپنے ذمہ لیا جو سب سے بہتر کام ہے۔

طیرہ طیرہ شگون بد کو کہتے ہیں اس کے ذریعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اللہ کے خوف کو قلب سے نکالا ہے صحیح ابن حبان میں ہے (والطیرۃ علی من تطیر) یعنی بدفالی کا نقصان اُسی پر ہے کہ جو ڈرا اگر کوئی بدشگونی کا وقت آئے تو سمجھو کہ کچھ نہیں خدا پر بھروسہ کر کے یہ دعا پڑھ لو۔ اللھم

Marfat.com

لاطیر الاطیرك ولاخیر الاخیرك ولا الہ غیرك۔ انشاء اللہ کچھ نقصان نہیں ہوگا۔

ہامہ ہامہ کے معنی سر اور کھوپڑی کے ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ انسان جب مرجاتا ہے تو اس کے بدن کی ہڈیوں سے مل کر ایک پرند بنتا ہے یہ بھی ایک اعتقاد تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرند نکلتا ہے وہ اس وقت تک فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھکو پانی پلاؤ جب تک کہ قاتل نہ مار دیا جائے یہ بھی لوگوں کا اعتقاد تھا کہ کسی الو نے کسی کی گھر پر بیٹھ کر آواز لگائی تو گھر والے کی موت ہے لاہامہ کہکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے متعلق فرمایا کہ یہ کچھ نہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

صفر اس تفسیر میں بہت سے اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد نسی یعنی صفر کا ہٹا دینا ہے کفار مہینوں میں تقدیم و تاخیر کرتے رہتے تھے اگر جنگ کرتے ہوئے ماہ محرم آگیا تو یہ کہکر جنگ جاری رکھتے کہ امسال صفر پہلے آگیا یہ محرم نہیں ہے صفر ہے لاصفر سے آنحضرتؐ نے اسکی نفی فرمائی اور قرآن نے بھی اس کی تردید کی (انما النسئی زیادۃ فی الکفر) مہینہ کو پیچھے کر دینا کفر کی زیادتی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ لاصفر سے ماہ صفر میں نزولِ بلا کی نفی مراد ہے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ صفر کا مہینہ موردِ آفات ہے اس میں کثرت سے بلاؤں کا نزول ہوتا ہے لاصفر فرما کر اس کی نفی کر دی یا تاثیر بالذات کی نفی فرمائی۔ پس اس میں یا تو سرے ہی سے نزول بلا کی نفی ہے یا نزول بلا کی نفی تو نہیں مگر مؤثر بالذات ہونے کی نفی ہے تو اس میں تسلی ہے کہ اگر نزول بلا ہے بھی تو تم کو کیا غم تم صفر سے کیوں خائف ہوتے ہو صفر کوئی چیز نہیں خدا کے اوپر بھروسہ رکھو اور وہی دعا جو اوپر بتلائی

Marfat.com

گئی یعنی اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت
اس ماہ میں بھی اس کو پڑھ کر خدا سے روبلا کی دعا کیا کرو۔ راحت القلوب
میں حضرت سلطانجی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی طرف منسوب کرتے ہوئے
تحریر فرمایا ہے کہ اس ماہ میں نو لاکھ بیس ہزار بلاؤں کا نزول ہوتا ہے اگر ایسا
ہے تو دعا اور رجوعیت الی اللہ کو رد بلا کے لئے ذریعہ بنانا کارآمد ہوگا چنانچہ
راحت القلوب میں بھی اس کے آگے یہ درج ہے جو کوئی دعا اور طاعت میں
اس مہینہ کو گذارے گا وہ انشاء اللہ بلا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔

آخری چہارشنبہ کا ذکر

سوال۔ آخری چہارشنبہ کی کیا اصل ہے
جواب۔ کتابوں میں اس کی کوئی اصل نظر سے
نہیں گذری البتہ راحت القلوب میں حضرت سلطانجی رحمۃ اللہ علیہ نے
اپنے مرشد سے بحوالہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمایا کہ جو کوئی
آخری چہارشنبہ کو چار رکعت پڑھے گا وہ نہ صرف اُن جملہ بلاؤں سے ہی محفوظ
رہے گا جو اس دن نازل ہوتی ہیں بلکہ سال آئندہ تک انشاء اللہ اس کو
کوئی بلا نقصان نہیں پہونچائے گی۔ وہ چار رکعت یہ ہیں رکعت اول میں
بعد فاتحہ قل یا ایھا الکافرون پندرہ مرتبہ دوسری رکعت میں سورہ اخلاص
گیارہ مرتبہ تیسری رکعت میں قل اعوذ برب الفلق پندرہ مرتبہ چوتھی رکعت
میں قل اعوذ برب الناس پندرہ مرتبہ پھر سلام کے بعد ایاک نعبد وایاک
نستعین چند بار پڑھ کر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعا مانگے۔
نیز تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کی ابتدا آخری چہارشنبہ
کو ہوئی ممکن ہے یہ اصل ہو اسدن کے اہتمام کی۔ **عمل**

سوال۔ ماہ صفر کن مہمات کے ساتھ خاص ہے۔

Marfat.com

جواب۔ دفع سحر۔ نظر بد۔ تکلیف دہ اور موذی چیزوں کے دور کرنے اور دیو و پری کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ مہینہ خاص ہے۔ (حرز الامان قلمی)

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ ذکر اللہ اکبر ۳۲۵ مرتبہ اور اسم یا مقلب اللیل والنہار ۹ بار پڑھ کر عمل شروع کرے۔ (حرز الامان)

مکانوں سے اثر جنات دور کرنے کیلئے مجرب عمل

سوال۔ کوئی عمل بھی تحریر فرمائیں بعض مکانوں میں جنوں کا اثر ہوتا ہے بہتر ہوگا کہ اس کے لئے کوئی عمل تحریر فرما دیں تاکہ اس ماہ میں اس عمل کا اثر زیادہ ہو۔

جواب۔ سورہ حجرات لکھ کر گھر کی دیوار پر لگا دیں انشاء اللہ وہ گھر دیو اور جن کے اثرات سے محفوظ رہے گا۔ (الدر النظیم) اگر روزہ کے ساتھ عمل لکھے گا تو زیادہ قوی ہوگا۔ دیگر۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جنات دوڑے ایک آن میں سے شعلہ ناری یعنی آگ کے شعلوں کے ساتھ بقصد ایذا رسانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگے بڑھا حضرت جبرئیل نے حاضر ہو کر یہ عمل پیش کیا۔ اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما ننزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر ما فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر کل طارق الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پڑھا آتش شیطانی کا بھڑکتا ہوا شعلہ بجھ گیا اور ہزیمت خوردہ ہو کر جنات بھاگ گئے (ابن السنی) بہتر ہے کہ اس کو پڑھو بھی اور لکھ کر رکھ لو جب موقع ہو دیوار پر اس کو چسپاں بھی کر دو۔ دیگر۔ انھم یکیدون

Marfat.com

کید او اکید کید افعل الکافرین اعلھم ردیدا۔ لوہے کی چار عدد کیلیں لے اور ہر کیل پر ۲۵-۲۵ بار پڑھ کر دم کر کے گھر کے چاروں گوشوں پر گاڑ دو۔ (القول الجمیل)

دیگر۔ سورہ فاتحہ۔ آیۃ الکرسی۔ پانچ آیات اول سورہ جن کی پڑھ کر پانی پر دم کر کے مکان کے اطراف اور گوشوں پر چھڑک دو۔ انشاء اللہ وہ گھر جنوں سے پاک اور محفوظ ہو جائے گا۔

ربیع الاوّل

سوال۔ ربیع الاوّل اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ تیسرا مہینہ ہے۔

سوال۔ کیا اس ماہ کا کوئی خاص روزہ ہے۔

جواب۔ اس ماہ کا کوئی خاص روزہ نہیں لیکن صفر کے مہینہ میں یہ بیان گذر چکا ہے کسی بھی مہینہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ سے خالی نہیں چھوڑا۔ لہذا یہ مہینہ بھی روزہ سے خالی نہیں رہا۔ ہم کو بھی اس ماہ میں روزہ رکھنا چاہئے روزہ ایک ریاضت ہے جس کی روح بھوک اور پیاس ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روزہ وہ مجاہدہ ہے کہ طریقت کا نصف حصہ روزہ سے ہی طے ہو جاتا ہے لہذا اس مبارک مہینہ کا بھی روزہ نہیں ترک کرنا چاہئے

سوال۔ اچھا تو پھر کس تاریخ میں مناسب ہے اور اس ماہ میں کون سے روزے رکھے۔

جواب۔ وہی ہر ماہ کے تین روزے ایام بیض کے اس ماہ میں بھی رکھے۔

Marfat.com

اب رہا مناسب کا سوال تو احقر کے نزدیک بارہ۔تیرہ۔چودہ۔کو روزہ رکھے اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ماہ میں کسی خاص تاریخ کا روزہ ثابت نہیں البتہ یوم ولادت یعنی پیر کا روزہ رکھنا ولادت کے شکر میں ثابت ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا (فیہ ولدت) کہ میں اس میں پیدا ہوا ہوں اسلئے روزہ رکھتا ہوں تو اگر کوئی حب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ماہ کے اندر بارہ تاریخ کو نعمت ولادت کے شکر میں روزہ رکھے تو سبب مشترک موجود پھر ایک قول کی بنا پر اسی بارہ تاریخ سے ایام بیض کی ابتدا ہوتی ہے۔ ایام بیض کی تعین میں نو اقوال ہیں اُن میں سے تیسرا قول بارہ سے چودہ تک کا بھی ہے مرقات میں اس عبارت کے بعد (حاصل الخلاف فی تقریر ایام البیض تسعۃ) تیسرے نمبر پر یہ عبارت ہے۔

الثالث من الثانی عشر	تیسرا قول یہ ہے کہ بارہ تاریخ سے چودہ تک ایام
الی الرابع عشر۔ (مرقات ص۵۵۲)	بیض ہیں۔

لہٰذا مناسب ہوگا کہ عاشقان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایام بیض کے روزے اس ماہ میں بارہ تاریخ ولادت سے ابتدا کر کے چودہ پر ختم کر دیں تاکہ بارہ تاریخ بھی عبادت الٰہی کے ذریعہ شکرانہ نعمت میں گذرے۔ پس اس ماہ میں ایام بیض کے روزے بارہ۔تیرہ۔چودہ کو رکھنا موزوں ہوگا۔

سوال۔ ماہ ربیع الاوّل کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ کنویں اور چشموں میں پانی زیادہ کرنے۔ اور کھیتوں کی پیداوار کو ٹڈی وغیرہ اور دیگر آفات سماوی اور ارضی سے بچانے نیز ثمرات اور پھلوں کو زیادہ کرنے کے لئے یہ ماہ اپنے اندر خاص اثرات رکھتا ہے (حرز الامان قلمی)

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم بھی بتلائیں۔

Marfat.com

جواب - اللہ اکبر - سولہ مرتبہ - اسم یا قادر یا مقتدر ۳۹۹ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے (قلمی بیاض للواغظ الکاشفی) روزہ ہوگا تو عمل زیادہ قوی ہوگا می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود (حرز الامان)

بکثرت پھل آنے کھیت سے آفات دور کرنے کیلئے مجرب عمل

سوال - کوئی عمل بھی براہ کرم بخشیں -

جواب - موذی جانوروں سے کھیتوں کی حفاظت اور درخت لگانے اور ان میں بکثرت پھل اور ثمرات آنے کے لئے عمل ذیل درج کیا جاتا ہے - آیہ کریمہ فالق الحب والنوی کو زعفران اور کافور سے طشتری پر لکھ کر پاک پانی سے ان نقوش کو دھو کر اس پانی میں وہ گٹھلی اور دانہ ڈالدے کہ جن کو بونا اور جن کے درخت لگانا چاہتا ہے انشاء اللہ اس گٹھلی اور دانہ سے جو درخت بھی پیدا ہوں گے ان میں اس قدر کثرت سے پھل آئیں گے کہ قدرت حق کا عجیب کرشمہ نظر آئے گا اور اگر درخت لگا چکا ہے تو یہ پانی ان کی جڑوں میں پہونچائے درخت خوب ثمردار ہوں گے اور کھیت میں جو پانی دیا جاتا ہے اس میں اس پانی کو ملا دے تو انشاء اللہ کھیت میں خوب پیداوار ہوگی اور موذی جانوروں سے بھی محفوظ رہیگا (اگر روزہ کے ساتھ اس عمل کو لکھا جائے تو عمل زیادہ قوی ہوگا) (الدار النظیم ص)

ربیع الآخر

سوال - ربیع الآخر اسلامی سال کا کون سا مہینہ ہے -

جواب - یہ اسلامی سال کا چوتھا مہینہ ہے -

سوال - اس ماہ کا کوئی روزہ ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائے -

جواب - اس ماہ میں بھی وہی ایام بیض کے تین روزے رکھے جو مسنون ہیں -

Marfat.com

روزہ سے گھبرانا نہیں چاہئیے حضرت غوث اعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ تصوف اور خدا کی معرفت میں یہ بلند مقام آپ کو کس چیز سے حاصل ہوا آپ نے فرمایا کہ بھوک سے پس روزہ کی بھوک اور پیاس خدا تک پہونچاتی ہے لہذا اس ماہ میں یہی روزہ رکھو اور خدا کا قرب حاصل کرو۔

سوال۔ ماہ ربیع الاخر کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ حفظ الطفال۔ تجارت کی ترقی۔ باہم معاملات کے عمدہ نتائج اور منافع حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر اعمال موثر ہوتے ہیں۔

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم خاص کیا ہے۔

جواب۔ ذکر اللہ اکبر ۱۶ مرتبہ۔ اسم یا ارحم الراحمین ۱۱۱۴ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے۔ روزہ رکھ کر عمل شروع کیا جائے تو تاثیر قوی ہوتی باید کہ در روز عمل روزہ دار بود (حرز الامان قلمی)

حفاظت اطفال کیلئے مجرب عمل

سوال۔ براہ کرم کوئی عمل بھی تبلا دیں۔

جواب۔ حفظ الطفال یعنی بچوں کی حفاظت کے لئے دو عمل لکھے جاتے ہیں جو کوئی معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کو لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈال دیگا انشاء اللہ وہ بچہ جن وانس کے ضرر و اثر سے کیڑوں اور حشرات الارض اور ام الصبیان سے محفوظ رہے گا یہ عمل حضرت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے پہونچا ہے جو تیر بہدف ہے۔

دیگر۔ واذا قرءت القران (کو) نفور آ تک نیلے کپڑے یا نیلے کاغذ پر لکھ کر دائیں بازو پر باندھے انشاء اللہ آسیب کے اثر و آفات زمانہ سے بچہ محفوظ رہے گا۔ (قلمی بیاض للواعظ الکاشفی)

Marfat.com

جمادی الاولیٰ

سوال۔ جمادی الاولیٰ اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ اسلامی سال کا یہ پانچواں مہینہ ہے۔

سوال۔ اس ماہ کا کوئی خاص روزہ ہے۔

جواب۔ یہ ہی خاص روزے ہیں جو ہر ماہ کے تین روزے ہیں وہ بھی ایام بیض کے جو مسنون در مسنون ہیں۔ لہذا۔ تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ کو روزے رکھے یہ وہ خاص روزے ہیں کہ جن کی تعلیم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا اباذر اذا صمت من الشھر ثلثۃ ایام فصم ثلث عشرۃ و اربع عشرۃ و خمس عشرۃ (مشکوۃ بحوالہ ترمذی و نسائی)

سوال۔ ماہ جمادی الاولیٰ کا تعلق کن مہمات سے ہے۔

جواب۔ حفاظت حمل۔ طلب اولاد۔ تسہیل ولادت۔ تربیت اطفال وغیرہ مہمات کے اعمال کے لئے یہ خاص مہینہ ہے۔

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ ذکر۔ اللہ اکبر ۲۵ مرتبہ۔ اسم یاحق ۱۳۶ مرتبہ پڑھ کر پھر کوئی عمل شروع کرے۔ روزہ میں عمل کرے تو اور زیادہ قوی ہو می باید کہ دوروز عمل روزہ دار بود (حرز الامان)

بچہ کی تربیت و نشوونما کے لئے مجرب عمل

سوال۔ براہ کرم کوئی عمل بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ بعض عورتوں کو شکایت ہوتی ہے کہ ہمارا بچہ اتنے ماہ یا سال کا ہوگیا مگر یہ کچھ بڑھتا ہی نہیں ہے اس کے لئے ایک عمل لکھا جاتا ہے آیہ کریمہ والذین احسن کل شئے خلقہ کو

تشکر دن تک سورہ سجدہ سے شیشہ کی طشتری پر لکھ کر پانی سے دھوئے پھر اس کے دو حصے کرے ایک کو کھانے میں ملا کر پکائے اور کھلائے دوسرے کو پلائے سات دن عمل کرے انشاء اللہ بہت جلد بچہ بڑھے گا اور بہتر نشوونما ہوگی۔

(بیاض واعظ کاشفی)

حفاظت حمل کے لئے مجرّب عمل

سوال۔ بعض عورتوں کے حمل گر گر جاتے ہیں وہ سخت آزردہ رہتی ہیں لہٰذا پیٹ کے بچہ کی حفاظت کے لئے بھی کوئی عمل تحریر کر دیں۔

جواب۔ آیہ کریمہ اذقالت امرأۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی (کو) بغیر حساب تک گلاب وزعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر عورت کے بائیں کونچ پر باندھ دے انشاء اللہ بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا۔ (الدر النظیم) اور اگر روزہ بھی ہو ان آیات کے لکھنے کے وقت تو عمل زیادہ قوی ہوگا۔

طلب اولاد نرینہ کے لئے مجرّب عمل

سوال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بعض کے یہاں اولاد تو ہوئی مگر لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں ان کو اولاد نرینہ کی طلب ہوتی ہے ان کے لئے کوئی عمل تحریر فرمائیے۔

جواب۔ جو کوئی سورۂ فجر کی سو بار تلاوت کر کے عورت سے مباشرت کرے گا انشاء اللہ اس کو ایسا فرزند صالح ملے گا کہ آنکھ روشن ہو جائیگی اور جو کوئی سورہ اعلےٰ کو لکھ کر اوّل ماہ حمل میں عورت کے پہلو راست پر لٹکائیگا اللہ تعالیٰ اس کو فرزند نرینہ عطا فرمائے گا۔ مجرب ہے۔ (قلمی کتاب للواعظ الکاشفی بحوالہ الدر النظیم)

Marfat.com

جمادی الاخریٰ

سوال۔ جمادی الاخریٰ اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ یہ اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔

سوال۔ اس ماہ کا کوئی خاص روزہ ہو تو تحریر فرمائیے۔

جواب۔ پہلے بھی یہ بیان گذرا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ سے کوئی مہینہ خالی نہیں رہا اور یہی مضمون حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ (مشکوۃ بحوالہ مسلم شریف)

لہٰذا روزہ سے یہ مہینہ بھی خالی نہیں رہنا چاہئیے۔ مناسب ہے کہ ایام بیض کے یعنی مہینہ کی تیرہ۔ چودہ۔ پندرہ۔ تاریخ کو روزہ رکھ کر سعادت حاصل کریں۔ روزہ سے دل نرم ہوتا ہے گناہوں سے بچنے کی قوت حاصل ہوتی ہے انسان متقی بنتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ لعلکم تتقون پھر یہ تین روزے ہمیشہ روزے رکھنے کی برابر ثواب میں ہیں۔

عمل

سوال۔ یہ ماہ جمادی الاخریٰ کن مہمات کے ساتھ خاص ہے۔

جواب۔ شہر کو دشمنوں کے حملہ سے بچانا۔ زلزلوں کا دفعیہ دفع قحط اور وبا وغیرہ کے لئے اس ماہ میں اعمال زیادہ موثر ہوتے ہیں۔

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم خاص بھی تبلائیں۔

جواب۔ ذکر اللہ اکبر۔ ۲۵ بار۔ اسم یا مُفیض النور۔ ۸۶۶ مرتبہ پڑھکر

Marfat.com

پھر کوئی عمل شروع کرے تاکہ زیادہ مؤثر ہو۔ اگر روزہ بھی ہو تو عمل قوی ہوگا
می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود (حرز الامان)

چیچک طاعون اور جانوروں کی بیماری قحط اور وبا سے حفاظت کے لئے مجرب عمل

سوال۔ کوئی عمل بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ اگر بھیڑ۔ بکری۔ بھینس یا دیگر جانوروں میں وبا آجائے یا آدمیوں میں کوئی وبا مثل چیچک و طاعون وہیضہ وغیرہ پھیل جائے تو حفاظت کے لئے ذیل کی دعا صبح و شام پڑھے بھی اور لکھ کر رکھ لے جب ضرورت ہو تو دیوار پر چسپاں کر دے۔

تحصنت بذی العزۃ والجبروت واعتصمت برب الملکوت وتوکلت علی الحی الذی لایموت اللّٰھم اصرف عنا ھذا الوباء وقنا شرہ ونجنا من الطعن والطاعون والبلاء بلطفک یا لطیف یا خبیر انک علی کل شئ قدیر (دیربلی) ص۱۱۵

رجب

سوال۔ رجب اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ رجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ اس ماہ کا چاند دیکھکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے تھے (اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان) (اذکار نووی) اے اللہ ہمارے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہم کو رمضان تک پہونچا۔ یہ معراج کا مقدس مہینہ ہے اور یہ چار حرمت والے مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔ ماہ حرام

Marfat.com

میں سے چار مہینہ یکے بادیگرے متصل آتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ اور ایک ان سے جدا اور منفصل ہے وہ ماہ رجب ہے ان چاروں مہینوں میں جنگ اور قتل و قتال حرام ہے قرآن کریم میں ہے۔ (یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر) اے حبیب آپ سے ماہ حرام میں قتال کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے اس میں قتل و قتال عظیم و کبیر گناہ ہے۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں ہے (فلا تظلموا فیہن انفسکم) ان مہینوں میں گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان مہینوں میں نافرمانی اور جرم کا جس طرح گناہ زیادہ ہے نیکیوں کا اجر بھی زیادہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حرمت والے چار مہینے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ بعض صالحین کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ قبل رجب بیمار ہوئے انہوں نے دعا کی کہ الٰہی میرا انتقال ہو تو رجب میں ہو کہ اس میں اللہ دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ (لطائف المعارف) ص ۱۱۹

رجب کے روزہ کا حکم

سوال۔ رجب کا روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔ زاد المعاد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کا روزہ نہیں رکھا اور نہ یہ مستحب ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے لیکن عالمگیری ص ۲۱۴ میں ہے کہ یہ پسندیدہ اور محبوب و مرغوب روزہ ہے۔ عالمگیری نے اس کو مرغوبات میں دکھلایا ہے۔ رغبت اس لئے ہے کہ یہ بھی ماہ حرام سے ایک مہینہ ہے اور ماہ حرام کے روزوں کی فضیلت میں اخبار آثار وارد ہیں۔ ابن ماجہ ہی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راوی حدیث کو (صم الشہر الحرام) فرما کر ماہ حرام میں روزہ رکھنے کی ترغیب دی۔ رجب بھی ماہ حرام میں داخل ہے

Marfat.com

تو اس کا بھی روزہ مستحب ہوا۔ ممانعت اسلئے فرمائی کہ اہل جاہلیت اسکی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ اور روزہ رکھنے میں اُس دن اور اس ماہ کی تعظیم ہوتی ہے لہذا تعظیم بالصوم سے منع فرمایا۔ اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھوں پر مار مار کر اس دن کے روزہ رکھنے والے لوگوں کو روکتے تھے مگر لطائف المعارف میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کل ماہ حرام کے تمام و کمال روزے رکھتے تھے۔ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رجب میں روزہ رکھنے والوں کے لئے خاص محل تیار ہوگا۔ لطائف میں ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں کہ ابو قلابہ اکابر تابعین میں سے ہیں یہ اپنی طرف سے تو ایسی بات کہہ نہیں سکتے تو ضرور ان کو کوئی حدیث پہونچی جس کے سبب ماہ رجب کے روزہ کی یہ فضیلت بیان کی۔ ابن ماجہ کے حاشیہ انجاح میں ہے کہ ہوسکتا ہے کہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہو اجازت بعد کی ہو بیہقی وغیرہ نے ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت بیان کی ہے طبرانی میں بھی خاص ماہ رجب کے روزہ کے فضائل لکھے ہیں جو آگے درج کئے جائیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ اسی اجازت و فضیلت کے پیش نظر ماہ رجب میں بکثرت روزے رکھتے تھے جیسا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شمائل میں حدیث ذالك شهر يغفل الناس عنه بين رجب و رمضان کے تحت تحریر فرمایا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے اس طرف کہ لوگ ماہ رجب میں بکثرت روزہ رکھتے تھے۔ صرف شعبان کے روزے سے لوگ غافل تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمل سے شعبان میں بھی روزے رکھنے مسنون فرمادئے مواہب میں ہے کہ جب کوئی مہینہ آنحضرت کے روزہ سے خالی نہیں رہا تو یہ بھی باقی مہینوں کی طرح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ سے کوئی خالی رہ سکتا ہے بلکہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے حضرت عروہ ابن زبیر نے پوچھا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رجب میں روزہ رکھتے تھے تو تین مرتبہ صاف کہا جی ہاں اس مہینہ کو بھی روزہ سے شرف بخشتے تھے لہذا اس ماہ کے روزہ منع نہیں ماہ حرام میں داخل ہونے کی وجہ میں بھی مستحب ہیں اور خصوصیت کے ساتھ اس کے فضائل میں نصوص بھی وارد ہیں۔

ماہ رجب کے روزوں کا ثواب

سوال۔ اب براہ کرم ماہ رجب کے روزے اور اُن کا ثواب بیان فرمائیے۔

جواب۔ شرح عین العلم میں ہے رجب کے اوّل دن کا روزہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا کفارہ تیسرے دن کے روزہ میں ایک سال کا کفارہ پھر ہر دن کا روزہ ایک مہینہ کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ طبرانی میں ہے کہ جس نے رجب کے ایک دن کا روزہ رکھا گویا اُس نے سال بھر کا روزہ رکھا اور جس نے سات دن کا روزہ رکھا اُس پر جہنم کے دروازہ بند کر دئے گئے جس نے آٹھ دن کے روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازہ کھولدے گئے جس نے دس دن کے روزہ رکھے اللہ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا جو پندرہ دن کے روزہ رکھے گا آسمان سے ندا آئیگی کہ تیرے گذشتہ گناہ معاف کئے اب از سر نو عمل کر جو زیادہ روزہ رکھے گا اس کو زیادہ دے گا۔ (شرح عین العلم ص ۱۸۳)

سوال۔ کیا رجب کے کسی خاص دن میں روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔

جواب۔ جی ہاں جمعرات جمعہ اور ہفتہ میں ..... روزہ رکھنا مستحب ہے۔

(عالمگیری) ص ۲۱۴

Marfat.com

ستائیسویں رجب کے روزہ کا ثواب

سوال۔ کیا رجب کی ستائیسویں تاریخ کے روزہ کی بھی کوئی فضیلت ہے۔
جواب۔ جی ہاں ستائیسویں تاریخ کا روزہ ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر فضیلت رکھتا ہے۔ (حیات الصائمین عن کنز العباد)

عمل

سوال۔ ماہ رجب کن مہمات کے ساتھ خاص ہے۔
جواب۔ رفع فکر و غم۔ جادو و سحر کا ازالہ۔ غصہ کو ٹھنڈا کرنے۔ سلاطین اور حکام کے قہر و غضب سے بچنے کے لئے اس ماہ میں اعمال زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔ (حرز الاماں)
سوال۔ اس ماہ رجب کا ذکر اور اسم خاص کیا ہے۔
جواب۔ ذکر۔ اللہ اکبر ۹ مرتبہ اور لا الہ الا اللہ ۹ مرتبہ۔ اسم یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ ۳۵۵ بار پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے۔ بحالت روزہ عمل شروع ہو تو زیادہ قوی ہوگا می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود۔ (حرز الاماں)

حکام اور سلاطین کے غضب اور ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے مجرّب عمل

سوال۔ کوئی عمل بھی تحریر فرمائیں۔
جواب۔ سلاطین اور حکام کے غضب اور ظالموں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا انس لکھی جاتی ہے اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھا جائے اور پڑھا بھی جائے کم از کم تین سو مرتبہ اور اگر ہر روز صبح و شام سات سات مرتبہ اس کو اپنے وردیں بھی رکھے تو بہت ہی زیادہ مفید اور نافع ہے۔ اس دعا کی پناہ میں آنے والا پھر کسی حاکم اور سلطان کسی

Marfat.com

جابر وظالم شیطان سے نہیں ڈرے گا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ اپنے رسالہ استیناس انوار القبس فی شرح دعائے انس میں اس کا واقعہ یوں درج فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف فرما تھے وہ تفریحاً اپنے چار پانچ سو بیش قیمت گھوڑوں کا معائنہ کرتا ہوا اپنے غرور کے نشہ میں بکنے لگا کہ اے انس تمنے اپنے صاحب یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کبھی ایسے گھوڑے دیکھے تھے۔ انھوں نے جواب میں کہا یہ کیا چیز ہے جو کچھ میں نے دیکھا اس سے بدرجہا زیادہ بہتر دیکھا اور جو کچھ سرکار سے اس بارہ میں سنا وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کی تین قسم ہیں۔ ایک جہاد کا اس کی لید پیشاب گوشت سب میزان میں ہوگا دوسرا اپنی حاجت کے لئے رکھا جاتا ہے تیسرا گھوڑا صرف نام ونمود کے لئے ہوتا ہے وہ اسلئے رکھا جاتا ہے کہ لوگ دیکھیں اور کہیں کہ فلاں کے پاس اتنے اور ایسے ایسے گھوڑے ہیں اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے میرے گھوڑے اسی تیسری قسم میں داخل ہیں حجاج ظالم سنکر غصہ سے بھڑک اٹھا۔ حضرت انس نے بڑی قوت کے ساتھ فرمایا کہ تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سنے ہوئے کلمات کی پناہ میں ہوں چنانچہ وہ کچھ نقصان نہیں پہونچا سکا۔ حجاج نے بھی اس دعا کو طلب کیا تو آپ نے سختی کے ساتھ نفی میں جواب دیا کہ تو اس کا اہل نہیں۔ وقت رحلت آپ کے خادم نے اس دعا کو آپ سے طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے میری دس سال خدمت کی جیسا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے گئے تو مجھ سے راضی تھے۔ میں دنیا سے گذر رہا ہوں اس حال میں کہ تجھ سے راضی ہوں تو اس دعا کا اہل ہے صبح وشام اس کو پڑھا کر

Marfat.com

انشاء اللہ تعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیَ اللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ ۔ اس دعا کو صبح اور مغرب کی نماز کے بعد سات سات مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ ظالموں کے شر اور ظلم سے محفوظ رہے گا۔

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے حزب البحر میں فرمایا ہے ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینا وبحول اللہ لا یقدر احد علینا واللہ من ورائھم محیط۔ اس کو اگر پڑھ کر احاطہ عرش کا بھی مراقبہ کرے گا تو انشاء اللہ دشمنوں سے حفاظت کے لئے یہ عمل زیادہ موثر ثابت ہوگا۔

ماہ شعبان

سوال۔ شعبان اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ ماہ شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔

سوال۔ اس ماہ کو شعبان کیوں کہتے ہیں اس کی فضیلت اور اس ماہ کے روزوں کے بارہ میں بھی کچھ فرمائیے تاکہ اس ماہ کے متعلق بھی کچھ معلومات حاصل ہو۔

Marfat.com

جواب۔ حدیث میں آیا ہے (انما سمی شعبان لانہ ینشعب فیہ خیر کثیر للصایم فیہ حتی یدخل الجنتہ) (ما ثبت بالسنہ) یعنی شعبان کو شعبان ہی اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے کثیر خیر و برکت پھیل جاتی ہے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ شعبان کا مہینہ معروف اور مشہور ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان واقع ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت روزے رکھا کرتے تھے۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا۔

ذالک شھر یغفل الناس عنہ بین رجب و رمضان وھو شھر ترفع الاعمال فیہ الی رب العالمین عزوجل فاحب ان یرفع عملی وانا صایم (نسائی)

شعبان وہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے کہ جس سے لوگ غافل ہو گئے وہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں رب العالمین کی طرف اعمال بلند ہوتے ہیں۔ مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل اس حال میں بلند ہو کہ میں روزہ سے ہوں۔

شعبان کے روزوں کے فضیلت کا بیان

ماہ شعبان میں روزہ رکھنے کی وجہ بیان فرمانے پر ظاہر ہوا کہ ایک طرف تو اس سے پہلے رجب کا فضیلت والا مہینہ گذرا دوسری طرف رمضان جیسا مقدس مہینہ آرہا ہے بیچ میں یہ غفلت کی نذر ہو گیا جب لوگوں کی توجہ اور التفات سے یہ مہینہ رہ گیا تو حضور بے کس پناہ نے اس کو اپنایا اور اپنا منظور نظر بنایا اور اپنی طرف نسبت دیکر فرمایا کہ شعبان شھری یعنی شعبان میرا مہینہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اوقات غفلت کو عبادت اور ذکر الٰہی سے زندہ کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت خاصہ ہے۔ احیاء بین العشائین بازار میں

Marfat.com

ذکر الٰہی نماز تہجد۔ غافلین میں ذکر یہ سب مسنون ہوئے حتیٰ کہ سنت کو ترک کر دینے کی زمانہ غفلت میں اگر کسی نے سنت پر عمل کیا تو اس کو سو شہیدوں کی برابر ثواب ملیگا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پچاس صحابہ کے عمل کی برابر ثواب ملے گا۔ (للعامل منھم اجر خمسین منکم انکم تجدون علی الخیر اعوانا ولا یجدون) آپ نے صحابہ سے فرمایا یہ اسلئے کہ تم کو خیر پر مددگار اور اعوان ملتے ہیں اور ان کو نہیں ملیں گے ایسے وقت میں اعمال خیر نفس پر بہت شاق اور گراں ہوتے ہیں اسلئے ثواب بھی زیادہ ہے پس اس ماہ کے روزوں کی فضیلت بہ چند وجوہ ثابت ہوئے۔

(۱) غفلت کے وقت کا روزہ ہے جس میں ثواب زیادہ ہے۔

(۲) قرب فرائض کی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس کے متصل رمضان کے فرض روزے ہیں۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہے اس ماہ میں جتنے زیادہ روزہ آپ رکھتے تھے کسی اور مہینہ میں اتنے نہ رکھے اس ماہ کو سرکار کے کثرت صیام کا شرف حاصل ہے۔

(۴) اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان اس ماہ کے لئے دعائے برکت ہے۔ پس اس ماہ کے اعمال خیر میں برکت ہے منجملہ ان کے روزہ بھی ہے۔

(۵) تعظیم رمضان کا روزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ای الصیام افضل بعد رمضان اس کے جواب میں فرمایا قال شعبان تعظیماً لرمضان جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے۔

(۶) رفع اعمال کا مہینہ ہے جس میں روزہ محبوب ہے۔ رفع اعمال کی مزید بحث جمعرات کے بیان میں دیکھو۔

Marfat.com

(۷) شرح شمائل میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا درج کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ یکتب کل نفس میتۃ تلک السنۃ فاحب ان یاتینی اجلی وانا صائم

بیشک اللہ تعالیٰ اس سال میں ہر مرنیوالے متنفس کو لکھتا ہے تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ مجھے اجل اس حال میں آئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

(۸) پس ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اجل لکھی جارہی ہو اس وقت روزہ کی بھوک و پیاس کا اثر ہوتا کہ مستحق رحم و کرم ہو رمضان کے روزوں کے لئے ذوق حلاوت اور لذت پیدا کرنے کے لئے تمرین بہ روزہ ہیں۔

سوال۔ براہ کرم ماہ شعبان کے کچھ مخصوص روزہ اور اس کے فضائل بھی بیان فرمائیں۔

جواب۔ جس نے تین روزہ اول شعبان میں اور تین وسط تین آخر میں رکھے اس کو ستر پیغمبروں کا ثواب ملے گا اور گویا اس نے کامل ایک سال عبادت کی اگر ان ایام میں مرا تو شہادت کا ثواب ملا (حیات الصائمین عن کنز العباد)

پندرہویں شعبان کے روزہ اور رات کے قیام کی ترغیب

سوال۔ کیا پندرہ تاریخ کا بھی روزہ ہے

جواب۔ جی ہاں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا وصوموا یومھا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب

جب پندرہویں شعبان کی رات آئے تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفرلہ الا مسترزق فارزقہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر

(مشکوۃ بحوالہ ابن ماجہ)

سورج چھپتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتے ہیں (اس سے لازم معنی مراد ہیں قرب اور تجلی) پھر فرماتے ہیں کہ سنو کوئی مغفرت طلب کرنیوالا ہے تو میں اس کی مغفرت کروں کوئی رزق چاہنے والا ہو تو اسکو روزی دوں کوئی اہل بلا عافیت چاہنے والا ہو تو میں اسکو عافیت دوں کوئی اور کسی شے کے لئے طالب عطا ہو تو میں اس کو وہ شے عطا کروں . . . . . اس طرح طلوع فجر تک ندا اور رحمت بلند رہتی ہے

اس حدیث سے پندرہویں تاریخ کا روزہ رکھنا ثابت ہوا اور پندرہویں رات کا قیام بھی ثابت ہوا پھر قوموا فیھا نہیں فرمایا لیل کو ظاہر کرکے قوموا لیلھا فرمایا اس میں صوموا یوما کے ساتھ حسن مقابلہ میں اشارہ ہے جس طرح روزہ کیلئے تمام دن درکار ہے اسی طرح اس قیام کے لئے بھی تمام رات مطلوب ہے یعنی پندرہویں شعبان کا وہ اہتمام ہے کہ رات اور دن مکمل عبادت میں گذریں یعنی ہر حصہ شب میں عبادت ہو جس پر بھی لیل کا اطلاق ہو یا لیل الا لیل وسط شب مراد ہے جو رات کا دل ہے۔ ابن حجر فرماتے ہیں کہ کوئی سا حصہ رات بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ لیل کا اطلاق ہر حصہ پر آتا ہے لہٰذا بعض حصہ شب میں بھی نماز پڑھ لی تو قیام اللیل کا ثواب مل گیا۔ بہرحال یہ رات تجلیات الٰہی اور رحمت کبریٰ مغفرت عامہ کی رات ہے یاد الٰہی میں اس کو زندہ رکھنا ثواب ہے آج کی رات کتنے ہی نام مردوں کی فہرست میں شامل کر دیئے گئے ماثبت بالسنۃ میں ہے کہ پندرہویں شب کو صحائف ملک الموت کو مل جاتے ہیں اور ان کو حکم ہوتا ہے کہ اس میں جن کے نام ہیں ان کی روحوں کو قبض کرو تو ایک شخص

Marfat.com

باغ لگاتا ہے نکاح کرتا ہے مکان تعمیر کراتا ہے حال یہ ہے کہ اس کا نام مردوں میں داخل ہو چکا ہے۔

شب برأت کی وجہ تسمیہ

سوال۔ ضمناً پندرہویں شب کا ذکر آگیا ہے تو مناسب ہوگا کہ مزید فائدہ کے لئے یہ بھی بیان فرمادیں کہ کیا اسی رات کو شب برارت بھی کہتے ہیں۔ شب برارت کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب۔ جی ہاں مرقات ص۲۷ ا میں ہے کہ یہ ہی لیلۃ البرارت یعنی شب برارت ہے سال بھر تک کی موت رزق پیدائش حج وغیرہ کی قسمت اسی شب میں ہوتی ہے مشکوۃ میں بحوالہ بیہقی حدیث ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو کہ آج شعبان کی پندرہویں رات میں کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میں کیا ہے فرمایا اس رات میں اس سال کے تمام بچوں کی پیدائش اور اس سال کے مرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اعمال بلند ہوتے ہیں۔ رزق اترتے ہیں۔ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ احادیث میں آیا ہے کہ لکھے جاتے ہیں اس میں موت رزق اور وہ حاجی جو اس سال حج کریں گے۔

سوال۔ قرآن کریم سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قضا قدر کے معاملات اور موت و زیست کے فیصلے یہ سب لیلہ مبارکہ میں ہوتے ہیں فیھا یفرق کل امر حکیما ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ فرق و تقسیم لیلہ مبارکہ میں ہوتی وہ شب قدر ہے آپ نے حدیث سے ثابت کیا کہ شعبان کی پندرہویں کو ہوتا ہے لہذا اس کا جواب تحریر فرمائیں۔

جواب۔ فرق تقسیم شعبان کی پندرہویں رات میں بھی ثابت ہے اس میں کسی کو

Marfat.com

نزاع نہیں جیسا کہ حدیث سے معلوم ہوا نزاع اس میں ہے کہ لیلہ مبارکہ سے مراد شعبان کی پندرہویں شب ہے یا شب قدر ترجیح اسی کو ہے کہ شب قدر ہے تو قرآن اور حدیث سے دونوں راتوں میں فرق اور تقسیم کا واقع ہونا ثابت ہوا دونوں راتوں کی بزرگی اور شرف کی وجہ سے اب یا تو پہلی رات میں فرق تقسیم اجمالی ہوتا ہوگا اور دوسری رات میں تفصیلی یا کسی ایک رات میں دنیوی امور کی تقسیم ہوتی ہوگی اور دوسری رات امور اُخروی کے ساتھ خاص ہوگی یا کام کی ابتداء پہلی رات سے ہوکر انتہار دوسری رات پر ہوتی ہوگی۔ (مرقات)

پندرہویں شعبان کو شب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔

سوال۔ کیا اس رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے تھے

جواب۔ جی ہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی باری کی رات تھی فرمایا میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہیں دیکھا میں آپ کی تلاش میں نکلی تو میں نے آپ کو بقیع میں پایا اس حال میں کہ آپ اللہ کے سامنے سجدہ ریز تھے اور اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے یہ گمان ہوگیا کہ شاید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے میری جانب التفات کر کے فرمایا کیا تم اس امر سے ڈرتی رہیں کہ اللہ اور رسول تم پر ظلم کرے گا یعنی تمہاری باری دوسری بیوی کو دیدوں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے عرض کیا کہ بیشک میرا گمان تھا کہ آپ کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ یہ گمان ظلم کی صورت میں نہیں تھا بلکہ وحی الٰہی آجانے پر یا اجتہاد رائے کی بنا پر ایسا کیا جانا ممکن سمجھا۔ بہر حال غیرت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں حضرت عائشہ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہا کو باہر نکالا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے لئے اپنے باہر آنے کی وجہ بیان فرمائی کہ شعبان کی پندرہویں شب کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے۔

شب برات اور بخشش کی کثرت

(فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب) کہ اس شب اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی کہیں زیادہ گناہ گاروں کی مغفرت فرماتا ہے تمام عرب میں سب سے زیادہ بکریاں قبیلہ بنی کلب کی مشہور تھیں ان بکریوں کے برابر بھی نہیں فرمایا بلکہ اُن کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ کثیر مخلوق کی مغفرت کیا جانا ظاہر فرمایا۔ سو چو کس قدر عظیم وسیع رحمت آج کی رات نازل ہوتی ہے مگر افسوس اُن چند بدنصیبوں پر جو آج کی رات بھی خدا کی رحمت اور مغفرت سے محروم رہیں جن کا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔ حدیث میں ہے

ان اللہ تعالیٰ لیطلع فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او مشاحن ۔

(مشکوۃ بحوالہ ابن ماجہ)

پندرہویں شعبان کی شب کو انوار الٰہی طلوع کرتے ہیں پس اللہ اپنے سب خلقت کی بخشش فرماتا ہے سوائے مشرک اور بغض رکھنے والے کے۔

اس حدیث میں صرف دو کا ذکر ہے مشرک[1] اور کینہ ور[2] کا۔ بعض روایات میں اِن لوگوں کا اور ذکر ہے قاطع رحم[3]۔ مُسبل[4]۔ قاتل[5]۔ عاق[6]۔ مدمن خمر[7]۔ ساحر[8]۔ کاہن[9]۔ عریف[10]۔ جابی[11]۔ شرطی[12]۔ زانیہ[13]۔ صاحب کوبہ یا غرطبہ[14]۔ ان لوگوں کی بخشش بھی نہیں ہوتی۔ آج کی رات سب پر اللہ تعالیٰ رحمت و مغفرت کے ساتھ تجلی فرماتا ہے مگر مذکورہ بالا لوگوں پر کس قدر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ہے کہ اس عموم رحمت سے اِن کو نکال دیا گیا۔ اور محروم کر دیا گیا۔ (اشعۃ اللمعات)

Marfat.com

چاہئے کہ گریہ وزاری کرکے اللہ تعالےٰ سے معافی طلب کریں اور آیندہ کے لئے باز رہنے کا عہد کریں۔ پس ان مانع مغفرت صفات سے توبہ ضروری ہے اور ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ ذکر و قیام کے لئے فارغ ہو جائے اور ستر عیوب تفریج کروب اور غفرانِ ذنوب کے لئے دُعا کرے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ راتوں میں دُعا قبول ہوتی ہے شب جمعہ عیدین کی رات۔ رجب کی اوّل رات اور پندرہویں شعبان کی رات۔ ماثبت بالسنہ میں حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ شب قدر کے بعد افضل شب شبِ برات ہے۔

رشتہ کے قطع کرنے والے کی بخشش نہیں

سوال۔ قاطع رحم۔ سبل۔ قاتل۔ عاق۔ مدمن خمر۔ ساحر۔ کاہن۔ عریف۔ جابی۔ شرطی۔ زانیہ۔ صاحب کوبہ یا غرطبہ۔ براہ کرم اِن الفاظ کی ذرا تشریح بھی فرمادیں تاکہ قبول توبہ اور مانع مغفرت صفات سے بچا جائے اور توبہ کی جائے

جواب۔ ماثبت بالسنہ میں ان الفاظ کی کچھ تشریح ہے اور کچھ بیان لطائف المعارف میں دونوں مستند کتابوں سے تشریح کی جاتی ہے۔

(۱) قاطع رحم۔ عزیزوں سے قطعیت کرنے کو کہتے ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے (لا یدخل الجنۃ قاطع) عزیزوں سے قطعیت کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا پس رشتوں ناتوں کو توڑنے کا کتنا بڑا گناہ ہے کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا کسی نے بہن کو چھوڑ رکھا ہے کسی نے ماں کو چھوڑ رکھا ہے کسی نے بھائی کو توڑ رکھا ہے پس سچے دل سے توبہ کرے اور آئندہ عزیزوں سے حُسن سلوک کا عہد کرے تاکہ نزول رحمت کا مستحق ہو۔

Marfat.com

حد سے زیادہ کپڑا لٹکانے والے کی بخشش نہیں

(۳) مُسبِل یعنی حد سے زیادہ نیچا کپڑا پہننے والا۔ شریعت میں ہر چیز کی حد مقرر ہے کپڑے پہننے میں بھی حدود معین ہیں۔

حد مقررہ سے زیادہ کپڑا نیچے کرنے کو اسبال کہتے ہیں یہ ناپسندیدہ ہے ازار اور پاجامہ کے لئے آخری حد ٹخنہ ہے۔ ٹخنے سے نیچا ازار یا پاجامہ ہوگا تو منع ہے۔ حدیث میں ہے۔

ثلثة لا یکلمهم الله یوم القیامة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم فقال فقرءها رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث مرار قال ابوذر خابوا وخسروا من هم یارسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعة بالحلف الکاذب۔ (ماثبت بالسنہ)

تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نہ اُن سے کلام فرمائے گا نہ نظر رحمت سے ان کو دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا ولهم عذاب الیم کو آپ نے تین دفعہ پڑھا تو ابوذر نے عرض کیا وہ دردناک عذاب میں مبتلا ہونے والے خائب و خاسر انسان کون ہیں فرمایا کپڑا لٹکانے والا احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر تجارت کو رواج دینے والا

شرح مسلم میں امام نووی فرماتے ہیں کہ مسبل سے مراد ازار کو نیچا کرنے والا ہے دوسری حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ جس نے تکبر سے کپڑا گھسیٹا" تو معلوم ہوا کہ اسبال کا عموم تکبر کی قید سے خاص ہے وعید کا مستحق وہی ہے جو تکبر سے اسبال کرے ایسے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا۔ اشعۃ اللمعات میں ہے کہ یہ حرام اور مکروہ اسبال فقط ازار ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ قمیص اور عمامہ میں بھی اسبال ہوتا ہے ماثبت بالسنہ میں ہے کہ اس مضمون

Marfat.com

کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر شیئا خیلاء لم ینظر اللہ تعالیٰ الیہ یوم القیامۃ (ماثبت بالسنہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسبال ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے جس نے ازراہِ تکبر کپڑے کو حد سے زیادہ نیچا کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر عنایت نہیں فرمائے گا۔

پس آستین اور دامن کا قدر حاجت سے زیادہ دراز ہونا اسی طرح عمامہ کی شملہ کی درازی اور تعداد بھی زیادہ ہونا یہ سب اسبال میں داخل ہے قمیص کی درازی نصف پنڈلی تک ہونا یہ عزیمت ہے اور ٹخنہ تک رخصت ہے اس سے جو حصہ نیچا ہو وہ آگ میں ہے بخاری میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسفل من الکعبین من الازار فی النار) جو ٹخنہ سے نیچا ازار ہوگا وہ آگ میں یعنی قدم کا وہ حصہ جس پر یہ کپڑا ہوگا جہنم میں ہوگا قمیص اور قبا اور چغے کا بھی یہ حکم ہے کہ اس کا نصف ساق تک نیچا ہونا اولیٰ ہے اور ٹخنہ سے اوپر تک کوئی مضائقہ نہیں ابوداؤد اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے (لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذالک ففی النار) کہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان تک نیچا ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ٹخنہ سے جو نیچا ہوگا وہ جہنم میں ہے اشعۃ اللمعات میں ہے (وحکم دامانِ قبا و پراہن نیز ہمیں است) آستین کی حد بند دست تک ہے بعض روایتوں میں انگلیوں کے سرے تک بھی ہے۔ عمامہ کی شملہ کی حد نصف پشت تک ہے اس سے زیادہ اسبال ہے آستین کی چوڑائی ایک بالشت تک ہے۔ عورتوں کے لئے بھی اسبال حرام ہے مگر مردوں سے بقدر

Marfat.com

ایک بالشت یا ایک ہاتھ کپڑا زیادہ نیچا کرنا مستحب ہے بلحاظ ستر اور پردہ اگر عورت کے قدم پر ٹخنے تک ازار یا پاجامہ آجائے تو حرام نہیں بلکہ مستحب ہے بوجہ پردہ اور ستر ہاں مردوں کے لئے انگریزی طرز کی پتلون یا جامہ جو جوتوں پر سے گذرتے ہوئے نیچے زمین تک گھسٹتے ہوئے چلتے ہیں اگر ازراہ تکبر ہے تو حرام اور مکروہ ہے اور مانع مغفرت ہے۔ اور اگر صرف اور عادت کی بنا پر ہے تو بھی کراہت سے خالی نہیں ایسے نیچے پاجامے یا نیچا طرز کے تہبند باندھنے سے بچنا چاہئے جو نیچے زمین تک پہونچیں لازم ہے کہ آج کی شب اس گناہ سے توبہ کرے۔

(۳) قاتل یعنی ناحق قتل کرنے والا۔ اگر قتل مسلم پر اہل ایمان اور اہل زمین سب کے سب جمع ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو جمع کر کے دوزخ میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا۔ جس نے مومن کو قصداً قتل کیا اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے لازم ہے کہ آج کی شب سچے دل سے اس گناہِ عظیم سے توبہ کرے۔

عاق کی بخشش نہیں

(۴) عاق۔ ماں باپ کے نافرمان اور ایذاء دینے والے کو کہتے ہیں (بر) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کو کہتے ہیں اور (عقوق) بر کی ضد ہے ماں باپ کے ساتھ برائی سے پیش آنے اور ایذاء دینے والے کو کہتے ہیں یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ماں باپ کے ساتھ برائی کرنے والا خدا کے نزدیک عاق ہے اور جنت سے محروم حدیث نسائی میں ہے لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن خمر یعنی احسان کر کے احسان جتانے والا اور عاق یعنی ماں باپ کا موذی اور

Marfat.com

ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا پس ماں باپ کے ساتھ احسان یعنی نیکی کرنا تقرب الی اللہ کا افضل ذریعہ ہے اور اُن کے ساتھ گالم گلوچ مار پیٹ اور نافرمانی اور ہر طرح کی تکلیف اور ایذا دینا یہ وہ گناہ عظیم ہے کہ اس کے سبب آج کے شب مغفرت اور اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے محروم ہے اور جنت کا داخلہ بند۔

عاق کے ایک معنے شرعی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ جس نے ماں باپ کو تکلیف اور ایذا دی یہ موذی اللہ تعالےٰ کے نزدیک عاق ہوگیا خواہ ماں باپ چاہیں یا نہ چاہیں اور خدا کے قہر و غضب کا مستحق ہے اور ایک معنے عرفی ہیں یعنی لوگوں میں معروف و مشہور ہیں کہ ماں باپ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بیٹے کو عاق کیا یعنی اس کو محروم الارث کیا یہ کوئی چیز نہیں باپ کے کہنے سے محروم الارث نہیں ہوگا مگر ہاں سخت ایذا قلبی پہونچنے کی دلیل ہے اکثر جب ہی یہ کلمات زبان سے نکلتے ہیں کہ تکلیف پہونچتی ہے۔ ماں باپ کو اُف تک کرنے کا حکم نہیں چہ جائیکہ سخت ایذا پہونچانا عظیم گناہ ہے پہلے دل سے توبہ کرکے ماں باپ کو راضی کرکے خدا کو راضی کرو اور آج کی شب رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو۔

جو شراب پینے کا عادی ہے اس کی بخشش نہیں

(۵) مدمن الخمر۔ ہمیشہ شراب میں مخمور رہنے والے کو کہتے ہیں یہ عادت بھی مانع مغفرت ہے توبہ کرو ورنہ آج بخشش نہیں

جادوگر کی بخشش نہیں

(۶) ساحر۔ جادو کرنے والے کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ جادو کرنے اور کرانے میں اس قدر بیباک ہیں کہ ذرہ برابر خدا کا خوف نہیں رہا جہاں کسی سے عداوت ہوئی نقصان

Marfat.com

پہونچانے کے لئے ایسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں جو جادو کریں مگر بفضلہ کلام الٰہی
میں وہ تاثیر ہے کہ جادو بے اثر ہو جاتا ہے بہر حال جادو وہ گناہ عظیم ہے
کہ مانع مغفرت ہے سچے دل سے توبہ کر کے آج کی رات رحمت اور مغفرت سے
حصہ وافر حاصل کرنے کی کوشش کرو

(۷) کاہن۔ جھوٹی غیب کی خبر بتلانے والے کو کہتے ہیں۔

کاہن کی بخشش نہیں

(۸) عریف۔ یہ بھی کاہن کی ایک قسم ہے جو چوری اور گم ہوئی شے کو رجما بالغیب بتلاتے ہیں کہ فلاں نے چرایا ہے۔ جس سے گھر گھر میں بدگمانیاں پھیل کر عداوتیں قایم ہو جاتی ہیں جیسا کہ آج کل رمل اور فالنامہ والوں نے پیشہ اختیار کر رکھا ہے کہ عورتیں آتی ہیں دریافت کرتی ہیں کہ میرا زیور جاتا رہا کس نے لیا ہے فالنامہ والے نے جھٹ فالنامہ کھول کر گھر میں کسی کا نشان بتلا دیا پس ایک بدگمانی کی جڑ قایم کر دی ان بعض الظن اثم ایسی بدگمانیوں ہی کے متعلق فرمایا گیا ہے ایسے کام سے توبہ کریں یہ مانع مغفرت ہے اور گناہ سے پیسہ کمانا ناجایز ہے۔

جابی کی بخشش نہیں

(۹) جابی مالگذار۔ جو حرام مال جمع کرے امام نووی فرماتے ہیں وھو استخراج المال من مظانھا وہ ہر گمان کی جگہ سے مال نکالنے والا ہے تو اس معنی کر طرح طرح کے طریقے ایجاد کر کے قانون بنا کر مخلوق الٰہی کو پریشان کرنے اور اُن سے روپیہ بٹورنے والے بھی اس میں داخل ہوں گے۔ آج کی رات سچے دل سے توبہ کریں اور ایسے آئین و قوانین بنائیں کہ جن سے مخلوق خدا کو آرام و راحت پہونچے تاکہ مغفرت اور آخرت کی راحت و آرام کا سبب ہو۔

ظالموں کے مددگار کی بخشش نہیں۔ (۱۰) شرطی۔ پولس کے سپاہی کو

Marfat.com

کہتے ہیں مگر یہاں ظالموں کے نائب اور اعوان مددگار سے مراد ہے جو چوکیدار اور محافظ ہوتے ہوئے چوروں کی ہمت افزائی کرکے چوری کرائیں ڈاکے ڈلوائیں اور ظالموں کی مدد کریں، آج سب سچے دل سے اس عظیم گناہ سے توبہ کریں ورنہ یہ قبول توبہ اور مغفرت سے مانع ہے۔

(۱۱) زانیہ۔ زانیہ عورت جو گناہوں کی جڑ اور اصل بنی ہوئی ہے اس شب میں اس کی مغفرت نہیں۔ محرک زنا عورت ہے کیونکہ عورت کا حسن و جمال ظاہر کرنا ہی اولیٰ اور اعلیٰ سبب زنا کا ہے چاہئے کہ اس سے توبہ کرے تاکہ سینکڑوں مرد بھی تائب ہو جائیں اور چکلہ میں جانا چھوڑ دیں زنا غضب الٰہی کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں اور بندیوں کے ساتھ خیانت ہے خدا غیور ہے اس کی غیرت سے ڈرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلایا گیا کہ آگ کے شعلوں کے ساتھ ننگی مرد ننگی عورتیں بلند ہو کر اوپر آتے ہیں پھر نیچے چلے جاتے ہیں معلوم ہوا کہ زانی مرد زانیہ عورتیں ہیں جن پر یہ عذاب ہو رہا ہے۔

اہل کینہ اور بغض کی بخشش نہیں

(۱۲) مشاحن۔ کینہ اور بغض رکھنے والے کو کہتے ہیں۔ بغض مانع مغفرت ہے دیکھو صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ پیر اور جمعرات کو ابواب جنت کھلتے ہیں ہر ایک کی بخشش ہوتی ہے مگر مشرک اور اس شخص کی نہیں ہوتی ہے جو اپنے بھائی سے عداوت اور بغض رکھے یہاں تک کہ صلح کرلیں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے صحابہ کرام کا بھی بغض دل میں رکھنا مراد ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے وہ فرقہ مراد ہے کہ جو اپنے خلاف تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر کہتے ہیں اور سلف صالحین سے بغض رکھتے ہیں۔ اسی میں وہ بغض بھی داخل ہے جو

Marfat.com

بے دینوں کو دین اور اہل دین اور علماء و صوفیاء سے بغض ہوتا ہے اہانت آمیز کلمات مُلّا وغیرہ لقب سے یاد کرتے ہیں اور صلحاء سے نفرت رکھتے ہیں۔ اسی طرح بعض مغرور امراء غرباء سے بغض رکھتے ہیں اہل پیشہ اہل پیشہ سے کینہ اور بغض رکھتے ہیں غرضکہ عوام ہوں یا خواص سب سے بغض و عداوت رکھنا مانع مغفرت ہے خواص اُمت کے ساتھ بغض رکھنا اور بھی زیادہ تباہی اور ہلاکت کا باعث ہے حدیث میں ہے (من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب) ولی سے عداوت اور لڑائی جھگڑا رکھنا اللہ سے لڑائی ہے۔ لڑائی میں جان و مال کا نقصان ہے تو اس حرب اور لڑائی میں ایمان کا نقصان ہے طبقات الکبریٰ للشعرانی میں ہے کہ بعض کے لئے اولیاء کا علم ظاہر بعض کے لئے ان کے اسباب کی پابندی بعض کے لئے ان کی ظاہری وجاہت و خوشحالی حجاب بن جاتا ہے اور سب سے بڑا حجاب مماثلۃ مشاکلۃ ہے جیسا کہ کفار نے انبیاء کے لئے کہا تھا (البشر أمناد احدا نتبعہ) کیا ہم اپنے جیسے بشر کی پیروی کریں گے چنانچہ منافرت کے اسباب میں سے ایک سبب بعض کے لئے معاصرت بھی ہے معاصرین میں زیادہ انکار ہوتا ہے حکمت الٰہی بھی اسی کی مقتضی ہے کہ کسی ایک کے اعتقاد پر سب خلقت جمع نہیں ہوتی اگر ایسا ہوتا تو اولیاء سے صبر کا اجر فوت ہو جاتا۔ عناد پسند لوگوں کے عناد کا تو یہ عالم ہے کہ اگر کسی نام نہاد مولوی بزرگ صورت سے کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو بس اب تمام مولویوں علماء کو برا کہنا شروع کر دینگے حالانکہ ایک کی برائی سب کے لئے مورد الزام کیسے ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (لا تزر وازرۃ وزر أخریٰ) کہ ایک کی برائی اور گناہ سب کو الزام کیسے دیا جا سکتا ہے۔ ارادت و محبت یہ نشانِ

Marfat.com

سعادت ہے اور نزول رحمت کا باعث۔ تمام کینوں عنادوں بغضوں سے سینہ کو محفوظ رکھنا اسی کو سلامت صدر کہتے ہیں یہ اعمال میں سب سے افضل عمل ہے صالحین نے اللہ تعالیٰ سے اس افضل عمل کو طلب کیا ہے اور دُعا کی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے (ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا) الٰہی ایمان والوں کے کینہ سے ہمارے دلوں کو محفوظ رکھ بعض سلف صالحین کا کہنا ہے کہ کوئی انسان فقط کثرتِ نماز اور روزے کے سبب اعلیٰ مقام پر نہیں پہونچا جو بھی پہونچا سلامتِ صدر سخاوت نفس امت کی خیر خواہی کے سبب پہونچا۔ حسد و بغض میں تخریبی رجحانات زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں کسی کو اپنے سے بلند دیکھا تو بجائے اس کے کہ رشک میں بلند سے بلند ہونے کی کوشش کریں اُس میں عیوب نکال کر گرانے کی کوشش کرینگے۔ تخریبی حسد کی بجائے تعمیری رشک کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے تاکہ کامل سے اکمل اور حسین سے حسین تر ہوتے چلے جائیں تاکہ کمال کا حسن و جمال عالم میں زیادہ پھیلے لازم ہے کہ آج کی رات کینہ بغض سے توبہ کریں۔

(۱۴) صاحب کوبہ و عرطبہ۔ کی بھی آج شب کو مغفرت نہیں رکوبہ نرد یعنی چوسر وغیرہ کھیل کو کہتے ہیں۔ ابن ماجہ میں ہے (من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسولہ) کہ جس نے نرد کا کھیل کھیلا اُس نے اللہ رسول کی نافرمانی کی دوسری حدیث میں ہے (من لعب بالنرد شیر فکانما غمس یدہ فی لحم خنزیر و دمہ) (ابن ماجہ ص۲۷۵) یعنی جو نرد شیر کھیلا گویا اُس نے اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبوئے۔ پس چوسر تاش وغیرہ کھیل میں اپنا وقت ضایع کرنے والے اپنے اس مشغلہ کو دیکھیں اور توبہ کریں کہ آج مغفرت نہیں کوبہ کے معنے طبلہ کے بھی ہیں اور عرطبہ

Marfat.com

کے معنے عود یعنی لکڑی کے ہیں جیسا کہ ماشرب بالسنہ میں ہے تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ طبلہ سارنگی سے مشغلہ رکھنے والوں کی بھی بخشش نہیں اس کام کو بھی سچے دل سے چھوڑیں اور آج توبہ کریں ورنہ یہ کام بھی قبول توبہ اور مغفرت سے مانع ہے۔

(۱۵) عشار ظلم سے محصول لینے والے کو کہتے ہیں اس سے بھی آج کی رات توبہ کرنی چاہیے۔

(۱۶) شاعر۔ شعر کہنے والے کو کہتے ہیں اس سے مراد وہ شاعر ہے جو فحش گو اور حیا سوز اشعار لکھ کر مخلوق کو بے حیا بنانے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا پیٹ لہو پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ ایسے اشعار سے معمور ہوں ایسی شعر و شاعری سے خدا ناراض ہے اس قسم کے مخرب اخلاق شعراء آج کی رحمت و مغفرت سے محروم ہیں وہ شعراء جو حمد الٰہی و نعت مصطفےٰ اور دین و قوم کی خدمت کرنے والے ہیں وہ مستحق صد مبارکباد ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر شعراء اسلام ان شعراء کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کلام سنتے تھے اور خدا سے ان کی تائید و نصرت کے لئے مدد مانگتے تھے یہاں تک اسی لئے مضمون کو طویل کیا گیا ہے تاکہ وہ اوصاف جو قبول توبہ اور مغفرت سے مانع ہیں وہ معلوم ہو جائیں تو بندگان خدا اُن سے تائب ہو کر آج کی رحمت بھری رات کی برکتوں سے مالا مال ہوں نہ معلوم آئندہ سال تک حیات وفا کرے یا نہ کرے۔ پندرہویں شعبان کی رات آخری رات سمجھ کر تمام گناہوں سے توبہ استغفار کر کے ذکر الٰہی اور قیام اللیل میں گذاریں۔

Marfat.com

شعبان کی پندرہویں شب کو کیا کیا اعمال مسنون ہیں

سوال۔ مختصر طور پر فرما دیجئے کہ آج پندرہویں شب کو کیا کرنا ہے اور کل کیا کرنا ہے؟

جواب۔ کل دن میں روزہ رکھنا ہے اور آج شب کو یہ کام کرنے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ہو سکے تو قبرستان جا کر مومنین مومنات اور شہدا کے لئے دعائے مغفرت کرنا کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہے۔

(ماثبت بالسنہ ص۲۱۷)

(۲) خدائے تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت اور اپنے حاجات کیلئے دعا کرنا بہتر ہے کہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ پڑھے اور اسم الحی القیوم کے توسل سے اپنے مردہ دلوں کے زندہ ہونیکی دعا کرے یا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ آخر وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس استغفار کو بکثرت پڑھتے تھے۔

(۳) مطابق فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوموا لیلھا قیام اللیل کی فضیلت حاصل کرنا یعنی عشا اور فجر کو جماعت سے نماز پڑھے اور اس رات کچھ نوافل بھی ادا کرے تفسیر کبیر ص۴۴۶ اور غنیہ الطالبین میں سو رکعت بعد الحمد دس دس قل ھو اللہ کے ساتھ پڑھنا لکھا ہے مگر مختصر وہ نماز ہے کہ جس کو جواہر خمسہ میں لکھا ہے کہ بارہ رکعت تہجد کی سورہ فاتحہ کے بعد پچاس پچاس قل ھو اللہ شریف کے ساتھ ادا کرے انشاء اللہ قیام اللیل کی فضیلت حاصل ہو جائیگی بہتر یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد یہ بھی دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ

الٰہی تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس میری معذرت کو قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

Marfat.com

فَاَعْطِنِیْ سَوَالِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا
یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ
اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ
وَاَرْضِنِیْ بِقَضَائِكَ ۝
(ماثبت بالسنہ ص۲۱۶)

پس میں جو تجھ سے طلب کرتا ہوں عطا
فرما اور جو میری نفس کے اندر ہے اس کو تو
جانتا ہے پس مغفرت کر میں تجھ سے دعا
کرتا ہوں ایسے ایمان کا جو میرے قلب سے
متصل رہے اور ایسا سچا یقین طلب کرتا
ہوں کہ یہ حقیقت روشن ہو جائے کہ مجھ تک
وہی چیز پہونچیگی جو تو نے میرے لئے لکھدی ہے
اور مجھکو راضی کر دے اپنے فیصلہ پر۔

اگر مکہ مکرمہ میں ہو تو سبحان اللہ بعد طواف مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھکر یہ مانگے ورنہ جہاں کہیں ہو شب برات میں دو رکعت پڑھ کر یہ دعا مانگے ماثبت بالسنہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب زمین پر اترے تو طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے مذکورہ بالا دو رکعت پڑھ کر یہ دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے آدم تمنے وہ دعا کی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمنے تمہاری دعا قبول کی اور تمہاری مغفرت فرمائی اور تمہاری ذریت میں سے تمہارے بعد جو کوئی یہ دعا مانگے گا مغفرت کے ساتھ اُس کے غم کو دور کرونگا اور ہر تاجر کی تجارت سے اُس کی تجارت کو زیادہ کروں گا اور اُس کے پاس دنیا ناک رگڑتی ہوئی آئے گی۔

(۲۰) بہتر یہ ہے کہ نوافل کے اندر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

سَجَدَ لَكَ خَیَالِیْ وَسَوَادِیْ
وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ فَهٰذِهٖ یَدِیْ

میرے خیال میرے دل نے سجدہ کیا
میرا دل تجھ پر ایمان لایا یہ میرا ہاتھ ہے اور وہ

Marfat.com

وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ
يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ اِغْفِرِ الذَّنْبَ
الْعَظِيْمَ وَجُمِعَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ
صَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ ۔

گناہ ہیں جو میں نے اس ہاتھ کے ذریعہ اپنے
نفس پر کئے۔ اے عظمت والے امید کی
جاتی ہے ہر عظیم شے کی پس میرے عظیم گناہ کی
مغفرت فرما سجدہ کیا میرے چہرہ نے اُس ذات
کو جس نے اسکو پیدا کیا اور جس نے اسکو شکل
وصورت وسماعت وبصارت عطا کی۔

پھر دوسرے سجدہ میں یہ پڑھے

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ
اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ
عَلٰى نَفْسِكَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ اَخِيْ
دَاوٗدُ وَجُمِعَ فِي التُّرَابِ لِسَيِّدِيْ
وَحَقَّ لَهٗ اَنْ يُّسْجَدَهٗ
(ماثبت بالسنۃ)

میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری
رضا کے ساتھ اور پناہ مانگتا ہوں میں
تیرے عذاب سے تیری معافی کے ذریعہ
اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ہی ذریعہ
تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی ذات کی تعریف
کی میں اس طرح کہتا ہوں جس طرح میرے بھائی
داؤد نے کہا۔ پس میں اپنا چہرہ اپنے مولیٰ
کے واسطے خاک آلود کرتا ہوں اور سزاوار
ہے وہ اس کیلئے (ایسا ہی) سجدہ کیا جائے۔

(۵) اس رات میں یہ دعا بھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ
فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ
وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِيْ

الٰہی تو بہت زیادہ معاف کرنیوالا ہے کریم
ہے معافی کو پسند کرتا ہے مجھکو بھی معافی دے
الٰہی میں تجھ سے عفو اور عافیت اور دنیا و آخرت

Marfat.com

الدُّنیا وَالْاٰخِرَۃِ ہ — میں دائمی معافی کا خواستگار ہوں۔

ابوالحسن بکری فرماتے ہیں کہ اس شب کی دعاؤں میں بہتر وہ مذکورہ بالا دعا ہے جو شب قدر میں پڑھی جاتی ہے اور لیلۃ القدر کے بعد افضل رات یہی ہے لہذا اس میں بھی وہی دعا بہتر ہے۔ (ماثبت بالسنہ)

(۷) اس رات میں حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہ واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب (مرقات ص۱۷۱)

اے اللہ اگر آپ نے ہمکو شقیوں میں لکھا ہے تو اس شقاوت کو مٹادے اور اگر ہمکو سعید لکھا ہو تو اس سعادت پر قایم رکھئے بیشک جس کو آپ چاہیں محو اثبات کر سکتے ہیں آپ کے پاس ام الکتاب ہے۔

سوال۔ براہ کرم یہ معمہ اور حل کر دیں کہ اجال ارزاق اور جملہ حکیمانہ احکام کی تقسیم اور نزول قرآن لیلہ مبارکہ میں ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم امراً من عندنا۔ جمہور اس طرف ہیں کہ وہ لیلہ مبارکہ شب قدر ہے کیونکہ اس قرآن کے نزول کی خبر ہے یہ صفت شب قدر کی ہے جیسا کہ سورہ انا انزلنا میں ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اسی شب میں تفریق اور تقسیم کا کام بھی بتلایا گیا تو اب یہ ثابت ہوا کہ شب قدر ہی میں ارزاق اور اجال کی تقسیم ہوتی ہے نہ کہ شب براءت میں اور حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ شب براءت میں ہوتی ہے لہذا دونوں کے درمیان تطبیق کیا ہے بیان فرمائیں۔

جواب۔ ص۲۰۵ ماثبت بالسنہ میں اس کی تطبیق اس طرح بیان کی گئی ہے

Marfat.com

کہ کتابت کا کام نصف شعبان کی رات سے شروع ہوتا ہے اور لیلۃ القدر میں تقسیم اور تفریق کا کام مکمل ہوجاتا ہے۔ مرقات ص۱۷۷ میں ہے کہ دونوں راتوں کی شرف اور بزرگی کے سبب ممکن ہے فرق اور تقسیم کا کام دونوں راتوں میں ہوتا ہو ہوسکتا ہے کہ ایک میں تفصیلی ہو یا دوسرے میں اجمالی ہو ایک رات اُمور دنیوی کے ساتھ خاص ہو اور دوسری رات امور دینی کے ساتھ مخصوص ہو فہرست مختلف ہوں۔

سوال۔ ایک خدشہ اور باقی رہ گیا براہ کرم اس کا بھی مختصر سا جواب مرحمت فرمائیں کہ متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سال کے اندر کوئی مرنے والا نہیں ہوتا مگر اس کی موت شعبان میں لکھی جاتی ہے فاحب ان یکتب اجلی وانا فی عبادتہ ربی وعمل صالح پس مجھکو محبوب ہے کہ میری اجل اس حال میں لکھی جائے کہ میں رب کی عبادت اور عمل صالح میں ہوں دوسری حدیث میں ہے فاحب ان لا ینسخ اسمی الا وانا صایم) مجھے یہ پسند ہے کہ میرا نام نہ لکھا جائے مگر اس حال میں کہ روزہ سے ہوں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روزہ تو دن میں ہوتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کتابت رات کو ہوتی ہے رات محل روزہ نہیں دن میں روزہ ہے تو محل کتابت نہیں تو پھر یہ کیسے صادق آتا ہے کہ میں اسلئے روزہ رکھتا ہوں کہ اجل کی کتابت بحالت روزہ ہو۔

جواب۔ ماثبت بالسنہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث رحمۃ اللہ علیہ اس کا جواب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کتابت دن میں ہوتی ہو اور شب کو صحیفے فرشتوں کو پیش کئے جاتے ہوں جیسا کہ حدیث میں آیا بھی ہے کہ شب کو صحیفہ ملائکہ کو دئے جاتے ہیں ان کو حکم ملتا ہے کہ اس میں جنکے نام

Marfat.com

ہوں اُن کی روح قبض کرو یہ بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد روزہ کی بھوک پیاس کا اثر یعنی ضعف ہو جو کتابت اجل کے وقت نزول رحمت کا باعث ہو۔

سوال۔ کیا شعبان کے نصف آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟

جواب۔ جی ہاں اگر ضعف لاحق ہو تو منع ہے ورنہ اجازت ہے۔ یہ بھی شفقت کی بنا پر ہے۔ (مواہب ص۱۲۶)

سوال۔ حکمائے اسلام نے ماہ شعبان کو کن مہمات کے لئے خاص کیا ہے؟

جواب۔ تاسیس مصالحات۔ زوال بغض اور سخت دلوں کا نرم کرنا اور جانوروں کی اصلاح اِن کاموں کی لئے اس ماہ میں اعمال زیادہ موثر ہوتے ہیں ورنہ عمومیت کے ساتھ ہر ماہ یہ اعمال ہو سکتے ہیں۔

سوال۔ اس ماہ کا ذکر خاص اور اسم خاص بھی بتلائیں۔

جواب۔ اس ماہ کا ذکر خاص (اللہ اکبر) اور (لا الٰہ الا اللہ) نو نو مرتبہ پڑھ کر اسم خاص یا علیم یا حفیظ ۴۲۳ بار پڑھے پھر کوئی عمل شروع کیا جائے۔ روزہ کے ساتھ عمل اور بھی قوی ہو گا می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود حزالامان

سخت دل کو نرم کرنے اور بغض دور کر کے محبت پیدا کرنے کیلئے مجرب عمل

سوال۔ براہ کرم کوئی عمل بھی تعلیم کریں۔

جواب۔ اچھا سخت دل کو نرم کرنے کے لئے ایک عمل لکھا جاتا ہے روزہ رکھ کر طہارت کے ساتھ (انا نحن نحی الموتیٰ (رکو) مبین (تک) گلاب زعفران کے ساتھ ایک چینی کی طشتری پر لکھے بارش کے پانی سے دھو کر پھر اس پانی پر پوری سورہ یٰسین پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ جس سخت قلب کو

Marfat.com

یہ پانی پلائے گا وہ نرم دل ہوجائے گا۔ اور اگر اِسی دم کئے ہوئے پانی کو تین دن تک غیر آباد مکان یا دکان پر چھڑکے گا تو ضرور انشاء اللہ مکان یا دکان میں آبادی ہوجائے گی مگر مہینہ کی پہلی جمعرات میں یہ عمل ہو۔ اگر آیۂ کریمہ القیت علیک محبتہ منی بھی پڑھ کر دم کر دیا جائے تو عمل اور بھی زیادہ قوی ہوجائے گا محبت پیدا ہوگی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آیۂ کریمہ توجہ تسخیر خلائق اور جذب قلوب کے لئے اکسیر ہے نیز ثم قست قلوبکم (کو) یعلمون تک کاغذ پر لکھے اور اس شخص کا نام بھی لکھے کہ جس کے سخت دل کو نرم کرنا چاہتا ہے خواہ حاکم کا ہو یا کوئی اور مطلوب و محبوب پھر اِس کاغذ کو شہر کے کسی بلند مقام پر دفن کر دے انشاء اللہ تعالیٰ سخت دل نرم ہوگا اور غصہ فرو ہوجائے گا۔

مخفی امور پر اطلاع

(۲) ماہ شعبان کا ایک اور عمل لکھا جاتا ہے جو پوشیدہ اور مخفی امور پر اطلاع حاصل کرنے کے لئے پڑھا جاتا ہے شعبان کی اوّل جمعہ کی شب کو سورہ لقمان کی یہ آیہ کریمہ یا بنی اِنّھا (کو) خبر آخر تک لکھ کر تکیہ کے نیچے رکھے اور سر کے نیچے رکھ کر سو جائے سونے سے پہلے یہ دعا پڑھے سبحان من لا یخفی علیہ سبحان الذی ظھر قدرتہ سبحان الذی مفاتیح القلوب بیدہ والافواہ بامرہ۔ انشاء اللہ خواب میں معلوم ہوجائے گا کہ مسافر زندہ ہے یا مر گیا یا بیمار ہے تو مرے گا یا تندرست ہوگا۔ (حرز الامان)

فضائل پیدا کرنے اور رذائل دور کرنے کیلئے مجرّب عمل

سوال کیا شب برات

Marfat.com

ہیں بھی کوئی عمل پڑھا جاتا ہے۔

جواب۔ جی ہاں اکتساب فضائل اور ازالہ رذائل کے لئے عمل پڑھا جاتا ہے سبحان العلی الاعلی الوھاب ۳۵۳ مرتبہ پڑھ کر الذی خلقنی فھو یھدین سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ عمدہ محاسن اور فضائل کی طرف راہ ملیگی اور بے راہ روی دور ہوگی اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ حاصل ہوں گے۔

رمضان

سوال۔ رمضان اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔

جواب۔ اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ان الجنۃ تزخرف رمضان من راس الحول الی حول قابل) تمام سال جنت رمضان کے لئے آراستہ ہوتی ہے حدیث میں آیا ہے (اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ) رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں تو اسی بہار کا عکس ہے جو بہار رمضان میں نظر آتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں شیاطین باندھ دئے جاتے ہیں جب مسلمانوں نے کامل ایک ماہ کی اہم عبادت کے لئے دل کشادہ کر لیا تو خدائے تعالےٰ نے اُن کے لئے عالم بالا کے دروازے کشادہ کر دئے تاکہ رحمت الٰہی نازل ہو جب انھوں نے شہوت کے دروازے بند کر لئے تو اللہ تعالےٰ نے دوزخ کے دروازے اُن پر بند کر دئے جب انہوں نے روزہ جیسی صفت حق سے قرب معبود حاصل کر لیا تو بعد میں لیجانے

Marfat.com

والی تمام شیاطینی قوتیں باندھ کر علیحدہ کردی گئیں۔

سوال۔ رمضان میں سب مسلمان اجتماعی صورت میں روزہ کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں اس میں کوئی حکمت ہو تو بیان فرمائیں۔

جواب۔ اس اجتماع میں علماء اور اولیاء کاملین بھی ہوتے ہیں اُن کی عبادت کے ساتھ جب عوام کی عبادت ہی پیش ہوگی تو مولیٰ کریم کا کرم اس سے بلند ہے کہ خواص کی عبادت کو قبول فرمائے اور عوام کی ناقص عبادت کو رد فرما دے بلکہ کاملوں کی عبادت کے صدقہ میں ناقصوں کی عبادت کو بھی قبول فرمائے گا نیز حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ ناقص کی عبادت کاملین کی عبادت کے انوار سے روشن ہو جاتی ہے۔

عمل

سوال۔ رمضان کا مہینہ کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ تقویت حافظہ۔ دفع نسیان۔ حفظ علوم۔ کشف مشکلات۔ دفع کسل اطاعات کے لئے اس میں اعمال زیادہ موثر ہوتے ہیں اگرچہ عموماً کے ساتھ دوسرے ماہ میں بھی یہ اعمال ہو سکتے ہیں۔

سوال۔ رمضان کے مہینہ کا ذکر اور اسم خاص بھی بتلائیں

جواب۔ ذکر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۲۹ مرتبہ اسم خاص یا حی یا قیوم ۱۹۵۱ مرتبہ پڑھکر کچھ عمل شروع کرے۔

کشف مشکلات کے لئے عمل

سوال۔ براہ کرم کوئی عمل بھی پڑھنے کو بتلائیں۔

جواب۔ کشف مشکلات کے لئے عمل لکھا جاتا ہے بعض دفعہ انسان ایسی مشکل میں پھنس جاتا ہے

Marfat.com

جس طرح کہ کوئی بھنور میں پھنس جاتا ہے یہ حالت ہوتی ہے کہ اب ڈوبا ایسے وقت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خاص وظیفہ ارشاد فرمایا ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بکثرت پڑھے دعا مانگے کہ الٰہی تیری مدد اور قوت سے اس بھنور سے نکل سکتا ہوں ورنہ ڈوبا میری دستگیری فرما اور مجھے نکال۔ انشاء اللہ غیبی مددوں کے ساتھ وہ نکلے گا۔ (ابن السنی)

وسعت رزق کے لئے مجرب عمل

ایضاً۔ رمضان کا ایک عمل اور بھی تبلایا جاتا ہے جو حرز الامان میں بحوالہ درالنظیم درج ہے کہ جو کوئی رمضان کی رویت ہلال کے وقت تین بار سورہ انا فتحنا تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سال اس پر رزق کو وسیع کرے گا اور دروازے روزی کے اس پر کھل جائیں گے سورہ فلق کی تلاوت اگر کرتا رہے تو یہ بھی توسیع رزق کے لئے بیحد نافع ہے۔

سوال۔ پہلی تاریخ رمضان کی کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ شکست عدو۔ تفریق فساد و ظلمہ۔ اسرار خفیہ پر اطلاع کے لئے خاص طور پر اعمال زیادہ موثر ہوتے ہیں یوں ہر وقت عمل ہو سکتا ہے۔

تسخیر حکام کے لئے مجرب عمل

رمضان کے اوّل جمعہ کو طہارت کاملہ کے ساتھ ظہر عصر کے درمیان آیہ کریمہ وان یریدوا ان یخدعوک (کو) عزیز حکیم تک ایسے کپڑے پر لکھے جو اونی ہو یا ریشمی مگر یہ رنگا ہوا سرخ یا زرد یا سبز رنگ ہو پھر اس کی ٹوپی بنا کر سر پر رکھے اور حاکم سے ملے انشاء اللہ جس سے بھی ملے گا وہی منقاد ہوگا ہوگا ہیبت عزت دلوں میں پیدا ہوگی کراہت نفرت دل سے دور ہوگی۔

Marfat.com

جماعت فساق کی تفریق کا مجرب عمل

سوال۔ کوئی عمل ایسا بتلائیں بعض مرتبہ فساق جمع ہوکر غنڈہ گردی کرتے ہیں ان کی جماعت متفرق ہوجائے

جواب۔ اس کا خاص عمل یہ ہے جو کوئی سورہ نحل کو لکھے اور کسی برتن یا بوتل میں رکھ کر مضبوط ڈاٹ لگا کر منہ بند کر دے پھر اس فسق و فجور کی منزل میں دفن کر دے انشاء اللہ سب تتر بتر ہو جائیں گے اور فسق و فجور کی جمعیت منتشر ہو جائیگی۔ (حرز الامان)

دیگر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ اس آیہ کریمہ کی بھی یہی خاصیت ہے جو کوئی ایک مشت خاک پر دم کر کے شاہت الوجوہ پڑھتا ہوا اس مشت خاک کو ان کی طرف پھینک دیگا تو انشاء اللہ مخالف عناصر درہم برہم ہو جائیں گے۔

شوال

سوال۔ ماہ شوال اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے؟

جواب۔ ماہ شوال اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے۔

سوال۔ اس ماہ کی کچھ فضیلت بھی بیان فرمائیے۔

جواب۔ اس ماہ کا پہلا دن عید کا دن ہے یہ دن خدا کی رضا اور اس کی مغفرت اور انعام اکرام پانے کا دن ہے۔ جب اس کے بندے تراویح شب بیداری روزہ وغیرہ عبادت طاعات سے فارغ ہوکر نماز عید کے لئے جمع ہوتے ہیں تو خدا ان عابدین کے ذریعہ ملائکہ پر فخر کا اظہار فرماتا ہے۔ کیونکہ ملائکہ ہی نے بنی آدم پر طعن بھی کیا تھا اسی لئے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے فرشتو دیکھا

Marfat.com

اِن عمل کرنے والوں کو اس کی جزا کیا ہے وہ عرض کریں گے یہ پورا پورا اجر ملنے کے مستحق ہیں ارشاد ہو گا کہ اے میرے فرشتو چونکہ یہ لوگ عظیم فریضہ ادا کر کے دُعا کے لئے نکلے ہیں مجھے اپنے جلال اور کرم اور برتری اور رفعت مکان کی قسم میں ان کی دُعائیں سنوں گا اور قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس اجتماع سے فرماتا ہے کہ جاؤ اپنے گھروں کو لوٹو اس حال میں کہ میں نے تمہاری مغفرت کی اور تمہارے سیئات کو حسنات کے ساتھ بدل دیا۔ قد غفرت لکم وبدلت سیاتکم حسنات (مشکوۃ بحوالہ بیہقی)

یہ مہینہ حج کے مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی عظمت شان ابن ماجہ کی اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اِس ماہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا صم شوالاً شوال میں روزہ رکھا کرو یہ مہینہ چونکہ رمضان سے ملا ہوا ہے تو شعبان کی طرح قرب فرائض کی وجہ سے اس کے روزہ بھی افضل ہوئے۔

سوال۔ خاص اس ماہ کے کون سے روزے ہیں۔

جواب۔ شش عید کے روزے ہیں جن کا ثواب صیام الدہر کی برابر ہے۔ حدیث شریف میں ہے (من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر) (مسلم)

یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھ کر چھ روزے بعد میں اور رکھے تو اُس کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کی برابر ہے کیونکہ ایک نیکی دس کی برابر ہوتی ہے تو اس حساب سے رمضان کے روزے دس مہینہ کے برابر اور چھ روزے دو مہینہ کے برابر تو مجموعہ بارہ مہینہ کے برابر ہو گیا اس طرح اگر علی الدوام رکھتا رہا تو ہمیشہ روزہ دار رہنے کے حکم میں ہوا۔

Marfat.com

سوال۔ اِن چھ روزوں کی حکمت اور فوائد بھی بیان فرمائیں۔

جواب۔ (۱) ایک فائدہ تو یہ ہے کہ عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ (۲) رمضان کے فرض روزوں میں کچھ خلل و نقصان رہجائے تو اُن سے اس کی تلافی ہو جائیگی۔

(۳) رمضان کے روزوں کی مقبولیت کا نشان ہے جب اللہ تعالیٰ کسی نیک عمل کو قبول فرماتا ہے تو قبولیت کا نشان یہ ہے کہ مزید عمل صالح کی توفیق بخشتا ہے۔

(۴) رمضان کی تمام عبادات کی تکمیل پر شکرانہ کے روزہ ہیں۔

(۵) اس امر پر اظہار بھی مقصود ہے کہ رمضان ختم ہونے کے بعد مسلمانوں میں سے روزہ کی عبادت ختم نہیں ہوئی معبود باقی ہے تو عبادت بھی باقی ہے

(۶) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی بھی تعمیل ہے (احب الاعمال الی اللہ الحال المرتحل) پس رمضان کے روزے ختم ہونے کے بعد پھر روزہ شروع کر دینا افضل عمل ہے جس طرح قرآن ختم کر کے پھر قرآن شروع کر دینا افضل ہے۔ ان روزوں کو قرب فرائض کا بھی شرف حاصل ہے جس کی فضیلت کی طرف حدیث (صمہ رمضان والذی یلیہ) میں اشارہ ہے کہ رمضان سے متصل ہونے کے سبب اتصال فرائض کا شرف ان روزوں کو حاصل ہے جیسا کہ شرف قرب اتصال شعبان کے روزوں کو حاصل ہے۔

سوال۔ شش عید کے روزے لگاتار رکھے یا متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے؟

جواب۔ تنویر الابصار میں ہے کہ ان روزوں کو متفرق طور پر رکھنا مستحب ہے اِن روزوں کو لگاتار رکھنا عید الفطر کے بعد امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے اس خوف سے کہ لوگ ان کو رمضان ہی میں شمار کرنے

Marfat.com

لگیں اور یہ سمجھیں کہ فرض پر مزید اضافہ ہے لیکن شامی ص۱۷۱ میں ہے (الان نزال ذالک المعنی) اس وجہ سے اب بالکل مکروہ نہیں کیونکہ احکام اسلام واضح ہو چکے لہذا عامہ متاخرین اسی طرف ہیں کہ اگر ان روزوں کو بعد عید لگاتار بھی رکھے تو کوئی مضائقہ نہیں مگر عالمگیری ص۲۱۳ نے ان روزوں کی ادائیگی کا مستحب طریقہ یہ لکھا ہے کہ متفرق طور پر رکھے اس طرح کہ ہر ہفتہ دو دو روزے رکھے یہ طریقہ کراہت اور تشبیہ نصاریٰ سے دور تر ہے۔

سوال۔ اگر رمضان کے کچھ روزے قضا ہو جائیں تو پہلے ان کو رکھے یا شش عید کے روزے رکھے۔

جواب۔ لطائف میں ہے پہلے ان کو پورا کرے تاکہ رمضان کے پورے روزے ہو جائیں تو بعد تکمیل من صام رمضان ثم اتبعہ) صادق آئے یوں قضا سے پہلے بھی رکھ سکتا ہے۔

سوال۔ بعض کہتے ہیں کہ عید کے بعد پہلے دن اول شش عید کے روزوں میں سے ایک روزہ رکھنا ضروری ہے یہ کہنا کیسا ہے۔

جواب۔ ضروری نہیں ہے لیکن یہ جلدی الحال المرتحل کے پیش نظر مستحسن معلوم ہوتی ہے پھر باقی روزوں کو متفرق طور پر تمام مہینہ میں پورا کرتا رہے لیکن کوئی جزئیہ اس کا خاص نظر سے نہیں گذرا۔

عمل

سوال۔ حکمائے اسلام نے شوال کو کن مہمات کے ساتھ خاص کیا ہے؟

جواب۔ چور اور مفرور کی طلب سرکش نافرمان عورت کو رام کرنے۔ کلام اور سخن کا دلوں میں اثر پیدا کرنے کے لئے۔ (حرز الامان)

Marfat.com

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم خاص بھی بتلائیں۔

جواب۔ ذکر اللہ اکبر ۱۹ مرتبہ اور اسم یا منور یا ظہم الرشد ۳۳۷ بار پڑھے پھر کوئی عمل شروع کرے۔ روزہ کے ساتھ عمل قوی ہوگا می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود (حرز الامان)

مفرور اور چور کے لئے مجرب عمل

سوال۔ کوئی عمل بھی بتلائیں۔

جواب۔ بہت اچھا چور اور بھاگے ہوئے مفرور کے لئے ایک عمل بتلایا جاتا ہے تاکہ وہ گھر جلد واپس ہو۔ جو کوئی سورہ انعام کی یہ آیت قل اتدعو من دون اللہ مالا ینفعنا (الایہ) کو خشک چیز مثل پانی کے مشکیزہ کے خشک پوست پر یا کدو کے خشک چھلکے پر پرکار سے گول دائرہ کھینچے اس کے اندر یہ آیت اور بھاگے ہوئے کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھکر شہر سے باہر دور ایسے مقام پر دفن کر دے جہاں کسی آدمی کا گذر نہ ہو انشاء اللہ متحیر اور سرگرداں بے اختیار اور بے طاقت ہوکر واپس ہوں گے۔ (الدار نظیم ص۵۰)

دیگر۔ سورہ نور کی آیت او کظلمات فی بحر لجی (رکو) مالہ من نور تک کسی پرچہ پر مدور بصورت دائرہ لکھ کر مفرور کا نام وسط دائرہ میں لکھے پھر جہاں سے بھاگا ہو لوہے کی کیل کے ساتھ گاڑ دے اور نظر سے چھپا دے انشاء اللہ فوراً واپس ہوگا اور اس آیت کریمہ کو پڑھتا بھی رہے۔

مال مسروقہ برآمد کرنے کے لئے مجرب عمل

سوال۔ مال مسروقہ برآمد کرنے کے لئے بھی کچھ عمل تحریر فرمائیں تاکہ چور مال واپس کر دے۔

جواب۔ جو شخص سورہ بقر کی آیت ولکل وجہۃ ھو مولیھا (رکو) قدیر تک نئے کپڑے کے مدور ٹکڑے پر لکھے اور وسط

Marfat.com

میں چور یا بھاگے ہوئے کا نام لکھ کر اس مکان کی دیوار میں کیل سے گاڑ دے جہاں سے مال گیا ہے یا کوئی بھاگا ہے انشاء اللہ مال جلد ہی واپس ہوگا اور بھاگا ہوا بھی جلد ہی واپس لوٹے گا۔ (الدر النظیم) ص۲۵

سوال۔ براہ کرم نافرمان عورت کے لئے جس کی عادت بد ہو کر شوہر کے گھر نہ آئے اس کی درستی کے لئے بھی کوئی عمل تحریر فرمائیں۔

جواب۔ یا ایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا : ور البطوا آخر سورت تک نان جَو پر لکھ کر قدرے روغن مل کر کھلا دو انشاء اللہ درست ہو جائیگی۔ یا سورۃ انعام کی یہ آیت ومن الانعام حمولۃ (تا) عدو مبین روٹی پر لکھ کر کھلائے انشاء اللہ فرماں بردار ہو جائیگی۔

ذوالقعدہ

سوال۔ ذوالقعدہ اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے؟

جواب۔ اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ہے اس کو ذی القعدہ اس لئے کہتے ہیں کہ (لقعود ھم فیہ عن القتال) اس میں جنگ و قتال سے رکنا بیٹھ جانا ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ہے اس میں قتل و قتال جائز نہیں اوپر بیان گذرا کہ حرمت والے مہینے چار ہیں ذی القعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم۔ رجب۔ ایک باہلہ کے رہنے والے بزرگ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ لگاتار روزہ رکھنے سے اُن کا جسم متغیر ہو گیا تھا کہ یہ کس نے تم سے کہا تھا کہ اپنے نفس کو عذاب میں ڈالو (صوا الاشھر الحرم) صرف ماہ حرام کے روزے رکھو باقی چھوڑ دو۔ اس حدیث کو امام احمد نسائی ابو داؤد ابن ماجہ

سب نے بیان کیا۔ اِس حدیث سے چند فوائد معلوم ہوئے۔

(۱) عبادت کے سلسلہ میں ایسی مشقت اور تکلیف میں نفس کو نہ ڈالے کہ جس سے جسم کو ایذاء پہونچے مقصود ایذاء پہونچانا نہیں ہے بلکہ تہذیب نفس اور اصلاح اخلاق ہے۔

(۲) دوسرے عبادات اور حقوق کا بھی لحاظ رہے۔ محض کثرت صیام ہی پیش نظر نہ ہو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کم روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے ہیں کہ میں بوجہ ضعف تلاوت قرآن پر قادر نہیں رہتا اس لئے میں زیادہ روزے نہیں رکھتا اور قرآن پڑھنا مجھے بہت محبوب ہے بعض سلف صالحین فرماتے ہیں کہ جو کوئی بھی بلند مرتبہ پر پہنچا سعادت نفس۔ سلامت صدر کسر نفسی اور خیر خواہی اُمت سے پہنچا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا یہ ہے کہ صرف ظاہری نماز روزہ کی کثرت پر کوئی مغرور نہ ہو جائے۔ اصلاح قلب تصفیہ باطن پر بھی زور دے روزوں میں فقط مسنون اوقات فاضلہ کے روزہ پر اکتفا کرے اسی میں سے ماہِ حرام بھی ہے۔

(۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ حرام کے روزوں کو فضیلت حاصل ہے۔ اس ماہ کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عمرے اسی ماہ میں واقع ہوئے سوائے اُس عمرہ کے جو حج کے ساتھ واقع ہوا مگر اُس کا احرام بھی ذی القعدہ ہی میں باندھ لیا گیا تھا دوسری خصوصیت اس ماہ کی یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیس روزے انتظار کتاب الٰہی میں اسی ماہ میں واقع ہوئے۔

سوال۔ کیا ماہِ ذی القعدہ میں کسی خاص دن کے روزے بھی ہیں۔

جواب۔ جی ہاں۔ جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ کے خاص روزے ہیں جو کوئی ماہ حرام میں

Marfat.com

یہ روزے رکھے گا اس کو نوسو برس کی عبادت کا ثواب ملے گا اور ذی القعدہ بھی ماہ حرام میں داخل ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ص۲۲۳۔ شرح عین العلم ص۸۳)

عمل

سوال۔ ماہ ذی القعدہ کن مہمات کے لئے خاص ہے۔
جواب۔ ظالموں کے مکان کی تخریب اور قیدیوں کی نجات مظلوموں کی خلاصی کے لئے یہ ماہ خاص ہے۔ (حرز الامان)
سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم خاص بھی بتلائیں
جواب۔ ذکر اللہ اکبر ۳۲ مرتبہ اور اسم خاص یا منعم یا محسن یا مفضل ۹۱۶ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے۔ روزہ بھی ہو تو عمل قوی ہوگا می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود (حرز الامان)

قیدی کی خلاصی کے لئے مجرب عمل

سوال۔ کوئی خاص عمل بھی اس ماہ میں پڑھنے کو بتلائیں۔
جواب۔ اچھا قیدی کی خلاصی کے لئے ایک عمل لکھا جاتا ہے آیہ کریمہ فلما دخلوا علی یوسف (کی العزیز الحکیما تک لکھ کر دائیں بازو پر بندھوا دیجئے اور اس کو ہدایت کیجئے کہ اکثر آیت کو پڑھتا بھی رہے انشاء اللہ جلد خلاصی ہوگی۔ (دار التنظیم ص۶۸)

ذوالحجہ

سوال۔ ذوالحجہ اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے۔
جواب۔ یہ اسلامی سال کا بارہواں اور آخری مہینہ ہے یہ بھی حرمت والے

Marfat.com

مہینوں میں سے دوسرا مہینہ ہے اس ماہ کے پہلے عشرہ کی بڑی فضیلت ہے اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ اس عشرہ کو قسم سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عزت بخشی اور فرمایا (والفجر و العشر) رمضان کے پچھلے عشرہ کو بھی فضیلت ہے تو اب دونوں عشروں میں کونسا افضل ہے اس میں علماء نے تطبیق اس طرح دی ہے کہ رمضان کے پچھلے عشرہ کی راتیں افضل ہیں شب قدر کیوجہ سے اور عشرہ ذی الحجہ میں دن افضل ہیں یوم الترویہ یوم عرفہ یوم النحر کیوجہ سے حتیٰ کہ اگر کوئی یہ منت مانے کہ میں سال کے افضل دنوں میں روزہ رکھوں گا تو علماء فرماتے ہیں کہ یہ شخص عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھ کر اپنی نذر پوری کرے اور اگر تمام دنوں میں افضل دن کی نذر مانی ہے تو عرفہ کی دن روزہ رکھے حدیث شریف میں ہے

مامن ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام یعنی العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل اللہ قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ و مالہ فلم یرجع من ذالک بشی (ماثبت بالسنہ)	دوسرے ایام کے مقابلہ میں اس عشرہ کے ایام میں نیک عمل کرنا اللہ کو زیادہ محبوب ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی اس سے افضل نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر وہ شخص کہ جان و مال لیکر اللہ کی راہ میں نکلا پھر کسی چیز کے ساتھ نہ پلٹا۔

عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

مگر ابن ماجہ ص ۱۲۵ میں ایک دوسری حدیث ان ایام کی فضیلت میں آئی ہے اس میں شب کی فضیلت بھی ہے۔

مامن ایام الدنیا ایام احب الی اللہ	عبادت کے لئے دنیا کے تمام دنوں میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سبحانہ ان یتعبدلہ فیھا من ایام العشر وان صیام یوم منھا یعدل صیام سنتہ ولیلۃ منھا بلیلۃ القدر (ابن ماجہ ص۱۲۵)

کو اس عشرہ کے ایام زیادہ محبوب ہیں ان میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزہ کی برابر ہے اور ہر رات کی عبادت شب قدر میں عبادت کی برابر ہے۔

پس تحقیقی جواب یہ ہے جو زرقانی نے ذکر کیا کہ اگرچہ عشرہ رمضان کو شب قدر حاصل ہونے کی فضیلت جزئی حاصل ہو مگر مجموعی طور پر عشرہ ذی الحجہ افضل ہے۔

سوال۔ کیا اس عشرہ کے جمعہ کو بھی کچھ فضیلت حاصل ہے۔

جواب۔ جی ہاں دو فضیلتیں حاصل ہیں ایک جمعہ ہونے کی دوسرے ایام عشر سے ہونے کی (مواہب ص۱۲۹) تیسرے عرفہ ہونے کی اگر اس دن جمعہ واقع ہوا تو سال کے بہترین دن کے ساتھ جمع ہوا تو پھر حاجی کو اس دن عمل حج کی فضیلت پر کیوں نہ فخر حاصل ہو۔

سوال۔ کیا اس عشرہ میں بال کو وناخن کو ترشوائے یا نہیں۔

جواب۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ماثبت بالسنہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس مقدس عشرہ کے ایام میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت متروک ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص قربانی کرے اس کو چاہیئے کہ قربانی ہونے تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن ترشوائے مگر لوگ اس کا لحاظ نہیں رکھتے۔

سوال۔ کیا اس عشرہ میں نو دن تک روزہ رکھنا مستحب ہے۔

جواب۔ جی ہاں نو دن تک روزہ رکھنا مستحب ہے اور دس گیارہ بارہ تیرہ تاریخ کے روزے حرام ہیں۔ (عالمگیری ص۲۰۱)

Marfat.com

سوال۔عشرہ کے ایام میں روزہ رکھنے کا کیا ثواب ہے۔

جواب۔مراقی الفلاح ص۲۱۹ میں ہے کہ ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کی برابر ہے۔نسائی میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزوں کو نہیں چھوڑا عاشورہ کا روزہ عشرہ ذی الحجہ کا روزہ۔ہر ماہ کے تین روزے فجر سے پہلے دو رکعت سنت۔(مواہب ص۱۲۸/۸)

عرفہ کا روزہ مستحب ہے

سوال۔عرفہ کا روزہ کیسا ہے۔

جواب۔عرفہ کا روزہ مستحب ہے۔

عرفہ کے روزہ کا ثواب

سوال۔عرفہ کے روزہ کا کیا ثواب ہے

جواب۔اشعۃ اللمعات ص۱۰۵ میں ہے کہ یہ دو سال کے روزہ کے برابر ثواب ہے۔مراقی الفلاح ص۲۱۹ میں ہے کہ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے لئے اور عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے لئے کفارہ ہے۔ طحطاوی ص۳۵۰ میں ہے کہ یہ موسوی شریعت کا روزہ ہے اور وہ شریعت محمدی کا روزہ ہے لہذا فوقیت ہونی چاہئے۔

عرفات میں عرفہ کے روزہ کا حکم

سوال۔عرفات میں حاجی کو عرفہ کا روزہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب۔درمختار ص۱۱۴ میں ہے کہ مستحب ہے مگر شامی میں ہے کہ اگر ضعف پیدا کرے تو پھر مکروہ ہے اسی شفقت کی بنا پر جو کہ ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا (نہی عن صوم یوم عرفہ بعرفۃ) نیز خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں یہ روزہ نہیں رکھا بخاری اور مسلم میں ہے کہ عرفہ کے دن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ

Marfat.com

میں شک کیا تو حضرت ام افضل نے کہا کہ میں نے ایک پیالہ دودھ کا آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو نوش فرمایا اُس وقت آپ بحالت وقوف اونٹ پر سوار تھے۔ ایسا ہی فعل حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس دن روزہ نہیں رکھتا ہوں اور منع بھی نہیں کرتا ہوں یہی حکم آٹھویں ذی الحجہ کا ہے یہ روزہ حاجی کو افعال حج سے عاجز کرے گا اور جس کو عاجز نہ کرے اس کو رخصت ہے فتاویٰ قاضی خان میں ہے (رویکرہ صوم عرفۃ لعرفات) اشعۃ اللمعات ص۱۰۶ میں ہے کہ پس مختار آنست کہ صوم عرفہ مستحب است مگر برائے حاج ۔

سوال ۔ اس ماہ کے جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے روزہ کے متعلق کیا ارشاد ہے کیا یہ روزے مستحب ہیں۔

جواب ۔ مستحب ہیں آپ کو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ماہ حرام کے جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے روزہ رکھنے والوں کو نوسو برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ چونکہ ذی الحجہ بھی ماہ حرام میں داخل ہے لہذا جو کوئی اس میں جمعرات جمعہ ہفتہ کا روزہ رکھے گا اللہ تعالےٰ اس کو بھی نوسو برس کا ثواب عطا فرمائیگا

(شرح عین العلم ص۱۸۳ ۔ عالمگیری ص۲۱۴)

آخر ماہ ذی الحجہ کے روزہ کا ثواب

سوال :۔ جو کوئی ماہ ذی الحجہ کی آخری تاریخ میں اور محرم کی پہلی تاریخ میں روزہ رکھے اس کا کیا ثواب ہے۔

جواب :۔ شرح شرعۃ الاسلام میں ہے پچاس برس کے روزوں کا ثواب ملتا ہے فتاوی قاضی خاں میں ہے کہ ہر ماہ کے آخری دنوں میں تین روزے رکھنا مستحب ہے لہذا بہتر ہے کہ اس ماہ کے آخر میں بھی تین روزے رکھے تاکہ

Marfat.com

سال کا اختتام عبادت پر ہو۔

عمل

سوال۔ ذی الحجہ کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ چوروں اور راہزنوں سے مال کی حفاظت، غلّہ اور دانہ کی سلامتی اور ڈراونے خوفناک خواب کے علاج کے لئے یہ مہینہ عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ (حرز الاماں)

سوال۔ اس ماہ کا ذکر اور اسم بھی تبلائیں۔

جواب۔ ذکر اللہ اکبر ۷۶ مرتبہ اسی قدر سُبحان اللہ اسی قدر الحمد اللہ اسی قدر لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور اسم یا حافظ یا حفیظ یا رقیب یا حسیب ۸۵۳ بار پڑھ کر پھر کوئی عمل شروع کرے۔ روزہ کے ساتھ عمل قوی ہوگا می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود (حرز الاماں)

غلہ میں برکت وسلامتی کے لئے مجرّب عمل

سوال۔ براہ کرم کوئی عمل بھی عطا فرمائے۔

جواب۔ اچھا غلہ کے انبار میں سورہ کہف لکھ کر کسی شیشہ کے برتن میں بند کر کے رکھ دو گے تو انشاء اللہ دانوں کو خراب کرنے والے کیڑوں سے غلّہ محفوظ رہے گا۔ اگر سورہ والتین بھی پڑھکر اپنے ذخیرہ اور غلہ پر دم کرو گے تو بھی محفوظ رہے گا اور اس ذخیرہ میں سے جو کچھ خرچ ہوگا انشاء اللہ اس میں برکت ہوگی۔ (حرز الامان بحوالہ الدر النظیم)

پریشان خوابوں کے لئے مجرّب عمل

سوال۔ پریشان خوابوں کے لئے بھی کوئی عمل عطا فرمائیں۔

Marfat.com

جواب۔ اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین سب ان بچوں کا تعویذ لکھکر گلے میں ڈالو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کا تعویذ لکھ کر اپنے بچوں کے گلے میں ڈالتے تھے۔ جو کوئی پندرہ بار سورہ واللیل کو سوتے وقت پڑھے گا انشاء اللہ پریشان اور وحشتناک خوابوں سے امن میں رہے گا۔ اور اس ماہ میں اس کو لکھ کر اپنے پاس بھی رکھے۔ (حرز الامان)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مکروہ خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اس کو کسی سے بیان نہ کرے انشاء اللہ کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہونچے گا۔ چونکہ اصحاب شمال کے گندے اعمال اسی شیطان کے سبب سے ظہور میں آتے ہیں تو بائیں جانب ہی اس کے وسوسہ اندازی اور اُس کے حاضر ہونے کی سمت ہے لہذا حقارت کے ساتھ اس طرف تین دفعہ تہکار دے اور خدا سے شیطان کے شر سے تین دفعہ پناہ مانگے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے یا یہ کہکر اللھم انی اعوذ بک من عمل الشیطان وسیئات الاحلام کروٹ بدل لے تاکہ تبدیلی حال کی طرف نیک فال ہو۔ آیت الکرسی پڑھے نماز کے لئے کھڑا ہو جائے وضو کر کے نماز ادا کرے نماز کے لئے اگر کھڑا ہو جائے گا تو یہ تمام چیزیں اس میں جمع ہو جائیں گی کھڑے ہونے میں جگہ بدلنا آگیا تہکار نا یعنی تہوکنا کلی کرنے میں استعاذہ یعنی شر شیطان سے پناہ مانگنا قرأت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے میں آگیا اور اگر نماز میں آیت الکرسی پڑھے تو آیت الکرسی بھی آجاتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ خوفناک خواب نظر آئے تو بیدار ہوتے ہی ذیل کی چھ باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

(۱) تین دفعہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔
(۲) بائیں جانب یعنی شیطان کی طرف تین دفعہ تھتکارنا۔
(۳) کروٹ بدلنا۔
(۴) آیت الکرسی پڑھنا۔
(۵) نماز پڑھنا۔
(۶) بُرے خواب کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔

اگر یہ سب باتیں جمع ہو سکیں تو سب کو جمع کرے بہت بہتر ہے اور اگر بعض چیزوں پر اقتصار کرے تو رفع ضرر کے لئے انشاء اللہ یہ بھی کافی ہونگی

(اذکار نووی فتوحات ربانیہ)

سوال۔ براہ کرم عمدہ اور اچھے خوابوں کے متعلق بھی کچھ ہدایت فرمائیں

جواب۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہیں جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو تین دفعہ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد ادا کرے اور اس سے خوش ہوا اور ایسے شخص سے بیان کرے جو اس سے محبّت رکھتا ہو ایسا نہ ہو کہ کوئی عداوت رکھنے والا ہو کہ بغض میں کوئی خراب تعبیر دیدے تو توخرابی واقع ہو جائے۔

خواب احوال و مقاصد کی طرف لطیف اشارات ہوتے ہیں

حدیث شریف میں ہے کہ خواب مثل پرند کے معلّق ہوتا ہے جیسی تعبیر ہو گی اُسی پر واقع ہو گا اور تعبیر ہر ایک سے نہ لے جو اس کا علم رکھنے والے ہیں اُن سے بیان کر کے تعبیر حاصل کرے۔ تعبیر بہت مشکل ہوتی ہے۔ احوال یا مقاصد کی طرف لطیف اشارات ہوتے ہیں۔ حق تعالیٰ علم و فہم عطا فرما دے تو اُن تک عقل کی رسائی ہو جاتی ہے ورنہ معمہ بن کر

Marfat.com

خواب رہجاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک صاحب احقر کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے عجیب خواب دیکھا ہے جو ایک معمہ ہے حل ہی نہیں ہوتا متعدد جگہ تعبیر بھی لی مگر تشفی نہیں ہوئی۔ احقر نے کہا بیان کرو اگر مبدء فیاض سے فیضان ہوگیا تو تعبیر بتلا دی جائیگی ورنہ خیر۔ اُس نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے لڑکے کو اس حال میں دفن کر رہا ہوں کہ آلہ تناسل اُس کا بہت لمبا ہے مع اُس کے تمام کو دفن کر دیا مگر چہرہ اس کا کھلا رہ گیا ہے۔ سخت پریشان ہوں کہ اپنے لڑکے کو کیوں دفن کر رہا ہوں اور کس حال میں دفن کر رہا ہوں اس کی کیا تعبیر ہوئی۔ احقر نے جواب دیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والا فعل زنا میں مبتلا تھا اُس نے اب توبہ کر لی ہے مگر توبہ ابھی معرض خطر میں ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس طرح اولاد پیدا ہوتی ہے عمل بھی اُس سے پیدا ہوتا ہے لہذا زنا کے عمل اور فعل کو اولاد کی شکل میں دکھلایا گیا آلہ تناسل کی درازی میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنی بیوی تک اپنی خواہش کو محدود نہیں رکھتا بلکہ اپنی خواہش کو طویل و دراز کر کے غیر عورتوں تک بھی پہونچاتا ہے جس طرح دست درازی میں ظلم اور تعدی کا اظہار ہوتا ہے اسی طرح آلہ تناسل کی درازی میں بھی اسی کو دکھلایا گیا ہے دفن کرنے سے مراد لڑکے کا دفن کرنا نہیں بلکہ اپنے اس فعل اور عمل حرام کو دفن کرنا ہے یعنی توبہ کی طرف اشارہ ہے لیکن جذب اور کشش چہرہ میں ہوتی ہے وہ کھلا رہ گیا معلوم ہوتا ہے کہ محل جذب ابھی باقی ہے یسلان اور رجحان کا احتمال ہے لہذا سچے دل سے وہ توبہ کرنی چاہئیے کہ محل جذب بھی باقی نہ رہے یہ سُنکر وہ شخص محو حیرت ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ وہ راز تھا کہ کسی کو اس کی خبر نہ تھی حق تعالےٰ نے مجھے تنبیہ فرمائی اب خواب معمہ نہ رہا۔

Marfat.com

تعبیر خواب کے وقت کی دعا

سوال۔ یہ بھی فرما دیجئے کہ تعبیر دینے والا تعبیر کیا پڑھ کر تعبیر دے۔

جواب۔ جب کوئی اپنا خواب بیان کرے تو تعبیر دینے والا کہے۔ خیراً رأیت وخیراً یکون۔ دوسری روایت میں ہے رخیراً تلقاہ وشراً تو قاہ خیراً لنا وشراً علی اعدائنا والحمد للہ رب العالمین)۔ (از کار نووی)

سوال۔ اچھے خواب نظر آنے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

جواب۔ فتوحات ربانیہ میں ہے کہ ائمہ تعبیر نے فرمایا کہ باوضو ان کروٹ مسنون ہیئت کے ساتھ سوئے اور والشمس۔ واللیل۔ والتین۔ سورۂ اخلاص معوذتین اور اللھم انی اعوذبک من سی الاحلام واستجیرک من تلاعب الشیطان فی الیقظۃ والمنام اللھم انی اسئلک رویا صالحۃ صادقۃ نافعۃ حافظۃ غیر منسیۃ اللھم ارنی فی منامی ما احب) پڑھکر سوئے انشاء اللہ خواب بہتر نظر آئینگے۔

احقر عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا عمل کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے جو حدیث میں ہے۔ باسمک اللھم وضعت جنبی اللھم اغفر ذنبی واخسی شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی یعنی میں نے اپنا پہلو اللہ کے نام کے ساتھ بستر پر لگایا اے اللہ میرے گناہ بخشدے اور میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری روح کو آزاد فرما اور مجھکو اس محفل میں جہاں اعلیٰ قوم کا اجتماع ہے داخل کر یعنی جہاں ملائکہ انبیاء اور اولیاء ہیں اس مقدس محفل میں میری روح کو پہونچا۔

Marfat.com

دنوں کے روزہ کے بیان میں

سوال۔ جمعہ کے دن کا روزہ کیسا ہے۔

جواب۔ درمختار ص۱۱۴ میں ہے کہ مستحب ہے عالمگیری اور بحر الرائق میں بھی یہ ہی ہے کہ تمام علماء کے نزدیک مستحب ہے مگر نور الایضاح میں ہے کہ خاص جمعہ کا روزہ مکروہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جمعہ کی تخصیص کو منع فرمایا مسلم میں ہے (لا تخصوا یوم الجمعہ بصیام من بین الایام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تخصیص کو اس طرح رفع فرمایا (لا یصوم احدکم یوم الجمعہ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ) (متفق علیہ) کہ روزہ رکھے تم میں سے کوئی جمعہ کے دن تنہا مگر یہ کہ روزہ رکھے اس کے قبل یا اس کے بعد۔ یعنی جمعرات یا ہفتہ کا روزہ بھی اس کے ساتھ ملائے اور دونوں کو ملا لے تو اور بھی بہتر ہے۔ تخصیص کی ممانعت کی وجہ میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کسی دن کو اس طرح عبادت کیلئے خاص کر لینا کہ باقی تمام ایام کو عبادت سے معطل کر دیا جائے۔ ایسی تخصیص ممنوع ہے۔ نفحات الٰہی کو دوسرے اوقات میں بھی تلاش کرو ایسا نہ ہو کہ جمعہ جمعہ کی عبادت پر اکتفا کر لیا جائے کہ پھر کوئی عبادت نہ کی جائے اس معنے میں اگر ممانعت تخصیص کی حدیث آخری بھی ہو جیسا کہ شامی میں ہے تو بھی کوئی حرج نہیں جمعہ کا وہ روزہ ہے کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کم افطار کیا ہے نسائی اور ترمذی میں ہے (فلما کان یفطر یوم الجمعہ) بہت کم ایسا اتفاق

Marfat.com

ہوا ہے کہ آپ نے جمعہ کا روزہ چھوڑا ہو بعض نے کہا کہ یہ تخصیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے افطار نہیں فرماتے تھے یعنی رشتہ اور کھانا تناول نہیں فرماتے تھے بعد جمعہ کھانا نوش فرماتے تھے۔ بعض نے کہا ہے یہ بھی اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ جمعہ کا روزہ افطار نہیں کیا یعنی قبل یا بعد کا روزہ ملا کر رکھا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات میں تحریر فرمایا کہ جب حدیث مطلق ہے تو اطلاق ہمارے مذہب کے لئے مؤید ہے کہ تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔ پس نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص اور نہ یہ معنے مراد ہیں کہ قبل از جمعہ افطار نہیں فرماتے تھے کہ یہ سیاق سباق سے بعید ہے۔ شامی میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمیشہ جمعہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

حیات الصائمین میں ہے کہ جمعہ کو فضیلت حاصل ہے لہٰذا روزہ مستحب ہے کہ تعظیم بالصوم ہے بہرحال جمعہ کے روزہ کے ساتھ جمعرات یا جمعہ کا بھی ملا لیا جائے تو اس کی افضلیت میں شک نہیں۔

سوال۔ جمعہ اور اس کی رات کیا فضیلت ہے۔

جواب۔ یہ رات اور دن بڑی نورانیت کے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لیلۃ الجمعہ لیلۃ اغراء ویوم الجمعہ یوم ازہر) اغر کے معنے انور کے ہیں یعنی بہت زیادہ نور والی غرہ سے مشتق ہے گویا یہ رات بھی انوار اور تجلیات میں مثل دن کے روشن ہے اسی مشاکلۃ کی بنا پر اغر صیغہ مذکر لایا گیا۔ یالیلۃ بمعنی لیل ہے تا تانیث کی نہیں ہے بلکہ وحدت جنسی پر دلالت کے لئے ہے کہ تمام جمعہ کی راتیں مثل دن منور اور روشن ہیں (مرقات ص ۲۱۴)

Marfat.com

زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مجرب اعمال

سوال۔ جمعہ کے اعمال میں سے کوئی خاص عمل عطا فرمائیں۔ جمعہ کے دن اور شب دونوں کا عمل تحریر فرمائیں۔

جواب۔ بہت اچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ایک عمل بتلایا جاتا ہے جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو اس کو چاہیئے کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے صلی اللہ علی النبی الامی۔ تو انشاء اللہ اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں حاصل ہوگی۔

دیگر۔ جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی گیارہ بار سورہ اخلاص اور سلام کے بعد سو بار یہ درود پڑھے۔ اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وآلہ وسلم انشاء اللہ تین جمعہ نہیں گذرنے پائیں گے کہ سرکار کی زیارت سے مشرف ہو جائے گا بعض فقرا نے اس کا تجربہ کیا ہے اور اس کو مجرب پایا۔

دیگر۔ جمعہ کے دن جو کوئی اس درود پاک کو پڑھنے کا التزام کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اللھم صل علی روحہ فی الارواح اللھم صل علی جسدہ فی الاجساد اللھم صل علی قبرہ فی القبور۔ (جذب القلوب)

دیگر۔ دلائل التنظیم میں ہے کہ شب جمعہ کو ایک ہزار بار انا اعطیناک اور ایک ہزار بار درود پڑھ کر سوئے ..... زیارت نصیب ہوگی۔ بہتر ہے کہ مذکورہ بالا درودوں میں سے کوئی درود بھی پڑھے۔

Marfat.com

دیگر۔ مجربات دیربی میں ہے کہ جس نے جمعہ کے دن ایک ہزار بار سورہ قدسا کو پڑھا وہ انشاء اللہ نہیں مرے گا جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرلے گا۔

سوال۔ جمعہ کے دن کا ذکر اور اسم خاص بھی بتلائیں جس سے اس دن کا عمل زیادہ موثر ہو۔

جواب۔ ذکر لا الہ الا ھو ھو الاوّل والآخر والظاھر والباطن ایک سو پچیس بار یا باقی یا غنی ایک سو تیرہ بار پڑھ کر عمل شروع کرے بہتر ہے کہ روزہ بھی ہو تو عمل زیادہ قوی ہوگا ہے باید کہ در روز عمل روزہ دار بود۔

(حرز الاماں)

بواسیر کا مجرّب عمل۔ جو کوئی جمعہ کے روز سورہ اعلیٰ لکھ کر تعویذ باندھے گا انشاء اللہ بواسیر کی تکلیف دور ہوگی۔ (در النظیم)

جو کوئی بعد نماز جمعہ لکھ کر پاس رکھے گا تمام آفات سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔ (حرز الاماں)

جو شخص ایہ کریمہ الآن خفف اللہ عنکم (کو) ہر روز سات مرتبہ ہر نماز کے بعد سات دن تک پڑھے تو کسی کام وغیرہ کا فکر اس پر ہو تو انشاء اللہ وہ کام آسان ہو جائے گا۔ اس کام کے بعد بھی یہ آیت تلاوت کرتا رہے لیکن ابتدا اس عمل کی جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد سے کرے اور دوسرے جمعہ کے دن نماز جمعہ تک پڑھے۔ اور یہ ہی عمل بخار والا کرے تو انشاء اللہ بخار بھی جاتا رہے گا۔

جو اولاد سے بالکل محروم ہیں ان کے لئے مجرّب عمل | جس کے اولاد نہ ہوتی ہو جمعہ

Marfat.com

کے دن زن وشوہر دونوں روزہ رکھیں افطار بادام شکر اور روٹی پر کریں پانی اصلاً نہ پئیں بعد نماز مغرب ایسے شہد سے جس کو آگ نے مس نہ کیا ہو ذیل کی آیات شیشہ کی طشتری پر لکھیں وانی خفت الموالی (تا) یوم یبعثون حیا پھر آب شیریں سے دھوکر پتیلی میں ڈالیں اور دو سو چوبیس ۲۲۴ سفید یعنی کابلی چنے لیکر ہر ایک پر یہ آیات مذکورہ پڑھ کر ان کو بھی پتیلی میں ڈالدیں پھر پانی اور چنے کو تیز آگ پر خوب جوش دیکر پکائیں بعد نماز عشا ایک بار تمام سورت مریم پڑھ کر پانی سے چنے کو نکالکر قدرے شیرہ انگور شامل کر کے اس پانی کو نصفا نصف دونوں مرد عورت پیکر سو جائیں پھر صحبت کریں تو انشاء اللہ صالح بچہ ہوگا۔ اگر یہ عمل متواتر تین شب تک کیا جائے تو زیادہ قوی ہوگا۔ (حرز الاماں)

سوال۔ جمعہ کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ ہر نیک کام کے لئے خاص ہے۔ تمام دنوں میں جمعہ ایسا ہے جیسا کہ تمام بدن میں دل۔ اگر یہ دن گناہوں سے سلامت رہا۔ طاعت اور توجہ الی اللہ میں گذرا تو انشاء اللہ تمام ہفتہ اچھا گذرے گا اس کی اصلاح میں تمام ایام کی اصلاح ہے۔ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اور راجح تر قول یہ ہے کہ عصر کی نماز کے بعد وہ ساعت ہے وہ بھی دن کی بالکل آخری ساعت ہے۔ یہ دن بہشت میں تجلی حق کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں اس کو قسم کے ساتھ یاد کیا فرمایا والیوم الموعود وشاہد ومشہود۔ قسم ہے یوم موعود اور شاہد ومشہود کی شاہد سے مراد یوم جمعہ ہے۔ (سفر السعادت حرز الاماں)

سوال۔ جمعہ کے دن نیا کپڑا قطع کرانا یعنی ترشوانیکی کیا خاصیت ہے

جواب۔ بہت عمدہ ہے عمر دراز ہوگی دولت زیادہ ہوگی مگر روضہ میں اس

Marfat.com

بارہ میں جو حدیث لکھی ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس بارہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہاں البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو کوئی نیا کپڑا شب جمعہ یا جمعہ کو بہ نیت ادائیگی نماز جمعہ پہنے گا اُس میں برکت ہوگی یہ بھی لکھا ہے کہ جو کوئی نیا کپڑا یا عمامہ یا ٹوپہ پہنتے وقت ۳ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے گا مسرور رہیگا۔ مرض اور قرض دور ہوگا اور دوسرا کپڑا پہنا جلد نصیب ہوگا۔ (ضیاء القلوب فی لباس المحبوب للشیخ عبدالحق المحدث رح)

کسی کام سے روگردانی اور انکار کرنے والوں کو راضی کرنے کے لئے مجرب عمل

سوال۔ قلوب معرضین (روگردانی کرنے والے) کے لئے بھی کوئی عمل عطا فرمائیے۔

جواب۔ جو کوئی شب جمعہ کو نصف رات میں آیہ کریمہ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ (تا) آخر سورت تین سو مرتبہ پڑھے اس طور پر کہ آخر میں ہر مرتبہ یہ کہتا جائے یارب حسبی علی فلاں بن فلانہ اعطف قلبہ علی وذللہ [فی] تو انشاء اللہ محبت اور شفقت سے دل رام ہو۔ (الدر النظیم ص۶۵)

ہفتہ

سوال۔ ہفتہ کے دن کا روزہ کیسا ہے۔

جواب۔ نور الایضاح میں ہے کہ تنہا ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ مگر فتاوی عالمگیری میں ہے کہ اگر اعتقاد تعظیم نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اصل یہ ہے کہ ہفتہ کے بارہ میں دو حدیثیں آئی ہیں ایک حدیث یہ ہے۔

لاتصوموا یوم السبت الا فیما افترض — ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو سوائے فرض

Marfat.com

علیکم فان لم یجد احدکم
الالحاء عنبۃ او عود شجر فلیمضغہ

روزوں کے (نذر قضاء وغیرہ) اگر کسی نے
روزہ رکھ لیا اور اُس کے توڑنے کے لئے
کچھ نہیں پاتا ہے سوائے پوست انگور یا
کسی درخت کی لکڑی کے تو اُسیکو چبا کر
(روزہ توڑ ڈالے۔)

دوسری یہ حدیث ہے جو نیچے لکھی جاتی ہے۔

کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
یصوم السبت ویوم الاحد اکثر ما یصوم
من الایام ویقول انھما یوما
عید للمشرکین فانا احب
ان اخالفھم

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہفتہ اور اتوار کو دیگر ایام کے مقابلہ
میں اکثر روزہ رکھا کرتے تھے اور فرماتے
تھے کہ یہ دونوں مشرکین کے عید کے
دن ہیں مجھے ان کی مخالفت پسند ہے۔

پہلی حدیث سے روزہ کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دوسری حدیث سے اجازت۔ مرقات میں ہے علماء نے اِن دونوں میں تطبیق کئی طرح سے کی ہے بعض نے کہا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہے کہ باعتقاد تعظیم رکھے اور اجازت اُس صورت میں ہے کہ بہ نیت مخالفت روزہ رکھے وہ لوگ اپنے عید کے دن کھاتے ہیں خوشی مناتے ہیں تم ترک اکل وشرب کرکے اسکی مخالفت کرو توجیہات مختلف ہوئیں بعض نے کہا کہ روزہ کے ساتھ ہفتہ کے دن کو خاص کرتے ہیں اس دن کی تعظیم ہے تو اگر اُس دن کے ساتھ دوسرے دن کا روزہ بھی شامل کرلیا جائے تو خاص دن کی تعظیم نہ ہوگی لہذا ممانعت تنہا روزہ رکھنے کی ہے اور اجازت دوسرے روزہ شامل کرنے کے ساتھ ہے جیسا کہ حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ ہفتہ اور اتوار کا روزہ ملا کر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تو نورالایضاح نے پہلے قول کے مطابق کہا اور عالمگیری نے دوسرے قول کی بنا پر۔ ہر ایک کی گنجایش ہے نیت پر معاملہ ہے بہتر یہی ہے کہ اس کے ساتھ دوسرا بھی روزہ شامل کرلیا جائے "تاکہ علی وجہ المسنون ادا ہو۔

سوال۔ کیا ہفتہ کے روزہ کا حدیث میں کوئی اور بھی ذکر ہے۔

جواب۔ مہینہ کے تین روزے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھے کبھی ایسا بھی کیا ہے کہ ایک ماہ میں ان کو ہفتہ سے شروع کرکے پیر پر ختم کرتے اور دوسرے ماہ میں منگل سے شروع کرکے جمعرات پر ختم کرتے تھے (ترمذی)

عمل

تباہی دشمن سوال۔ ہفتہ کے دن کا کوئی عمل بھی تبلائیں۔

جواب۔ دشمن کے بدن کا کپڑا جو اس کے بدن سے ملا ہوا رہتا ہو حاصل کرے اس کے ایک ٹکڑے پر اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اس کے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دے اسی طرح سات دائرہ کھینچے اور ہر دائرہ میں اس کا اس کی ماں کا نام لکھتا جائے ساتویں دائرہ کے اوپر سورہ بقر کی آیت لکھے اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ (تا) محیط بالکافرین پھر سات مرتبہ کہے ذالک الفلاں بن فلانہ پھر اس کے اوپر تین دائرہ اور کھینچے بعد میں اس کپڑے کو لپیٹ کر مٹی کے سفید کوزے یا برتن میں رکھے منہ مضبوط بند کرکے دشمن کی دہلیز وغیرہ ایسی جگہ میں دفن کر دے جہاں سے آمد و رفت رہے اس عمل کے لئے ضروری ہے کہ ہفتہ کا دن ہو۔ اور شدید ضرورت کے بغیر ہرگز ہرگز اس کو نہ کرے ورنہ رجعت کا اندیشہ ہے۔ اس سے دشمن

Marfat.com

مقہور مخذول ہوگا دشمنی اور عداوت کی اُس میں طاقت نہ رہے گی طاقت ظلم تباہ ہوجائیگی۔ (حرز الامان۔ درالنظیم)

سوال۔ ہفتہ کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ آخر دن کے ضرر سے محفوظ رہنے کیلئے خاص ہے۔ (حرز الامان قلمی)

سوال۔ اس دن کا ذکر اور اسم بھی بتلائیں۔

جواب۔ ذکر لا الہ الا اللہ ولی العافیۃ ۵۵ مرتبہ اور اسم یا فتاح یا رزاق ۷۱ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے بہتر ہے روزہ بھی ہو تو عمل زیادہ قوی ہوگا۔ (حرز الامان)

سوال۔ ہفتہ کے دن نیا کپڑا سلوانے کیلئے قطع کرانا کیسا ہے۔

جواب۔ اچھا نہیں۔ کپڑا پہننے والا مریض رہیگا جبتک کہ کپڑا بدن پر ہے۔ (ضیاء القلوب بحوالہ الروضہ)

اتوار

سوال۔ اتوار کے روزہ کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ وہ ہی حکم ہے جو اوپر ہفتہ کے بیان میں گذرا وہاں مفصل دیکھئے اگر اعتقاد تعظیم نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہفتہ کا روزہ اس کے ساتھ شامل کرلے جیسا کہ اوپر مسنون ہونا اس کا معلوم ہوا۔

عمل

میدان مقابلہ میں غلبہ کے لئے مجرب عمل

سوال۔ اس دن کے کچھ عمل بھی بتلائیں۔

جواب۔ جو کوئی اتوار کے دن روزہ رکھ کر سورہ نساء کی یہ آیت یا ایھا الناس قد جاءکم برھان (رکو، مستقیما تک پاک چمڑے پر لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ انشاء اللہ ہر مقابلہ کے میدان میں کامیاب

Marfat.com

رہے گا۔ (الدر النظیم) ص۴۵

قضائے حاجت دیگر۔ جو کوئی اتوار کے دن طلوع شمس کے وقت سورہ اخلاص اور معوذتین دس مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرے گا اسی وقت دس مرتبہ سلام قولا من رب رحیما پڑھ کر دعا مانگے گا تو حاجت پوری ہوگی

رام کردن محبوب دیگر۔ اتوار کے دن قبل طلوع آفتاب ستر بار آیہ کریمہ زین للناس حب الشہوات رکو حسن المآب تک چھالیہ یا الائچی پر پڑھکر دم کر کے کھلا دے تو انشاء اللہ محبوب تابعدار ہوگا۔

حل مشکل دیگر۔ جس کو کوئی خوف یا مشکل پیش آئے وہ حسبی اللہ الحسیب کو اس کے عدد کے مطابق صبح و شام ایک ہفتہ تک پڑھے عمل کی ابتدا اتوار کے دن سے ہو انشاء اللہ اس کی مشکل آسان ہوگی۔ یہ عمل حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے پہونچا ہے۔ (حرز الاماں)

سوال۔ اتوار کا دن کن مہمات کے ساتھ خاص ہے۔

جواب۔ عمارات عالیہ کی تعمیر اور طلب کنوز کے لئے خاص ہے نیز دشمن پر غلبہ محبت دوستی خواب بندی اسلحہ بندی کے لئے خاص ہے۔ (حرز الامان)

سوال۔ اس دن کا ذکر اور اسم کیا ہے۔

جواب۔ ذکر لا الہ الا اللہ الحی القیوم ۵۵ مرتبہ اور اسم یا حی یا قیوم ۱۸۴ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے۔ روزہ بھی ہو تو عمل زیادہ قوی ہوگا۔

سوال۔ اتوار کے دن نیا کپڑا سلوانے کے لئے قطع کرانا کیسا ہے۔

جواب۔ اچھا نہیں غم لاتا ہے مبارک نہیں۔ (ضیاء القلوب بحوالہ روضہ)

Marfat.com

پیر

سوال۔ پیر کے دن کا روزہ کیسا ہے۔

جواب۔ مستحب ہے (نور الایضاح۔ مراقی الفلاح ص۳۵۰)

سوال۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ رکھا ہے۔

جواب۔ جی ہاں آپ نے یہ روزہ رکھا اور فرمایا کہ میں اس وجہ سے رکھتا ہوں کہ میں اس دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر نزول وحی ہوا جیسا کہ مسلم شریف میں ہے (فیہ ولدت وفیہ انزل علی) مرقات میں ہے کہ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ جس طرح مکان کو مکین سے شرف حاصل ہوتا ہے اسی طرح زمانہ کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اس بزرگ اور معظم شے سے جو اس میں واقع ہو بہر حال اس دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نعمتِ وجودِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نزول وحی کے شکرانہ میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ زرقانی میں ہے کہ نزول وحی اقرء باسم ربک (سے) مالم یعلم تک ہوا طیبی میں ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علت کے بیان پر اکتفا کیا کہ اس دن تمہارے نبی کا وجود ہوا تمہاری کتاب کا نزول ہوا نبوت کا ثبوت ہوا تو روزہ کے لئے اس سے افضل کونسا دن ہوگا اس دن کا روزہ اس لئے بھی حضور کو پسند تھا کہ یہ اعمال کے پیش ہونے کا دن ہے نیز اللہ تعالےٰ اس دن ہر مسلمان کی بخشش کرتا ہے سوائے ان دو شخصوں کے جو آپس میں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے ہیں جب تک وہ صلح نہ کرلیں۔

سوال۔ کیا پیر کے روزہ کے بارہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور بھی ارشاد فرمایا ہے۔

Marfat.com

جواب۔ جی ہاں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مہینہ کے تین روزہ رکھوں تو اس کی ابتدا پیر سے یا جمعرات کے دن سے کروں دونوں دن متبرک ہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

مخفی امور اور خزائن کا انکشاف

سوال۔ اس دن کے کچھ عمل بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ جو شخص امر مخفی پر مطلع ہونا چاہے مثلاً خزانہ کے دفن کی جگہ کونسی ہے یا مسافر کہاں ہے بیمار کا انجام کیا ہوگا بچہ لڑکا ہوگا یا لڑکی کارخانہ یا کسی کام یا امتحان کا نتیجہ اچھا ہوگا یا برا اس کے لئے چاہئے کہ غسل کرے اور اچھے کپڑے پہنکر خوشبو لگائے اور دوشنبہ کے دن روزہ رکھے شب سہ شنبہ کو وضو کرکے سو جائے اور سہ شنبہ کی صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے سورہ رعد کی یہ آیت اللہ یعلم ما تحمل کل انثی (کو) الکبیر المتعال (تک) سبز رنگ کے کپڑے پر زعفران گلاب سے لکھکر عود عنبر کی دھونی دیکر ڈبیہ میں رکھ کر بند کردے حتیٰ کہ چاند سورج کی روشنی سے بھی حفاظت میں رکھے شب چہار شنبہ کو عشا کی نماز کے بعد جب سونے لگے تو اس کو تکیہ کے نیچے رکھ کر یوں اللہ تعالیٰ سے عرض کرے یا عالم الخفیات فی الامور یا من ھو علی کل شئ قدیر اطلعنی علی کل ما ارید انک علی کل شئ قدیر پھر ذکر حق میں مشغول ہوجائے یہاں تک کہ سوجائے انشاء اللہ خواب میں اپنے مقصود پر خبردار ہوجائے گا اگر اس رات کچھ معلوم نہ ہو تو جمعرات کو روزہ رکھکر شب جمعہ کو ایسا کرے انشاء اللہ ضرور معلوم ہو (الدر النظیم) ص ۶۹

حاکم کی مہربانی کے لئے

دیگر۔ جو شخص یا حلیم یا رؤف یا منان ماہ کے اوّل دوشنبہ کی ساعت قمر میں لکھکر

دائیں بازو پر باندھے پھر حاکم کے روبرو جائے تو وہ مہربان ہو۔ (حرز الامان)

قبولیت دعا و حاجت

دیگر۔ جو کوئی شخص اسم اعظم ذوالجلال والاکرام دوشنبہ کے دن اوّل ساعت گلاب مشک زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے ہر حاجت انشاء اللہ پوری ہوگی اور اس نام کے وسیلہ سے جو دعا کرے گا قبول ہوگی انشاء اللہ۔ (حرز الامان)

دیگر۔ جو کوئی دوشنبہ کے دن جبکہ قمر کمال نورانیت پر ہو سورہ آل عمران کی اس آیت کریمہ کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً (تا) مفلحون گلاب مشک زعفران سے لکھے اپنا اور اپنی والدہ کا نام آخر میں رقم کرے اور لپیٹ کر دھونی دیکر اپنے پاس محفوظ رکھے انشاء اللہ لوگوں کے دل اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دشمن منقاد اور مطیع ہو جائے گا۔

جذب قلوب کیلئے

دیگر۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جو کوئی سورہ طٰہٰ کی یہ آیت والقیت علیک محبۃ منی پر مداومت کرے گا جذب قلوب توجہ نفوس انشاء اللہ اس کو حاصل ہوگا۔ (حرز الامان)

سوال۔ پیر کے دن کا ذکر اور اسم خاص کیا ہے؟

جواب۔ ذکر لا الہ الا اللہ ذوالجلال ولاکرام ۱۵۵ مرتبہ۔ اسم یا رحمٰن یا رحیم ۵۵۶ مرتبہ پڑھکر پھر کوئی عمل شروع کرے۔ بہتر ہے کہ روزہ بھی ہو تو عمل زیادہ قوی ہوگا۔ (حرز الامان)

چوروں سے ڈاکوؤں سے حفاظت کا مجرب عمل

سوال۔ دوشنبہ کا دن کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ چوروں سے حفاظت اور

Marfat.com

ڈاکوؤں کی مدافعت اور دیگر معاملات اور اسباب سفر کی تیاری کے لئے۔
(حرز الامان)

سوال۔ براہ کرم ڈاکوؤں اور چوروں سے محافظت کے لئے کوئی عمل تبلائیں۔

جواب۔ ابتداء سفر میں سورہ تغابن کی تلاوت کرے انشاء اللہ مال ومتاع چوروں وڈاکوؤں سے محفوظ رہے گا (حرز الامان)

منگل

سوال۔ کیا منگل کا روزہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔

جواب۔ جی ہاں رکھا ہے۔ اسطور پر کہ ہر مہینہ کے تین روزے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکھا کرتے تھے کبھی ان کو دوسرے مہینہ میں منگل سے شروع کرکے جمعرات پر ختم کرتے تھے اور پہلے مہینہ میں ہفتہ سے شروع کرکے پیر کو ختم فرماتے تھے۔ جمعہ کے روزہ کے متعلق آپ کو اوپر معلوم ہوگیا کہ اکثر آپ جمعہ کا روزہ رکھتے تھے لہذا ہفتہ کے تمام دنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روزہ کی عبادت سے برابر کا فیض پہونچایا کوئی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ سے خالی نہ رہا یہی عدل وانصاف کا تقاضہ تھا کسی دن کو محروم نہ رکھا۔ (مرقات۔ اشعۃ اللمعات)

عمل

ناجائز تعلق کے ازالہ کے لئے۔ سوال:۔ اس دن کوئی عمل بھی تحریر فرمائیں

جواب۔ اگر ناجائز محبت کسی کے درمیان ہو تو آیہ کریمہ او لم یر الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین کو سات نمک کی کنکریوں پر دم

Marfat.com

کرکے آگ میں جلائے ایک ایک کنکری پر سات سات مرتبہ پڑھے اور کہتا جائے کہ فلاں فلاں کے درمیان تفریق کر۔

مگر یہ یاد رہے کہ اگر اس کا استعمال غلط کیا جو از روئے شرع شریف جائز نہیں تو رجعت اور سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔

سوال۔ اس دن کا ذکر اور اسم سے بھی مطلع فرمائیں۔

جواب۔ ذکر لا الہ الا اللہ القدوس الجبار ۵ ۵ امرتبہ اور اسم یا ملک یا قدوس ۲۶۵ مرتبہ پڑھ کر عمل شروع کرے۔ روزہ ہو تو اور بھی زیادہ عمل قوی ہوگا۔

(حرز الامان قلمی)

سوال:۔ یہ دن کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب:۔ مناظرات علمی۔ کشف حقائق۔ عداوت و ہلاکت و تفریق کے لئے۔

سوال۔ منگل کے دن سلوانے کے لئے نیا کپڑا قطع کرانے کی کیا خاصیت ہے

جواب۔ کپڑا چوری جائے۔ یا آگ لگے۔ یا پانی میں غرق ہو (منیار القلوب بحوالہ الرضہ)

بدھ

سوال۔ کیا بدھ کے روزہ کے بارہ میں بھی کوئی حدیث ہے۔

جواب۔ جی ہاں ہے حضرت مسلم قرشی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارہ میں اجازت طلب کی آپ نے فرمایا کہ تمہارے اہل کا بھی تم پر حق ہے رمضان اور اس کے متصل (شش عید یا شعبان) اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھ لیا کرو تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے ہمیشہ روزہ رکھا

(مشکوٰۃ بحوالہ ابو داؤد و ترمذی)

Marfat.com

عمل

قضائے حاجت۔ سوال:۔ بدھ کے دن کا کوئی عمل ارشاد فرمائیں۔
جواب:۔ جو شخص بدھ جمعرات جمعہ کا روزہ رکھے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے سلام کے بعد دس مرتبہ سورہ فاتحہ وسورہ اخلاص پڑھکر اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر پڑھے اللھم انی اسئلک باسمک الاعلی الاعلیٰ الاعلی الاعز الاعز الاعز الاکرم الاکرم الاکرم لا الہ الا اللہ الاجل الاجل العظیم الاعظم پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دارین کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔ (ابن السنی ۱۲۲)
سوال۔ بدھ کے دن کا ذکر اور اسم خاص بھی مرحمت فرمائیں۔
جواب۔ ذکر لا الہ الا اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۵۵ مرتبہ اور اسم یا علی یا عظیم ۱۳۵ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کرے۔ (حرز الامان قلمی) می باید کرد در روز عمل روزہ دارد۔
سوال۔ بدھ کا دن کن مہمات کے لئے خاص ہے۔
جواب۔ معالجات بدنی۔ ادویہ کا تیار کرانا۔ دواؤں کا شروع کرانا۔ بدھ کا دن ستارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے جو بین النحس والسعد مشترک ہے۔ محبت دوستی دشمنی زبان بندی تیغ بندی وغیرہ کے لئے خاص ہے۔

زبان بندی سوال:۔ براہ کرم ایک عمل زبان بندی کے لئے بھی تحریر فرمائیں۔ بعض کی زبان درازی تو بڑی حد تک تکلیف دہ ہوجاتی ہے۔
جواب۔ الیوم نختم (تا) نیصاون کو گلاب زعفران کے ساتھ ہرن کے چمڑے پر لکھیں اس کو جس کے سامنے کریں اسی کی زبان بند ہوجائیگی۔
حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کوئی سورہ قدر کی بہت تلاوت کرے گا اس کی قدر و منزلت بڑھے گی۔ اور انشاء اللہ کسی کی زبان پر

Marfat.com

اس کے بارہ میں کوئی کلمات نازیبا نہ آئینگے۔

سوال۔ بدہ کے دن نیا کپڑا قطع کرنے کی کیا خاصیت ہے۔

جواب۔ اس کپڑے پہننے والے کو رزق بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہو اور عیش و آرام میں رہے۔ (ضیاء القلوب بحوالہ روضہ)

جمعرات

سوال۔ جمعرات کا روزہ کیسا ہے۔

جواب۔ مستحب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن عمل پیش ہوتے ہیں مجھے یہ پسند ہے کہ میرا عمل اس حال میں پیش ہو کہ میں روزہ سے ہوں نیز پیر جمعرات کو اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے سوائے اُن دو شخصوں کے جو آپس میں ایک دوسرے کو چھوڑے ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان کو چھوڑو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کریں۔ ان دو دنوں میں دیگر طاعات کی بھی کثرت رکھے (جمع الوسائل ملا علی القاری)

سوال۔ پیر جمعرات کے دن بھی اعمال پیش ہوتے ہیں اور صبح و شام بھی اور شب براءت اور شب قدر میں بھی یہ کس طرح پیش ہوتے ہیں اور وجہ کیا ہے۔

جواب۔ صبح و شام تفصیل کے ساتھ پیش ہوتے ہیں پھر ایک ہفتہ کے مجموعی طور پر اجمالاً پیر جمعرات کو پیش ہوتے ہیں اور سال کے مجموعی طور پر اجمالاً شب براءت اور شب قدر میں ہوتے ہیں یہ تکرار ملائکہ پر اظہار شرف کے لئے ہے۔

(شرح شمایل للمناوی)

Marfat.com

کثرت پھل کیلئے عمل

سوال۔ جمعرات کے دن کا کوئی عمل بھی تبلائیں۔
جواب۔ جو کوئی جمعرات کو روزہ رکھے پھر افطار کاسنی پر کرکے نماز مغرب کے بعد آیات کریمہ والذین آمنوا وعملوا الصالحات (تا) فیھا خالدون۔ کاغذ پر لکھ کر وسطِ باغ میں جو درخت ہو اُس پر لٹکا دے پھر اس میں اگر پھل ہوں تو اس کا ورنہ جو اُس کے قریب درخت ہو اُس کا پھل کھائے اور تین گھونٹ پانی پی لے تو انشاء اللہ بکثرت پھل آئیں گے مگر شرط یہ ہے کہ آیات لکھتے اور عمل کرتے وقت کسی سے کلام نہ کرے۔ (الدر النظیم ص ۲۳)

معزول معطل کے لئے عمل

دیگر۔ جو شخص مہینہ کے اوّل جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اور شب جمعہ کو سورہ یوسف سوتے وقت بستر خواب پر تلاوت کرے اور اسی سورت کو جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان پڑھ کر آیہ کریمہ وقال الملک ائتونی (تا) محسنین لکھے جمعہ کے دن جب افطار کرے تو پھر اس سورت کو پڑھے اور سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار الحمد للہ سو بار سبحان اللہ سو بار استغفر اللہ سو بار درود شریف پڑھے اور سوتے وقت تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائے جب صبح ہو تو نیت درست کرے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کرے کہ اگر اپنے عہدہ اور منصب پر واپس آگیا تو انشاء اللہ کسی پر ظلم و تعدی نہ کروں گا اس نیت کے بعد نماز فجر پڑھ کر اس تعویذ کو گھر سے باہر سب سے بلند مقام پر لٹکا دے انشاء اللہ بہت جلد اپنے عہدہ اور منصب پر واپس ہوگا۔ (حرز الامان۔ الدر النظیم ص ۶۸)

اور اگر جمعرات کے دن ساعت زہرہ یا مشتری یا عطارد میں آیہ کریمہ وان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کو لکھ کر اس

Marfat.com

تعویذ کو کسی نیک بزرگ کے قمیض کے کپڑے میں لپیٹ کر بازو پر باندھے تو عمل زیادہ قوی ہو اپنے منصب پر لوٹے اور بحال ہو۔

جلد شادی ہو

اور اسی تعویذ کو اگر شادی کا ارادہ رکھنے والے کے بازو میں باندھے تو انشاء اللہ جلد شادی ہو۔ (الدر النظیم ص۴۲۶)

سوال۔ جمعرات کا دن کن مہمات کے لئے خاص ہے۔

جواب۔ طلب مرادات۔ اکابر و حکام سے قصد حاجات۔ طلب رزق اور محبت کے لئے لائق ہے۔

سوال۔ طلب علم کس دن کرنا چاہئے۔

جواب۔ جمعرات۔ جمعہ۔ پیر کو علم طلب کرے اللہ تعالیٰ اس پر آسان کریگا۔ (شرعۃ الاسلام ص۴۳)

سوال۔ جمعرات کے دن کا ذکر اور اسم بھی تحریر فرمائیں۔

جواب۔ ذکر لا الہ الا ہو ۱۵۵ مرتبہ اور اسم یا کبیر یا متعال ۱۳۳ مرتبہ پڑھ کر کوئی عمل شروع کیا جاوے۔ می باید کہ در روز عمل روزہ دار بود۔ روزہ بھی ہو تو عمل قوی ہوگا۔ (حرز الامان)

حاکم وغیرہ سے حاجت روائی کے لئے عمل

سوال۔ حاکم وغیرہ کے پاس کسی مراد کے لئے جائے تو کیا عمل کرے۔

جواب۔ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم لکھ کر بازو پر باندھ کر جائے تو انشاء اللہ حاجت روا ہوگی۔ (الدر النظیم)

سوال۔ جمعرات کے دن نیا کپڑا سلوانے کے لئے قطع کرنا کیسا ہے۔

جواب۔ بہت اچھا ہے۔ رزق وسیع ہو علم نصیب ہو۔ (ضیاء القلوب بحوالہ روضہ)

Marfat.com

حکمی و تنزیلی روزوں کے بیان میں

سوال۔ حکمی اور تنزیلی روزوں کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ اس سے وہ اعمال مراد ہیں جو خود تو روزے نہیں مگر اجر و ثواب میں روزہ کی برابر ہیں۔

سوال۔ وہ اعمال کیا ہیں براہ کرم اُن کی تفصیل سے آگاہی فرمائیں۔

جواب۔ وہ اعمال حسب ذیل ہیں۔

(۱) جو شخص چند شرائط کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھے گا اس کو ہر ہر قدم پر ایک ایک سال کے روزہ اور ایک سال کے تہجد کا ثواب ملے گا وہ شرائط حدیث ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

من غسل یوم الجمعہ واغتسل وبکر وابتکر ومشی ولم یرکب و دنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامھا وقیامھا۔

(ابن ماجہ)

جمعہ کے دن جس نے نہلایا اور خود نہایا اور اوّل وقت نماز جمعہ کے لئے گیا اور اوّل خطبہ کو پا یا پیدل چلا سواری پر نہ گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر غور سے خطبہ کو سُنا لغو حرکات سے بچا اس کے لئے ہر ہر قدم پر ایک ایک سال کے روزہ اور تہجد کا ثواب ہے۔

نہلائے اپنی عورت کو اس سے مراد یہ ہے کہ بیوی سے صحبت کرے اور اس کے غسل کا باعث بنے تاکہ نظر راستہ میں نیچی رہے یا یہ مراد ہے کہ کپڑے یا سر کو خطمی یا صابن وغیرہ سے دھوئے لم یرکب کی قید کا

Marfat.com

فائدہ تاکید ہے کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہ ہو۔

(۲) جو شخص کھانا کھا کر شکر الٰہی ادا کرے گا اس شکر الٰہی پر اس کو روزہ کا ثواب عطا ہوگا۔ حدیث میں ہے۔

الطاعم الشاکر بمنزلۃ الصائم الصابر (لطائف بحوالہ ترمذی)	کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا بھی صبر کرنے والے روزہ دار ہی کی برابر ہے۔

پس کھانے سے فارغ ہو کر شکر الٰہی ادا کرنے کے لئے یہ دعا پڑھو۔ الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حولٍ منی ولا قوۃ۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اس کو پڑھے گا اٹھنے سے پہلے بخشدیا جائے گا۔

(۳) بیوہ اور مسکین کی خدمت کرنے والے کے لئے حدیث میں ہے۔

کالقایم لا یفتر وھو الصائم لا یفطر۔ (مشکوۃ)	یہ شخص ایسے قایم اللیل کی طرح ہے جو کبھی سست نہیں ہوتا اور مثل اُس روزہ دار کے ہے جو کبھی افطار نہیں کرتا۔

پس بیوہ اور مسکین کی خدمت کرنے والے کو قیام اللیل اور صیام الدہر کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

(۴) اسلامی سرحد کی حفاظت کرنے والے مرابط فی سبیل اللہ کو بھی شہادت اور ایک ماہ کے روزہ کا ثواب ملتا ہے (شرح الصدور)

(۵) خانہ کعبہ کے دیکھنے والے کو بھی صام وقیام کا ثواب ملتا ہے۔ حدیث میں ہے۔

النظر الی البیت عبادۃ والناظر	بیت اللہ کا دیکھنا عبادت ہے۔

Marfat.com

الی البیت بمنزلۃ القایم والصائم المجتہد المجاھد فی سبیل اللّٰہ ہ (تفسیر عزیزی ص۴۵۵)	بیت اللہ کی طرف نظر کرنے والا بمنزلہ تہجد گزار روزہ دار متوجہ الی اللہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے۔

(۶) اسی طرح عالم کو ایک نظر دیکھنا سال بھر کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ فرماتے ہیں روزہ دار شب بیدار مجاہد سے عالم افضل ہے۔

کیوں نہ ہو عبادت بندہ کی صفت ہے تو علم حق تعالیٰ کی صفت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد ہوا۔ اے ابراہیم میں علیم ہوں ہر علم والے کو دوست رکھتا ہوں کیونکہ علم میری صفت ہے جو میری صفت پر ہے وہ میرا محبوب ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

؎ دیدن دانا عبادت ایں بود
فتح ابواب سعادت ایں بود

(۷) جو شخص مسلمان کے نکاح میں شریک ہوگا سات سو ایام کے روزہ کے برابر ثواب ملے گا۔ حدیث میں ہے۔

من شھد املاک امری مسلم فکانما صام یوما فی سبیل اللّٰہ والیوم سبعمائۃ یوم ہ (شرعۃ الاسلام ص۲۳۳)	جو شخص نکاح مسلم میں شریک ہوا گویا اُس نے فی سبیل اللہ ایک دن کا روزہ رکھا وہ دن سات سو دن کے برابر ہے

(۸) حُسن خلق پر روزہ کا ثواب ملتا ہے۔

ان المومن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ قایم اللیل وصائم النھار (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مومن حُسن خلق کے ذریعہ قایم اللیل اور صائم النہار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

Marfat.com

(۹) جو شخص سورہ قدر کی تلاوت کرے گا اس کو رمضان شریف کے روزوں اور شب قدر کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

(تفسیر ابی السعود)

سنہ تیرہ سو اسی ہجری میں ۱۳۸۰ھ

اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے یہ کتاب درجہ تمامیت کو پہونچی۔ الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اللھم تقبلہ منا یا ارحم الراحمین ٥ اللھم صل وسلم علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

مطبوعہ مشہود آفسٹ پریس
میکلوڈ روڈ کراچی

(کاتب محمد شمس الرحمٰن خاں علی گڈھی)

۲۰ اکتوبر ۶۰ء

Marfat.com

Marfat.com